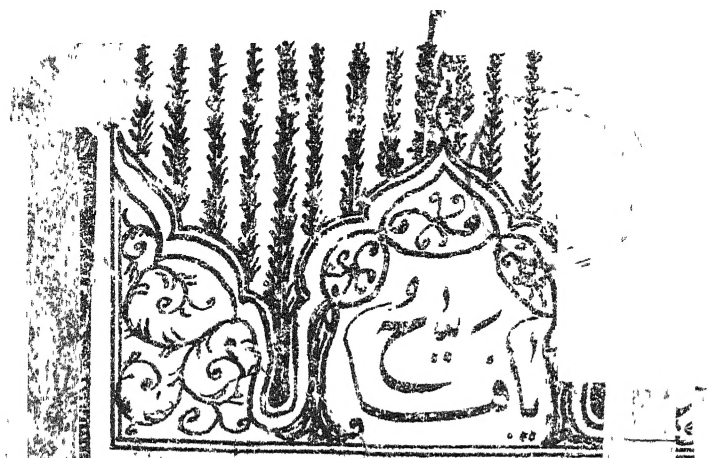


فصل

عالیجناب



محروف



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہونا دریا منہ چھپاتا ہے

دشاہیر اپنا ہے سخن

مطلع

...ن حاصل ہو ہمیں فیض دین و دنیا — جب تک کہ ہو ہر وقت ہمیں ناظر بینا

سینہ بے کینہ بفیض نبوی ہو پیدا (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم)

بخدا ایک ہی ہو ظاہر و باطن اپنا

قلم جاری ہے وصف احمد مرسل کا (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) — ہے عرصہ تنگ لوح ایزدی کا

کرے کیا مبتدی نعت پیمبر — نہیں ہے حوصلہ یہ منتہی کا

ملا عرش برین پر پہنے نعلین — کہوں کیا رتبہ شاہ ہاشمی کا

رہا سدرہ پہ جبریل امین نے — نہ پایا جبکہ یارا ہمرہی کا

عرب بے عین ہے وہ در حقیقت — یہ ہے سر خفی ذات [illegible]

حبیب خاص ہو تم کبریا کے — کہ تم پر خاتمہ ہے [illegible]

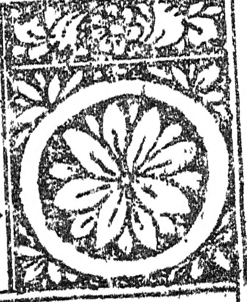
اللہم صل علی محمد ن الامی بعدد کل معلوم لک

پیمبر سب ہین مانند مریدان — محمد کو ہی رتبہ مرشدی کا

طفیلی جسکی ہی خلقت خدا کی — ہو دعوی کسکو اسکی ہمسری کا

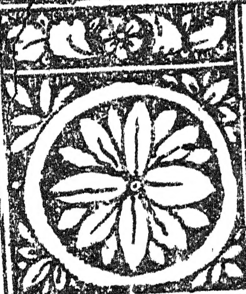
نمازِ عاشقی ہی شیوہ خاص — اماموںکو ہی رتبہ مقتدی کا

تصدق سے تمہارے حشر تک ہو — چراغ خاص روشن آصفی کا



یہی ہی التجا محشر مین میری

خطاب عاصی کو ہو یا امتی کا



من بندہ ہون تیرا اور تو صاحب میرا — حق عطا کر دے مجھے جو کہ ہو واجب میرا

نہین مین بن تیرے کسی سے مطلب — تو جو مطلوب ہوا حق ہوا طالب میرا

ہر باطن ہی مری تجھہ پہ سوا — وہیان ہی تا [illegible]

میں نقدِ دل و جان لئے ای ثانیِ یوسف
مانندِ زلیخا کے خریدار ہون تیرا

رحمان تو ہین امتی شافعِ محشر
بیخوف ہون ہرچند گنہگار ہون تیرا

دامن سے لگا رہتا ہون کر دور نہ ہرگز
ای نو گلِ خندان چمن خار ہون تیرا

محبوب الٰہی سے ہی معروضۂ غالب
آزاد ہون پر بندۂ سرکار ہون تیرا

یک پل نہ دیدہ بند ہوا انتظار کا
تارونکو علم ہی میری شبہای تار کا

یارب ہو جلد وصل مجھے اپنے یار کا
کیا اعتبار زندگیِ مستعار کا

خود سوختہ ہون آتشِ رخسارِ یار کا
واعظ مجھے دکھاتا ہی کیا خوف نار کا

میں دیکھتا جدھر ہون نظر آ رہی وہی
جب سے سمایا آنکھوں مین ہی حسن یار کا

[illegible] خدا کا اتنی خیر اور اکا ہوان
فدوی بصدق دل ہون سچا یار کا

[illegible] کی عمر آلہی دراز ہو
حاصل ہو مقصد دوش و دلتمدار کا

عباسی ہے تجھسے ملتجی اے ناصر کریم
بالخیر خاتمہ ہو یہ مشت غبار کا

[illegible] ایسکو شغل شراب و کباب تھا
آنکھوں میں شرم تھی نظر

[illegible] دیکھا سدا بے نقاب تھا
آنکھوں میں شرم تھی نظر مین حجاب تھا

[illegible] بادۂ وحدت جو پی گیا
گم ہوگئی سوئی یہ سوال و جواب تھا

[illegible] جیتے ہون ساکن بہشت
ورنہ گنہ سے اپنے سزاے عذاب تھا

[illegible] دی بت مہوش کی تیغ
جل بھن کے یہ میرا جگر و دل کباب تھا

مانگا تھا ہمنے بوسہ جو سرکار حسن سے
دیدیتے گر سلیں تو کار ثواب تھا

اشکوں کی لگ گئی تھی جھڑی ہجر یار مین
اور اپنا دود آہ بشکل سحاب تھا

ہو جاتی دور میری غشی گر چھڑکتے وہ
اوس گلعذار کا تو پسینہ گلاب تھا

محفلمیں اوسکی راہ بھی پائی تو وا نصیب
غیروں پہ التفات تھا مجھپر عتاب تھا

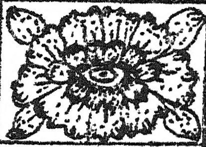
تھی خو بلا سے بھری ہوئی اونکی شرارت مین
اور شکوہ دوسرونسے بجا اجتناب تھا

احوال کیا کہوں شب ہجر انکا اپنی مین
مانند برق دلکو بس اضطراب تھا

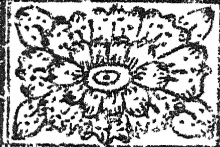
مینوش دیکھا شیخ نے اوس شوخ کو تو پھر
شیشہ بغلمیں ہات مین جام شراب تھا

افسوس ہمنے یک نہ پائی شب وصال
جبتک کہ اوسکا جوش سے فصل شباب تھا

عابد میں وصف عارض دلدار کیا کرون



شرمندہ جسکے رُخ سے سدا آفتاب تھا



دلکر جو موجِ زلفِ صنم پر نگہ گیا
مثلِ حبابِ عشق کے دریا مین بہہ گیا

اُستاد ہے وہی جو محبت کی رہ دکھائے
ہے مرد وہ جو عشق کے صدمونکو سہہ گیا

بلبل ترانہ ریز تھی اور گل تھے خندہ زن
سیرِ چمن کو صبح جو وہ کجکلہ گیا

ہے واسطے اوسیکے شفاعت روزِ حشر
جو اُمتی رسول کا کرکے گنہ گیا
صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

یہ آستانِ فیض ہے اُمیدگاہِ خلق
آیا تھا جو فقیر یہان ہو کے شہ گیا

محشر مین کیا وہ دولتِ دیدار پائیگا
دنیا مین جو وصال سے محروم رہ گیا

صاحب کی ہوگی ہم اوسکے حال پر
جسنے کہ بندگی کی اور مر کے سیہ گیا



غالب مگر تو نے کہا گنہ گیا سنا نہین



لا تقنطوا خدا ہی جو قرآن مین کہہ گیا

تو یار ہی اغیار کا مین یار ہون تیرا
قربان دل و جان مین ہر بار ہون تیرا

چشم بت سفاک سے کہتا ہی دل زار
ای نرگس بیمار مین بیمار ہون تیرا

بس ہی تیرا جام می الطاف و توجہ
اس بادۂ پرکیف سے سرشار ہون تیرا

دام دل عالم ہی تیری گیسو کے پیچ
مین ایک ای شوخ گرفتار ہون تیرا

غنا بلکا مقولہ یہ سو بے جام ہی تجھسے
رخ اپنا دکھا طالب دیدار ہون تیرا

یاد ہی مجھسے لپٹ ہر گھڑی جانا تیرا
گدگدی کر کے ہر یکبار ہنسانا تیرا

کس طرح آوے خوش ای ریستانا تیرا
مجھکو ہنس ہنس کے ہر یکبار رولانا تیرا

حال دل اپنا سناؤ تو وہ یون کہتا ہی | بس کر اب رام کہانی ہی فسانہ تیرا

وہ کمان ابرو ہی یون تیر مژہ سے کہتا | جگر و سینۂ عاشق ہی نشانہ تیرا

فوج اطفال کی ہی گود مین پتھر پابدے | قیس کیطرح اگر نکلے دیوانہ تیرا

شرم سے ابر گہربار ہی پانی پانی | دیکھا ہی ابر مژہ اشک بہانا تیرا

آتش ہجر ہی بس شعلہ زبان سینہ مین | کام ہی رہکے جدا دلکا جلانا تیرا

مثل عنقا مجھے معدوم نظر آتا ہی | ہی کہان ای گہر یار ٹھکانا تیرا

دلمین میرے جو تو موج زن ای قلزم عشق | ہی عجب ایک ہی قطرہ مین سمانا تیرا

داغ دلکا مرے خورشید قیامت ہوگا | فتنۂ حشر ہی چھلکر یہان آنا تیرا

اپنے ہر طالب دیدار کا ای زہرہ جبین | دل دکہانا ہی نہین منہ کو دکہانا تیرا

مین نہ آون تمہی محفلمین یہ ہر بات نئی — مین نیا تو نہین شیدا ہون پُرانا تیرا

یاد آتی ہے شبِ وصل کی حالت ہر دم — منتین کرنا میرا منہ کو چھپانا تیرا



زاہدون پاس ہوا بیٹھہ کے عالم مشہور

عاشق ایسا کوئی مینوش دکھا نا تیرا



از نگاهِ قهر او فریاد چون آریم ما — راهِ عشقش را خداوند طلبگاریم ما

حاجیِ بطحا و در یثرب چه زواریم ما — برهمن آسا به بتخانه پرستاریم ما

حق‌شناسی دلِ ما نیست از منصور کم — حاکمِ شرعی کجا گو قابلِ داریم ما



هر دو مذهب را یکی بهتر نمیداند ز ما — تار و پودِ سبحه و زنار میداریم ما

گرم گر گردد سرِ ما از شرابِ هر دو کون — تا ز شربِ ساغرِ دیدار سرشاریم ما

تاب فرقت دل ندارم چه ظلمهاست بین
آه سرد و رنگ زرد و روز و شب زاریم ما

کار ما عصیان مدامی کار والا بخشش است
مغز ناحق ناصحان خوردند بیزاریم ما

مقصد ما جز تو دیگر نیست حاجات صنم
مثل شیخ و برهمن کاری نمیداریم ما

سایه بال هما را دل نمیخواهد مدام
تا بکوی یار زیر ظل دیواریم ما

هست در بحر فنا عکس جهان معدوم و آر
بر زمین پهلو چو نقش بوریا داریم ما



آن غزالی چشم تا در چشم ما کرده وطن
عبدالله چون نرگس همه بیماریم ما



مخمس بر غزل حضرت صادق علیشاه صاحب رحمة الله علیه

رمز حسن کی کشتی سے با قلزم ہو جو پار ہوا
نام تاریخی آن لذت القلوب ۱۲۹۹
فیض بناصر نصرت بخشا غفلت سے ہشیار ہوا

عبد سے علی بن کر خود معبود شہ اسرار ہوا — یار کو خلوت خانہ میں جب جلوہ دیکھ کر گلزار ہوا

جامہ پہنا امکان کا اور آپ ہی خود اظہار ہوا

پانچ عناصر پہلے خلا اور اوس سے نمایاں باد ہم — آتش و آب و خاک سے ہستی ہو گئی سب کی پیدا ہم

ان پانچوں سے نکلی ہر مخلوق ہیں اور ان پر دم — آپ ہی عقل کل عرش اور آپ ہی کرسی لوح قلم

آپ فلک اور آپ ملک خود ثابت اور سیار ہوا

جسم سب مخلوق بنایا آپ وہیں خلاق ہوا — رزق لگا پہنچانے ان کو خود رزاق ہوا

شوخ ہوا طناز ہوا اور ناز و ادا میں طاق ہوا — عاشق اپنا آپ ہوا اپنے حسن پہ خود مشتاق ہوا

آرسی و عکس آپ ہوا خود دید ہوا دیدار ہوا

ہر خلقت میں بعد گر سب کے دکھایا اپنی کو — آپ سماعت آپ صدا پھر ہو کر سنایا اپنی کو

آپ ہی عاشق اپنا ہوا معشوق بھی پایا انہی کو — آپ شمع اور پروانہ ہو آپ جلا پایا انہی کو

آپ ہی شوق اور آپ ہی شایق نور ہوا خود نار ہوا

آپ ہی ساقی آپ مغان اور آپ ہی خم اور خمخانہ — آپ ہی مے اور آپ ہی شیشہ آپ ہی جام و پیمانہ

آپ ہی نشہ آپ خماری آپ ہی مست و مستانہ — آپ بنایا دو منزل یک کعبہ و دیگر بتخانہ

کفر کہوں اسلام کہوں خود سبحہ اور زنار ہوا

اپنا سخن اے عالم فاضل مرشد سے کچھ دور نہیں — غور سے گر فرماؤ نظر تو قال سے ہے گا حال قرین

بندہ معین اللہ یعنی معین اور صابر یہ گہر اپنا یقین — نور محمد فخر مجھی ہیں ہوں صباوق خیر الدین

لیکے بغلمیں شیشہ باہم ساقی کی میخوار ہوا

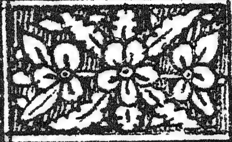
مخمس بر غزل مولانا مولوی شمس الدین صاحب فیض علیہ الرحمۃ

کہ نام تاریخی آن تمنائے سکندر

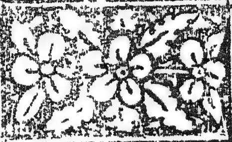
۱۲[illegible]

جب دلِ باعشق صفا ہوگیا ‌ ‌ سینہ پر از نور وصفا ہوگیا

سامنا جب میرا تیرا ہوگیا ‌ ‌ کفر جو تھا دین مرا ہوگیا

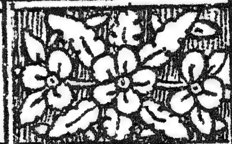


بُت بھی نصیبوں سے خدا ہوگیا



کیا ہی حرارت ہے تپ عشق کی ‌ ‌ قیس سے افزون ہولی دیوانگی

رات جو ہجران کی تھی ٹل گئی ‌ ‌ کیسی دوا مجھکو مسیحا نے دی



درد محبت کا سوا ہوگیا



طاقِ حرم تیرے کمان ابرو ہین ‌ ‌ کعبۂ عشقی تجھے کیون نہ کہین

تیر اٹھایا جو ہدف اپنے تئین ‌ ‌ تیر تیرا سینہ مین لگتے ہی مین



آدمی بھی قبلہ نما ہوگیا



آگیا جب عشق کے میخانے مین | ہو گیا سرشار دو پیمانے مین
کیون نہ خوشی دشت کے ہو جانے مین | ہی وہ سعادت میرے ویرانے مین

چند ہی آیا تو ہما ہو گیا

پی گیا جو بادۂ عرفانی ہی | اوسکو چڑہا نشۂ حقانی ہی
باقی ہی عبث اسکو سمجہ فانی ہی | موت کدہر آتی ہی دیوانی ہی

فیض تو پہلے ہی فنا ہو گیا

ب

جلوہ خدا کا دیکہلو در ہر مکان ہی اب | پردہ ہی جنکی آنکہونپہ اونسے نہان ہی اب
موسم گیا بہار کا وقت خزان ہی اب | بلبل کا خار و خس سے بنا آشیان ہی اب
سنگین دلی کو یار کے ہوتا نہین اثر | ایدل یہ شور نالہ ترا رایگان ہی اب

دل تصفیہ سے آئینہ صاف بن گیا
ہر سو مجھے جلوہ گر وہی صورت عیان ہے اب

موجود سیر باغ مین ہے لطفِ مے کشی
بوتل بھری شراب کی لایا مغان ہے اب

موقوف آہ و سیم تو تکلیف ہو چکی
اون کی مہربانی تمہاری کہان ہے اب

اہلِ زبان جو چھوڑ وطن آ بسے یہان
عبداللہ یہ شہر بنگیا ہندوستان ہے اب

فصلِ گل مین سُنئیے چل کر نغمہاے عندلیب
مطرب ہو گیا با ترنم ہر صداے عندلیب

سبز پر ہے آشیان اپنا بناے عندلیب
اسلئے قمری بل ہے آشناے عندلیب

ہو سراسر گوشِ گُل مخزنِ لے عندلیب
گر سُنے خوش نغمہ رنگین اداے عندلیب

یاد آتے ہین مجھے ایامِ فرقت کے الم
گر سنون فصلِ خزان مین ہاے واے عندلیب

بن ترے دلبر ہی میرا کون ای رنگین مزاج
غیر گل ہرگز نہین ہی دلربای عندلیب

پھرتے ہین دشت مین آوارہ گم کردہ راہ
ای صبا سوے چمن ہو رہنمای عندلیب

کھلگئے غنچے گلونکے آگئی گلشن مین بہار
شاخ گل پر آشیانہ ہی جمای عندلیب

پہنچے غالب منزل مقصد کو تیرے لطف سے
ہی نسیم صبح بارے پیشوای عندلیب

راہ بھولا پھر رہا ہی بحر و بر سے آفتاب
چاہتا ہی رہبری پاوے خضر سے آفتاب

اک اشارہ سے ہوا شق القمر پھر کیا عجب
شق ہو گر سایہ خیر البشر سے آفتاب
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

چشم بد دور اپنے چہرہ پر ہمیشہ رکھ نقاب
دیکھتا ہی تجھکو ہر دم چرخ پر سے آفتاب

طالب ہستی مین پیدا اوسکا کہین ملتا نہین
شام تک ہی رہ نوردی مین صبح سے آفتاب

آسرا غلام کو ہووے یا شفیع المذنبین
جب سوا نیزے پہ آوے شورشوں سے آفتاب

ہیں اپنے آپ ساجد و مسجود اپنے آپ
شاہد بھی اپنے آپ ہیں مشہود اپنے آپ

اپنے سوا یہاں نظر آتا نہیں کوئی
رہتے سدا ہیں حامد و محمود اپنے آپ

ہیں یہاں شہود وہاں پہ شہود نزد ہر دو دور
دیکھو تو ہیں وجود میں موجود اپنے آپ

عاشق ہیں پر فراق کو کچھ جانتے نہیں
واصل سدا بساعتِ مسعود اپنے آپ

ہمکو نہ فائدہ نہ زیان ہے کسی سے کچھ
اپنے ضرر میں آپ ہی بہبود اپنے آپ

ہم کون کیا ہیں نیستی ہستی ہے اپنی کیا
گر بود اپنے آپ ہیں نابود اپنے آپ

غلام ہیں فیضِ ناصر شاعر سے باشعور

پس عابد اپنے آپ ہیں معبود اپنے آپ

ت

ہو حالِ دوست صاف مطابق بقالِ دوست
بہتر ہے قالِ دوست اگر ہووے حالِ دوست

اپنے کو دیکھتے تھے نہیں تھا خیالِ دوست
اب آپ ہی نہیں ہیں جو دیکھیں جمالِ دوست

عشاق پروا ہی جو کرتے ہو ظلم و جور
خوشتر ہے دوستوں کی نظر میں خصالِ دوست

ہمسے جو دوستی کا کوئی سیکھے طریق
بنجاے ٹھیک ٹھیک وہ خود ہی مثالِ دوست

جینا غم الم میں نہیں مرگ سے ہے کم
دکھلاے دوست کو نہ خدا انتقالِ دوست

رکھا ہے گرچہ وعدۂ دیدار حشر پر
پر ہمکو رات دن ہے میسر وصالِ دوست

دیکھو فلک پہ ماہ شب چاردہ طرف
کب کم ہے اوس سے حسنِ رخِ بیزوالِ دوست

بنجاے لفظِ دوست وہی ہے بیک الف
گر غور دیکھلو جو نکل جاے دالِ دوست

ہر بارگاہِ حق میں یہ علیا کی التجا

دیکھوں سدا عروج پہ جاہ و جلالِ تو

از نطقِ سخن ہر چہ درآید صفتِ تست | آنچیکہ بقلم گزرد معرفتِ تست

چندانکہ بجستیم و محروم بماندیم | ہر چند کہ در خانۂ دل کیفیتِ تست

حق بود چو منصور بگفتہ کہ اناالحق | شد کشتہ چو مظلوم دران مصلحتِ تست

میگوید انا لیلی منصور بگویید | دیوانۂ در نجد کہ ہم خاصیتِ تست

گفتم چو از آن شوخ کہ باشی تو سلامت | فرمود کہ در خیر تیم عافیتِ تست

بر نوکِ مژہ سرکشی طفلِ سرشکم | آن چستی و چالاکی دلا تربیتِ تست

عشاق حق اند آنچہ مجازی چہ حقیقی | نقدِ دل و جانی بخدا منفعتِ تست

او در آخر هرا دیده بفرمود چه ماه است — گفته دل ندارم همتا حرمت تست

در حشر چو پرسند ز شستن بملایک — گفتند که این نامه پر از معصیت تست

در سند بکش حاکم اسلام نموکو — یا سید جیلان بجهان قطبیت تست

صلی اللہ علیه و ولده الشریف الشیخ محی الدین عبد القادر المحبوب بعد کل معلوم لک فی علم الله

ارباب جهان بهر مذاهب بخلاف اند

عقبیٰ توشهٔ ما فی بحق مغفرت تست

تضمین بر غزل حضرت پیر و مرشد میر ناصر علی

که نام تاریخش صاحب قبله قدس سره ریاض رسول ۱۳۰۶

مثل نرگس دلے که بیمار است — روز و شب وصل را طلبگار است

عاشق زار پس چرا زار است — جلوه گر حسن روی دلدار است

عاشقان را بہار دیدار است

مثل مجنون کے ہون دیوانہ ثنا | اپنی لیلے کی ہر زبان پہ ثنا
زندگی پیچ ہو گیا ہون فنا | دل بجوئی کند خطاب انا

ہمچو منصور قابل دار است

دور دل سے ہوئی ہی مغمومی | کیا کہون اپنی آہ مغمومی
مثل عنقا حصول مخدومی | از کہ گویم ثبوت معدومی

ہر یکی در ظہور اظہار است

سیر گلزار زمین بصد شوقی | بلبل زار سا ہون با ذوقی
قمریون سا سے جوق با جوقی | چون نباشد بگردنم طوقی

سرو من زیب بخش گلزار است

رات دن نسبکہ ہجر کا ہے غم
کیا کہوں اپنا صاف دو الم

دیکھا جس روز سے ہوں ویسا صنم
آنقدر محو صور تش گشتم

گو ئی آئینہ پیش دلدار است

یوسف ثانی ہے وہ یار میرا
ہووے عالم نہ کیوں زلیخا سا

مدفون نجد کے ہے بن میں ہا
عشق مجنون عبث نشد رسوا

حسن لیلی عیاں بہ بازار است

عالم پاک کے نصرت ناصر
راز اللہ سے ہوا ماہر

دلبر و لیٹے وہ لگے تو حاضر
می وحدت چشیدہ ام شاعر

جامِ چشم مُدام سرشار ست

خمسه بر غزل مغربی صاحب رحمت الله علیه

نام تاریخی ریاض منور

بارموزِ عشق باری سینه ات معمور نیست
از شراب معرفت پیوسته دل مخمور نیست
با وصالِ شاهدِ اصلی چرا مسرور نیست
با تو هست آن یار دایم از تو یکدم دور نیست
گرچه تو مهجوری از وی او ز تو مهجور نیست

باش چون نقشِ قدم چسپان بخاکِ کوی او
صورت آهن بمقناطیس باشی سوی او
خوش مشامِ خویش را هر دم بکن از بوی او
دیده بکشا تا ببینی آفتابِ روی او
آفتاب بر دیده ها از روی او مستور نیست

چون هلالِ کشته ابروی او دیدن توان
همچو قمری قامتِ دلجوی او دیدن توان

گر چو چشم شب پرستان روی او دیدن نتوان | لیک ویش را بنور روی او دیدن توان

گرچه مانع دیده را از دیدنش جز نور نیست

آنچه باشد در بیابان جنون منظور دل | ساقیا خواهد شراب معرفت مخمور دل

سر فراز آید بدار عشق تا منصور دل | گر ترا دیدار او باید برآ بر طور دل

حاجت رفتن چو موسی سوی کوه طور نیست

عارف آن باشد که او دید آنفس خود نشد | عاشقی کو بانی رسوائی نفس خود نشد

همچو مجنون واقف صحرای نفس خود نشد | کور آن باشد که او بینای نفس خود نشد

آنکه او بینا به نفس خویشتن شد کور نیست

هر کرا پیوسته با عشق شد دل نشین | آنکه نوشد از شراب معرفت جام یقین

ہست او خورشید ایم از وصال جبین ناصر منصور می گوید انا الحق المبین

بشنوا ناصر کہ آن گفتار از منصور نیست

عاملی از شاعر کہ دایم یافتہ فیض کلام از می عشق حقیقی مست میباشد مدام

ہر زمان انوار شمسی پیدا از ہر سقف و بام مغربی اے یار شمس مغربی خواند بنام

گرچہ شمس مغربی اندر جہان مشہور نیست

پایا نہیں کسی نے یہ رتبہ سوا غوث گر دیکھ ہر ولی خدا کے ہے پاے غوث

محبوب جا جس اپنا خدا نے اونہیں کہا کیا ہو سکے زبان بشر سے ثناے غوث

پیران پیر کہتی ہے ساری جہان انہیں یہ اسم با مسمی ہے ٹھیرا برائے غوث

کاندھا دیا رسول خدا کو ز ہی عروج معراج مین تھی عرش کے نزدیک جاے غوث

عبد کو آرزو ہے دل و جان سے یہی
آنکھوں سے دیکھے بارگہ پر ضیائے غوث

وحشتِ دل در بیابان الغیاث — مے برد با پائے عریان الغیاث

در خیالِ لعلِ جانان الغیاث — خاطرم باشد پریشان الغیاث

نرگس آسا شد دلِ بیمار زار — الغیاث از چشمِ خوبان الغیاث

ہمچو [illegible] م نیم بار وے خود — ہست دل بیتاب و حیران الغیاث

آتشِ عشقت چو گشت [illegible] — سینہ ام گردید سوزان الغیاث

یادِ چشمت در بیابانِ فراق — وحشت آرد چون غزالان الغیاث

طائرِ جان و دلِ من چون شود — صیدِ دامِ زلفِ پیچان الغیاث

موجزن دریا شود در هجر تو — صبح و شام از چشم گریان الغیاث

کاوشش دستِ جنونم ای صنم — چاک میسازد گریبان الغیاث

می نمایم جستجوی روزِ وصل — در شب تاریک هجران الغیاث

دایما مانندِ غواص ست دل — غرق در چاه زنخدان الغیاث

در شب هجرانِ تو با درد و غم — کلبهٔ من باشد احزان الغیاث

آرزوی وصلِ تو دارد مرا — در غم و اندوه و حرمان الغیاث

تا نه شد در محفلش ما را گذار — هر دم از جورِ رقیبان الغیاث

عابد از خاتم بگو در روزِ حشر — ای شفیعِ اهلِ عصیان الغیاث

قصیدهٔ موسوم بنام تاریخی نظم ثنای ۱۳۰۹ھ

شود از سپهر بلند تر سجدهٔ بلندی شأن غوث — بهزار صدق ز چشم و سر من آستان و مکان غوث

شده بدل همه گناه تجسم فکر ز هجر الم — ز خلوص و صدق دلی شدم بطریق همرهان غوث

همه راست آنچه طلب کنم چو خضر قرآن — نه گلم غرض بود و نه زرم دلم است تشنه لبان غوث

همه راست خواهش سیمبر ز جهان خوش و دلپسند — به دلم کمال لبس آنقدر که چشید نعمت خوان غوث

بود از مبالغه بر طرف بکمال منزلت و شرف — همه اندر شک و در شعف بنجابگی همگان غوث

چه کشایش در آرزو چه بچاک مقصد دل زغم — بنهاد جل جلاله همه اش نبود که زبان غوث

تو چه چیست حوصله‌ها کنی مدحت و صفت و ثنا — که خدای مالک و سرا خود است مرتبه دان غوث

ج

محفل یار میں سب ملکے چلیں یارو آج
مال و جان چیز ہیں کیا بال و دین وارو آج

نشۂ عشق میں کیا رہو مستِ الست
جام مے ہاتھ سے لو ساقی کے میخوارو آج

پاؤں نازک سے ہے تا منزلِ مقصد پہنچیں
راہِ صحرا میں نہ حایل ہوں ہی خارو آج

عشقبازی میں ہے تم ایدلِ نادان و جگر
مذہب و ملت و ایمان سبھی ہارو آج

پاؤ آرام سدا زیرِ لواے محمد
حشر کا روز نہیں عید ہے دیندارو آج

امتِ شافعِ محشر کو نہ ڈر ہو تا کہ
خوفِ عصیاں نہیں کچھ تمکو گنہگارو آج

زاہد و عابد و ہم شیخ و برہمن بخدا
غلطی میں ہوے مصروف ہیں بیچارو آج

داغِ فرقت سے مرے ایسے ہیں اب رنگ کے
جیسے ہوتے ہیں گلِ لالہ کہسار کے بیچ

کعبہ و دیر کی زنہار نہین ہی خواہش
که ٹھکانہ ہی میرا کوچۂ دلدار کے بیچ

دامِ صیاد اگر اوسکو کہون تو ہی بجا
ہی پھنسا طائرِ دل زلفِ شکندار کے بیچ

گل شگفتہ ہین عجب فصلِ بہار آئی ہی
بلبلین نغمہ کنان جمع ہین گلزار کے بیچ

عمر و دولت ہو فزون شاہِ دکن کی یارب
رتبۂ عالی کو ہمیشہ رہے دربار کے بیچ

ہون بلا گردان تیرا اے شمع رو مین اسطرح
گرتے ہین پروانے تاب شمع پر آ جسطرح

یا الٰہی وعدۂ دیدار بیشک ہی ولے
صدمۂ فرقت نہین تا روزِ محشر کسطرح

وحشتِ دل سیرِ گلشن مین بھی کم ہوئی نہین
ہی ڈر کہاتا ہمکو تیرِ چشم کی نرگس طرح

گریہ و بیتابی کرتا ہی زیادہ دمبدم
اس دلِ نالان کو ہم سمجھاتے ہین جسطرح

بزمِ خوبان میں یکہکر کہتا ہے اے غالب یہ دل
کہکشان کی صاف دکہلاتی ہے یہ مجلس طرح

خ

کیون کہتے ہو وہ بدرسے پایا ہے جلا رخ
غیرت وہ خورشید ہے اوسکا بخدا رخ

ہم منتظرِ دید کئے دن سے کہڑے ہین
تہ آکے لبِ بام پہ دکہلا دے ذرا رخ

اہلِ حلب و چین ہین سب دیکہہ کے ششدر
ہے یار کا آئینہ سے وہ چند صفا رخ

ہمراہ رقیبونکے سدا سیر کنان ہے
لیکن نہ کبہی میری طرف اوسنے کیا رخ

قرآنِ خط یا قوت کا جسنے ہو نہ دیکہا
اے لالہ رو خط نکلے پہ اوسکو تو دکہا رخ

دن ہو گیا عالم کی نگاہون مین شبِ تار
زلفون مین تیرا جسگہڑی ہے یار چہپا رخ

ہر دل لغط او غالب کو نہ کیون رشک ہو اوسکا

تفسیر جواہر پُر تیر اصل علی رُخ

اپنے دل کا ہے یہ مقصود
حمد حق نعت احمد و محمود

وا پیا اپنے بر مین رہتا ہے
ڈھونڈہتا کیا اوسے جو ہے موجود

کیا غرض ہمکو جو کسیکو کہین
یہ ہے نابود اور وہ ہے بود

مجپہ دایم ہے فضل حق مبذول
کس لئے رشک کر رہے ہین حسود

کام دنیا کے سارے دیکھ چکے
لغو ہین انمین کچھ نہین ہے سود

چشم حق بین مین مرد عارف کے
تو ہی شاہد ہے اور تو ہی مشہود

تیرے دو شکل مین نہین اشکال
کہین عابد ہے اور کہین معبود

سجدہ میں قبلۂ دین آ کے بنا میرے بعد
شہر میں صحرا میں ہر خالی کیا جا میرے بعد

خاتم رسل کا بے شک ہی یہ ارشاد صحیح
کوئی ہوگا نہ پیمبر بخدا میرے بعد

منع کروہ دم گلگشت مجھے کہتا ہی
پہلے میں جاتا ہوں گلشن میں گیا آ میرے بعد

میں ہی تھا طالب دیدار کھڑا کوچہ میں
ایک عالم ترا مشتاق ہوا میرے بعد

مثل فرہاد میں عشاق بہت ہی غالب
دفتر عشق میں ہی نام لکھا میرے بعد

مخمس بر غزل حضرت سید افتخار علی شاہ صاحب متخلص بہ وطن

نام تاریخی چراغ محمدی

۱۳۰۶

ہی نور الٰہی رخ نیکوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شمشاد جنان قامت دلجوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طاقِ حرم کعبہ ہے ابروے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم | ہے پیشِ نظر تا زنگہ کوے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ہو آنکھ کے پردے میں نہاں سوے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ساجد ہیں بعبد تصفیہ محرابِ صفا کے | خواہاں ہیں وضو کے لئے ہی آبِ صفا کے

اور کھولنے والے ہیں وہ ابوابِ صفا کے | آئینہ ارشاد ہیں اربابِ صفا کے

معنی جو خدا کی ہے وہ ہے رہے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

والشمس سے رخ آپکا مقصودِ خدا ہے | واللیل کی تفسیر تو گیسو کی ثنا ہے

ہے نورِ محمدؐ کو وہی جلوہ نما ہے | دیدے میں سیاہی ہے سیاہی میں ضیا ہے

ہے عکس فگن یہان رخ و گیسوے محمدؐ [illegible]

دیکھو تو ہر سو ہے عیان نورِ محمدؐ | مخفی نہیں ہرگز بجہان نورِ محمدؐ

یک قلزم عمان ہے رواں نور محمد ﷺ ہر شان بشر مین ہی نہان نور محمد ﷺ

عادت جو خدا کی ہے وہ ہے خوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرقت کا الم اپنا یہ دل سہتا ہے ہر دم وصف نبوی ﷺ دل سے کیا چہتا ہے ہر دم

اعجاز جناب نبوی کہتا ہے ہر دم سینہ جو تصور سے بھرا رہتا ہے ہر دم

آتی ہے پسینہ سے مجھے بوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے ہے او ہنیں عرش معظم پہ بلایا عاشق نے وہاں وصل [illegible] ہے معشوق [illegible]

جب عشق نے دلکو میرے یہ ارشاد سنایا معراج کی شب [illegible] کے میرے دل ہے سمایا

دیدے مین کھٹکتے ہین میرے [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یثرب کے تو صحرا کو سمجھتا ہوں چمن مین [illegible] نہ پایا یہ گل [illegible] چمن مین

شاعری جو سنتا ہوں میں سخن میں | قبلہ کے طرف سر تو جھکاتا ہوں وطن میں

المہیمن ہر سخن آئی ہیں تیری سبھوے احمد

مخمس بر غزل حضرت احمد جام زندہ پیل رحمت اللہ علیہ

نام تاریخی فغان روحانی ۱۳۰۶

اصولِ عاشقان عاطل چہ داند | خطوطِ کشتگان قاتل چہ داند

بطونِ باطلان باطل چہ داند | رہ دیوانگان عاقل چہ داند

... صوفیان غافل چہ داند

دل معشوق را عاشق شناسند | کہ رازِ حق بحق مطلق شناسند

تو چون منصور حق الحق شناسند | ہمہ جسمیم حق را حق شناسند

حقایق ناحق و باطل چه داند

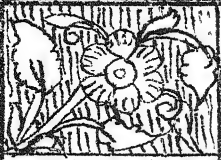
مغان در میکده طلبیده ما را | شراب معرفت بخشیده آنجا
شده از نشئه چو سر مستی هویدا | من از دل سر دل میگویم آنجا

رموز سر دل بیدل چه داند

برون شو از جهان و در جهان باش | مثال شمس در عالم عیان باش
خدا را واقف راز نهان باش | هویدا در حلقه پیدا آنگاه باش

که عاقل نکته مشکل چه داند

چو در شغل حقیقت شاغل آیی | ز زنجیر عشق خود پابسته آیی
چرا در خود ز فرقت شامل آیی | تو از خود دور شو تا واصل آیی

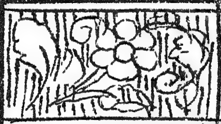


که خودبین حالتِ وصل چه داند

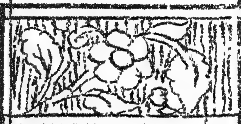


مبین چون بحرِ غم غرقاب خود را | مکن مانندِ دل بیتاب خود را

ببین پیوسته در هر باب خود را | توی کامل ولے دریاب خود را



که ناقص سیرتِ کامل چه داند

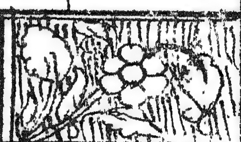


بهر جانب که دیدی اوست هر دم | تو هر چیزے که دانی زوست هر دم

روان از چشم تر گر جوست هر دم | قتیلِ عشق شو آید دوست هر دم



که هر سر لذتِ قاتل چه داند



مشو از گرم و سردِ عشق رنجور | مدام از نار و بردِ عشق رنجور

نمی باشند مردِ عشق رنجور | ولے باید ز دردِ عشق رنجور

که هر بیدل دوائے دل چه داند

بکن غنا ملک مداحی مدح و تمدیح
بنام خواجگان چشت تسبیح

شود چون شمس آن تنویر توشیح
رموز عشق احمد صلی اللہ علیہ وسلم کرد تشریح

نکات عشق را جاہل چه داند

ذ

ہیں اوسکے خندہ نمکین ساتھ لب لذیذ
پہیکا کباب دل سو ہیرا کیوں نہ اب لذیذ

پہنچے بخوان وصل ہیں نعمت عجب لذیذ
ایسی چشنک چکہی نہ کبہی منتخب لذیذ

مست الست تا کہ رہوں بزم عشق میں
بہر دیجیے ساقی ساغر بنت العنب لذیذ

ہر چند تلخ ہو گئی تہا دشنام دی ریا
میٹھی میٹھی باتیں تیری سب کو سب لذیذ

ہیں دور اور رقیبوں کو حاصل ہیں تیری ساتہ
خاصہ طعام مجلس عیش و طرب لذیذ

علا کو کھینچو اپنے قدم پاس یا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم
تا یثرب شریف کے پاوے رطب لذیذ

لامکان بالائے دل پہنچے ہو اونچا ہو کر
طائر سدرہ بھی یکبار عجب کیا ہو کر

فکر مے کرنے ہو گیا آپ ہی صہبا ہو کر
ایک قطرہ کا اڑی جاتے ہو دریا ہو کر

دہر میں آپ نہیں ہستی ہو گیا کیا ہو کر
اپنی سیر آپ ہی کرتے ہو تماشا ہو کر

چل مے ارشاد جو ہے پیر کا تیری جیسا
خود بخود اتریگا تو حشر میں سچا ہو کر

صنم بکم کی میں آیت کو سنا ہوں جیسے
سہم کر رہگیا یکبار ہوں گونگا ہو کر

ڈھونڈت شاہ ملی کو میں ہی نادان
قاف قلب بشری میں ہی عنقا ہو کر

قیس اب دشت میں مت رو ونا لیلی کو
عاشقی کا تو نقشہ رہگیا چرچا ہو کر

چشم دل کھول ذرا دیکھ قریب شہ رگ
ڈھونڈھتا پھرتا ہے تو اے سر کس لئے [illegible]

بخدا مصحف رخسار کا حافظ ہو جا
تا کہ غنا تو رہے دہر مین یکتا ہو کر

محفل کو میری ماہ رو آئی نہ کسی روز
اور شکل کبھی اپنی دکھا نہ کسی روز

مین نالہ زنان صورت بلبل ہون چو گل
تم غنچہ لب اپنا ہلاتے نہ کسی روز

عاشق کو نفرما سحر بانے کبھی ایسا
احوال دل زار سنا ہے نہ کسی روز

دشنام تیری منہ سے تو کھاتی رہی ہر روز
پر بوسہ عارض تیرا لیے نہ کسی روز

اے حضرت دل رحم تو آجائے صنم کو
یک نالہ پر سوز بھی لے نہ کسی روز

بیتابی دل اپنی ہی ہر روز زیادہ
دکھلائی دہی اپنی پر لے نہ کسی روز

غافل سے سخندان و سخن سنج ہیں کہتے
تھا ہما بحرین ہمکو سنا تو نہ کسی روز

اپنا تن یا گل خوردہ ہے یا ہے پر طاؤس
ہر داغ کو دیکھو تو ہے مثل پر طاؤس

دو دل عاشق جو بگولے سا ہو رقصاں
خجلت سے جھکا پانؤں کی جانب سر طاؤس

عارض پہ چھپا سیر ہے اسکے یہ عجب خال
رکھا ہو اقرآن میں ہو جیسا پر طاؤس

آنسو نکالے ہیں یاں تپ پہ ہر نالاں دل داغی
جوں ابر کو ہو دیکھ کر شور و شر طاؤس

صد پارہ ہوا جب دل گل خوردہ عاشق
عالم کو نظر آنے لگا اشک پر طاؤس

جسم تاج کرے کہنے سر گدا ہو و شہنشاہ
ہو تاج خسروی نہ کبھی افسر طاؤس

اے عیا اگر دیکھے تو انڈے کو غش آوے

بحر رقص پہ نزول آیات سحر

اے دل نہ ڈھونڈ باغ و بیاباں کو آپ پاس ‏— ہے پاتا تیرا ہر رگ جاں کو آپ پاس

فصل بہار غنچۂ گل ہیں شگفتہ سب ‏— جو قلب ہیں انکو تو گلدستہ ہے آپ پاس

اپنی شب فراق کا احوال کیا کہوں ‏— تھا درد و آہ و نالۂ سوزاں لگے آپ پاس

ہو ہمکلامی طور سے منظور یار سے ‏— ذکر خفی بقلب ہے ہمجا لگے آپ پاس

کعبہ کا گر طواف ہے منظور شیخ کو ‏— ہو گرد راہ مرشد ذیشان کو آپ پاس

محشر کا خوف ہے تجھے غنا تو یاد رکھ

رہنما شفیع و ناصر ایمان کو آپ پاس

رہنے دو مجھکو میرے یار خدا کے پاس ‏— ہیں شہ جاؤں کبھی ہرگز کسی در کو پاس

دیدہ ہی آنکھونکی ہر چند کہ رخسار کی پاس
مسکن اپنا مین کیا تیری ہی دیوار کے پاس

ناصحا اپنی نصیحت کو تو تہہ کر رکہنا
آپ ہم بہک ہی گئی ہین کسی ہشیار کی پاس

گل گلستان مین ہین اور خار رہیت صحرا مین
ہم رہا کرتی سدا اپنی ہی دلدار کی پاس

ذکر حج اور نماز اور وہ صوم رمضان
اس سوا اور ہی کیا زاہد دیندار کی پاس



سود ہی کیا یہ تیر ز سمجہانے مین
بیعت دست ہی مجہکو اوسی ہشیار کی پاس



ش



ہجدہ ہزار طور سے اظہار کی روش
ہر کیا ہی مشتہر ہمہ جہان یار کی روش

تربت کو میری مار کر ٹہوکر اوڑا دیئی
ہر اے صنم غضب تیری رفتار کی روش

چاہین گر عاصیونکی شفاعت رسول حق
محشر مین پاکر رحمت غفار کی روش

ظاہر پسند لوگ کہاں کرتے ہیں پسند ‌ ‌ ہو اہل دل پسند جو اشعار کی روش

ہم چشم ہو کر گالیاں دیتے ہو دو بدو ‌ ‌ ہے میٹھی میٹھی آپ کی گفتار کی روش

صاد اس غزل پہ دیکھ کر اہل سخن کہے ‌ ‌ صاف اسمیں پائی جاتی ہے شہوار کی روش

لہو و لعب میں جا چکی عالم تمام عمر
ہے یوں ہی اپنے طالع بیدار کی روش

ہر چند ہے خوش طالع بیدار کی گردش ‌ ‌ ہے آفت جان چرخ ستمگار کی گردش

دیکھی جو تیری نرگس بیمار کی گردش ‌ ‌ یاد آگئی میخانہ میں سرشار کی گردش

ہے مستعد قتل تیری جنبش ابرو ‌ ‌ گویا ہے گلو خنجر خونخوار کی گردش

جب سے کہ تمہیں دیکھا ہوں کچھ ہوش نہیں ہے ‌ ‌ لیتی مجھے اوس لعل شکندار کی گردش

ہر چند کہ پیدا ہوئی گردون ولیس سر گشتہ | ہوتی نہیں موقوف دل زار کی گردش

ہر چند ہوا ہے یہ کبھی یار تو آجا | ہر روز ہے ہر یک طالب بیدار کی گردش

گلگشت میں ہے گلشن عرفان کے عنادل

ہوتی ہے جہان صاحب اسرار کی گردش

ہوتی نہیں ہر شخص کو عرفان کی روش | مشہور روش ہے مشہور جہان درویش

ہے قصر میں قیصر سے فزون شوکت شان درویش | کاویانی ہے درفش آہ نشان درویش

بام اور قصر سے مطلق نہیں کچھ کام اسے | جس جگہ رات ہوئی ہے وہ مکان درویش

دوستی کی نہیں کچھ قدر ہے او سنگ تیرے | ہو گیا جس پہ عیان راز نہان درویش

رتبہ و جاہ تونگر کے سوا بیشک ہے | کوئی عالم میں نہیں مرتبہ دان درویش

بخشندہ جہاں ہیں جسے دولت دین و دنیا | رفعت درجہ ہے جو پیوستہ آن درویش

عالم اہو تری ہین مقبول مجیب الدعوات
جو نکلتے ہیں دعائین ہر زبان درویش

ص

ہنستے یوں کہتا ہے وہ یار ہمارا اخلاص | گرچہ ظاہر نہیں باطن میں ہے سارا اخلاص

وحشت دل کے سبب وحشی صحرا ہوا ہم | شہر میں قید سے کہتا تھا پکارا اخلاص

ہے خدا اپنا کمینو نکو جو سمجھا ہے دوست | گرچہ وہ دیکھے کہ کہتی ہیں ہمارا اخلاص

کمیں نے رکھا ہی کبھی کہتے ہیں دارو نے | دوستی آو بھگت ہے وہ ہزارا اخلاص

لایق صحبت شاہان بجز اشراف نہیں | پایا کیئے رکھیے کرے اخلاق وہ مشہور اخلاص

اس زمانہ میں ہے اخلاص محبت کہتا | بیوفا وفے تو بجا ہے گوارا اخلاص





اگرچ تو دوست ہین کل ہو نگی عدا ای غالب
نہ رقیبو نسی رکھو آپ خدارا اخلاص



ض

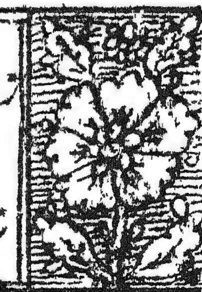
طلا و سیم سی نی زر و درہم سی نی غرض — سوا ی یار کی مجھکو نہین کسی سی نی غرض

وہ ایک بوسہ جو دینی پہ ہوگیا راضی — کہا پکار کی دل نی کہ تھی اسی سی غرض

ہی عکس زلف سیہ کا پڑا و ٹھری کی طرح — نہین تمہاری لب لعل کو مسی سی غرض

ہی ایسا کون ہی بی غرض جہ عالم سی — بشر کو پڑتی ہی دنیا مین ہر کسی سی غرض





زبان اردو ہی اپنی وطن کی ای غالب
نہ کام ترکی سی رکھنا نہ فارسی سی غرض



یہان جو بیٹھی ہین مفلس کو چا پنج اے بعض — خدا عطا وہ نہین کرتا ہی گنج گنج اے بعض

عجب نہین ہی جو با فیض دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو ۔ ہور رنگ اکسیر واقی بل زنج ابیض

نہ کیون کرو نمین سدا شکر رازق باری ۔ کہلاتا ہی ہمین گندم و برنج ابیض

بکفر و شرک رہین رو سیاہ محشر مین ۔ کہ پاچو وہے ہین گو انگلش و فرنج ابیض

جو فیض نصرت ناصر کسی کو ہو غایب
ندہی بعین ہتید ستی اوسکو زنج ابیض

ط

بات کا تیرے اعتبار غلط ۔ تیرا وعدہ غلط قرار غلط

ان بتون نے بغیر جور و جفا ۔ طمع لطف اور پیار غلط

جب کہون حال بیقراری دل ۔ کہتا سن سن سکے ہی یار غلط

کب ہو اندازۂ دغاے دلی ۔ کہ ثوابت کا ہو شمار غلط

محویت سے میں تیرے کوچہ کی | راہ کرتا ہون بار بار غلط

گو کہ ہمجنس ہین مگر عابد
ربط ابنائے روزگار غلط

اقرار وصل یار کا ہم پاتے ہین غلط | ایسے ہزار وعدے ہوئے جاتے ہین غلط

ہو کر ہزار وعدہ یہ ہم سے تغافلی | پیغام وصل پر نہ چلے آتے ہین غلط

مجھکو جو دیکھنا ہو تو اپنے کو دیکھلو | اشکال صاف کسلئے دکھلاتے ہین غلط

عابد خدا کے واسطے اپنے کو جان لے
زاہد نہین یہ سمجھے ہین سمجھاتے ہین غلط

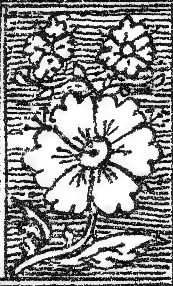
نکلا عذار یار پہ ہے مشکناب خط | آتا نظر مین خوش ہے بعین شباب خط

دل کیون نہ اوسکے پیچمین آجاوی اٹکیا | وہ زلف لاجواب ہی اور لاجواب خط

خوبان حضور جس کے خطِ بندگی لکھین | ہی اوس بُتِ ملیح کا [illegible] خط

قاصد نے میرا لادیا جو برکنارِ حوض | ڈہوڈالا اوسنے غصہ سے [illegible] خط

تہی یاد زلف مجھکو جو لکھنا کیا شروع | کیا کچھ دل و جگر کو [illegible] خط



عماد اسی زمین مین غزل اک لکھدے اک
جسکا لکھے عماد بصد آب و تاب خط

بہیجے اگرچہ مین نے اوسے بیحساب خط | اوسنے لکھا نہین مجھے [illegible] خط

دل ہورہا ہی اوس بُتِ نوخط پہ مبتلا | عارض کو جسکے دیتی ہی [illegible] خط

گلگشتِ باغ سمجھون بوقتِ مطالعہ | خوشتر ہو گر رشید کا [illegible] خط

[illegible] شوق و اشتیاق — اے قاصد اوسکو دیجیے نہ وقت [illegible] خط

[illegible] نامہ [illegible] تو بس ہو گیا خفا — جینے لکھا تھا جو کہ دم پیچ و تاب خط

قاصد [illegible] لفافہ کو پھاڑ کر — کہنے لگا پڑھا نہیں جاتا خراب خط



علیا ہے تیری سینہ پہ مرشد نے جو لکھا

[illegible] چہرہ صاف پیکے ایک دو جام شراب خط

ظ

تو دل میرا اب خدا حافظ — کہ بار غم ہے یہ سر پر لیا خدا حافظ

ہے ایک [illegible] دل اپنا اور اوسکے لئے — فلک کے پھرتے ہیں جو آسیا خدا حافظ

[illegible] انشا کرے نہ راز اپنا — کہ خون دل کا ہوں پیچ پیا خدا حافظ

[illegible] ہے خوف چشم بد ہو دور — عذار یار ہے لبس پر ضیا خدا حافظ

دل اپنا مین نے کسی شوخ کو دیا ہے حسین — عبث وہ باندھتے ہین تو طیہ خدا حافظ

جنون نے پھر کیا کیا ستم ڈھائیگا — کہ اب تو چاک گریبان کیا خدا حافظ

سدا زبان زدِ ناصر تھا ذکرِ اللہ ہو

اوسیکو ورد ہے عنا بندا کیا خدا حافظ

ع

کیا جو بزم مین دیپک کا اوسنے راگ شروع — ہوئی بھڑکنی دلِ عاشق نسے آگ شروع

بجعد و زلفِ بتان کسطرح نہ بچے یہ دل — کہ ڈسنا کرتی ہے ہر یک ناگن اوکے دو ناگ شروع

نئی جوانمین صلّ علی حجاب ہے کیا — کہ تیری دلکو کسی سے ہو جو لاگ شروع

جمی ہے محفلِ عیش و نشاط اے مطرب — کہ آدھی رات ہے اب کیجیے بہاگ شروع

صنم کا صبحِ شبِ وصل یہ مقولہ تھا — کہ سر مین درد ہوا میرے جاگ جاگ شروع

ہے بوئے خلقِ حسن فیضِ ناصرے عبداللہ
مثالِ عطرِ جہانگیری و سہاگ شروع

ہوتا ہے نشۂ شراب طلوع — مشرق سے جون ہو آفتاب طلوع

اوسکا زلفون مین عارضِ روشن — جیسے ہوا شب کو ماہتاب طلوع

رخ ہے تیرا نقاب مین کہ ہوا — مہر در پردۂ سحاب طلوع

ہجر کی ایسی بیقراری ہے — کیون ہو آنکھون مین شب کو خواب طلوع

دلِ بیتاب کا ہے داغ کہ جون — خور گہن سے باضطراب طلوع

دور کر بیٹھے اپنے برقع کو — مہر کب ہووے در حجاب طلوع

فیضِ ناصر ہے پا لیا عبداللہ

جب ہوا نشوء شباب طلوع

غ

داغ سینہ کا ہی میری اوسکی محفل کا چراغ
ایا اندھیری بیچ کام آیا ہی یہ یکا چراغ

بام پر ہوکر برآمد داغ دل دیکھو میرا
ہی نظر آتا بلندی پر سے منزل کا چراغ

گذری مدت آجتک نوشیروانکا وصف ہی
اسم روشن ہی جہانمین شاہ عادل کا چراغ

خوف ہی آہونکی آندہی کا مجھی رہتا سدا
گل نہو جاسے مبادا ماہ کامل کا چراغ

ذات حاتم سی قبیلہ طی کا نامی ہو گیا
حشر تک روشن رہیگا مرد بادل کا چراغ

ہوگا روشن تر چراغ مہر مہ سی دیکھ لو
مشتعل ہر ایک داغ سینہ دل کا چراغ

فیض ناصر سی دل علیا ہی روشن تر سدا
گل نہین ہوتا کبھی آندہی سے مقبل کا چراغ

جلوۂ نورِ خدا ہی ہر طرف ‏ ف ‏ دیکھ لے ناداں تکلف برطرف

کون خاطر داری مفلس کرے ‏ ہی ہر ایک کی طبع اہل زر طرف

آشنا کوئی نظر آتا نہیں ‏ پھر رہا ہوں ڈھونڈھتا ہر ہر طرف

از پسِ دیوار آ گھر میں میرے ‏ ہیں رقیبوں کی نگاہیں در طرف

روز و شب رہتا ہوں از بس زار زار ‏ دیکھ لیجو میری چشم تر طرف

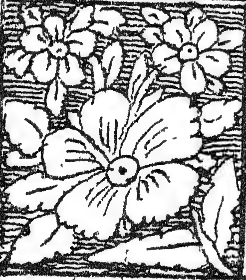
دو دل انسان ہو تم اے صنم ‏ اِک طرف گاہے گہے دیگر طرف

حافظ و ناصر ہیں عبداللہ وہ تیرے

دھیان رکھنا شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم طرف

کیا کہوں آہ داستانِ فراق ‏ ق ‏ لا بیاں ہی میرا بیانِ فراق

داغہاے دل و جگر دیکھیے | یہ شگفتہ ہے بوستانِ فراق
سیر تہا نعمت وصال سے دل | اسلئے خون مین ہے مہمانِ فراق
اِس کا انجام دیکھیے کیا ہو | ہاتھہ مین اوسکے ہے عنانِ فراق
اب کہان موسمِ بہارِ وصال | چمنِ دل مین ہے خزانِ فراق
سب تہے وصل مین ہی گذر گئے | کہ نہتا ہمکو کچھہ گمانِ فراق



التجا کر خدا سے ای عبا بلا
دور ہوجاے تا زمانِ فراق





ہو نہ تم خدا کا ہو بیشک | مین بندہ ہون تمہارا اب تو بیشک
مظاہر اپنے تم ظاہر کئے ہو | نہو تم تو خدا کیون ہو بیشک

ہر امید وفا تم سے میری جان — میں کہو اپنے کو پایا تم کو بیباک

فقط کہنے کو میں تو عرف ٹھہرا — غلط کی میں کی معنی تو جو بیباک

ہمیں جو کہلا کے میں پوچھوں خدا سے — یہ اپجے یا کہ تم اب بولو بیباک

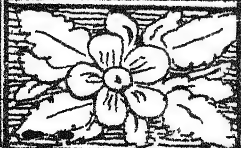
تیری ناآشنائی میری الفت — رکھو کانٹے میں انکو تولو بیباک

دریچہ اپنا تم کیوں رکھتے ہو بند — نہیں جاویگا عاشق کھولو بیباک

خطاکار دوام بندگان ہیں — سدا عادت ہے تیری عفو بیباک

مجھے فرمان یہ ہوتا ہے کیا خوب — ہیں تم جو چلتے سو لیلو بیباک

مرا دل دیکھکر ارشاد ہوئے — یہ بہتر جنس ہو اب لیلو بیباک



ہر زندہ عبث بے جان تم سے

مسیحا تم بھی آکر دیکھو بیتک

غیر کو ہمرہ سیرِ چمن کو جانے لگے وہ ٹھمک ٹھمک
خوف سے میرے آنکھ کے ہر سو دیکھیں ہیں چھپ چھپ چمک

آج خدا ہی جانے عاشق کتنے بسمل ہوتے ہیں
جانے لگی ہے میان سے تلوار اوسکی ازخود ٹھنک ٹھنک

جبکہ عذارِ پاعرق آلود مجھے یاد آنے لگا
سلکِ گہر کیطرح سے آنسو چشم سے نکلے ڈھلک ڈھلک

بلبلیں ہنگام خزاں نالاں ہیں بیادِ آتشِ گل
نکلے وقتِ نالہ زنی منقار سے آتش بھڑک بھڑک

فیضِ کلامِ ناصر سے عنا اللہ ہے مشرف اپنا ہوا
خلقِ حسن سے اوسکے ہی بو سے عطر ہے آتی مہک مہک

جانتے ہرگز نہیں تجھکو بہانگے عام لوگ
مبتلا ہیں کار و بارِ دہر میں یہ خام لوگ

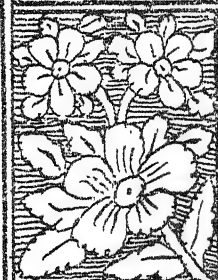
پائی جاتی ہے کہاں تجھ سے وفا او بے قدری
صاحبوں سے بیوفائی کرتے ہیں خدام لوگ

ابرو تیغ جیسا اوسکی دیکھتے ہین رکھدئے
یہان سپاہی اوہ جو تھے صاحب صمصام لوگ

کرکے سیکے آگے وعدہ قالوا بلی سجا پڑی
کیون نہ داکرتی نہین ہین بازو اپنا وا اسم لوگ

بیچے چمبہ دیوانہ کے اطفال ہین تنہا نہین
جمع از بہر تماشا ہین بسقف و بام لوگ

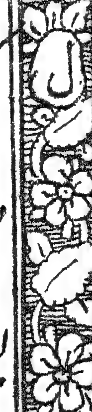
گرچہ ظاہر نام ہے اس ملک کا ہندوستان
لیک یہان بستے ہین لاکھون صاحب اسلام لوگ



کیون نہ ہم عبد بلا ہم اوسکا شکریہ لاوین بجا
پار ہے ہین جسکی عہد خاص مین آرام لوگ



کیا کرین کس سے کہین یارو ہمارا درد دل
کب نہان رکھتی ہے کرتا ہے کہا را درد دل



جب ہے خشکی تو نکی دل مین آتا ہے خیال
دمبدم ہوتا ہے افزون تر ہمارا درد دل

سوئے کعبہ جب نکلتا ہون تو از اثنائے راہ
لیچلا بتخانہ کی جانب قضارا درد دل

کسیکے دلکی ہے خبر کسکو ہمیں بیہودہ ہے
صاف کہتا ہے غلط ہے یہ تمہارا دردِ دل

فیضِ بخششِ جنابِ ناصر از خلقِ حسن
پالیا غالب کیا حاصل پیارا دردِ دل

صوتِ دل عازم بیاید دردِ دل
شغلِ عیشان می گمارد دردِ دل

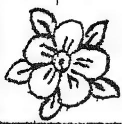
چند باشی محوِ دہر بے ثبات
رازِ حق در دل گزارد دردِ دل

باعثِ اظہارِ آدم شد ہوی
تا سحابِ عشق بارد دردِ دل

در ورق گردانی باشی دوام
بارہا بارے بدارد دردِ دل

گشت عازم سوے کعبہ عابدا
در مدینہ شہر آرد دردِ دل

قصیده موسوم خاتمِ زمرد نامِ تاریخی ۱۲۹۲



تصدق بر جمالِ غوثِ اعظم رضی الله عنه | فدایم بر کمالِ غوثِ اعظم رض

قدم بر گردنِ کلِ اولیا زد | زهے جاه و جلالِ غوثِ اعظم رض

نصیبِ مرغِ جانها دانه و دام | بباشد زلف و خالِ غوثِ اعظم رض

چو رخسارِ مبارک هست خورشید | بود ابرو هلالِ غوثِ اعظم رض

بزرگانِ جهان ساداتِ عالم | همه اولاد و آلِ غوثِ اعظم رض

بحال و قالِ پیغمبر مطابق | سراسر حال و قالِ غوثِ اعظم رض

بدرگاهِ [illegible] در تقرب | ندارد کس مجالِ غوثِ اعظم رض

ربیع الثانی از او یافت تکریم | که شد ماهِ وصالِ غوثِ اعظم رض

بکن سیراب این تشنه دهان را — از آن آبِ زلالِ غوثِ اعظم
بدست آید کنم کحل الجواهر — اگر خاکِ نعالِ غوثِ اعظم
دلا اندر جهان خلقِ عظیم ست — همه والله خصالِ غوثِ اعظم

قطعه

الٰهی میر محبوبِ علیخان (دام اقباله) — غلامِ خوردسالِ غوثِ اعظم
بماند از شرورِ دهر محفوظ (آمین ثم آمین) — با فضالِ کمالِ غوثِ اعظم

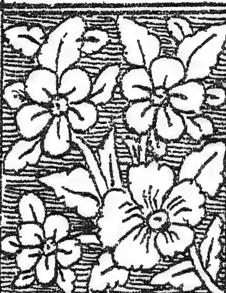
بیت

ز صدقِ دل بعالم هست اعلان
عبودیت سگالِ غوثِ اعظم

رکھتے ہیں ربطِ عشق جو اُس دلربا سے ہم — فانی بھی ہو گئے تو ہیں باقی بقا سے ہم
ہونا جو تھا سو ہو گیا روزِ ازل میں کل — کیا فائدہ جو چند کی پائیں صدا سے ہم

[illegible] رضا پر تیری رضا — ناراض گرچہ ہیں پہ ہیں راضی رضا سے ہم

[illegible] پوشیدہ کبھی پردہ کی مثال — نظرو نہیں ہر کہکے تبکو کہیں گر خدا سے ہم



عبدا اگر میسر نہی نامہ برھین

پیغام بھیجدینگے بادِ صبا سے ہم



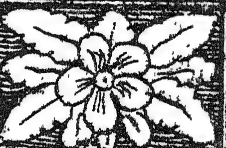
گر شیدہ چو آنکھیں سو گئے ہم — بس اپنے میں آپ کھو گئے ہم



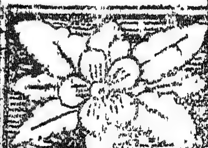
[illegible] نفی سے شکل اثبات — اثبات نفی سے ہو گئے ہم

[illegible] وہ گئے تم بھی اوسکا نیک — جس تخم کو آج بو گئے ہم

بہ یاد [illegible] ہوا برآمد — کل کوچہ میں اوسکے جو گئے ہم



عبدا ناصر سے بہارِ شام



کر سینہ کو شست وشو گئے ہم

بدل و جان تیرے قربان ہین ہم — بخدا بندۂ فرمان ہین ہم

بندۂ بت بدل و جان ہین ہم — کافرِ عشق مسلمان ہین ہم

یار ہر نورِ نظر سا آگے — صورتِ آئینہ حیران ہین ہم

صبح انجم سا نہین آتے نظر — زات کی رات کے مہمان ہین ہم

دردِ دل اپنا بیان کرتے ہین — گو کہ ظاہر مین غزلخوان ہین ہم

جسم گل خوردہ سراپا ہیگا — صورتِ سروِ چراغان ہین ہم

اوسکی شمشیرِ ادا کا اعجاز — دہن زخم سے خندان ہین ہم

خطِ رخ کی تھی تیرے یاد بدل — اندنون حاملِ قرآن ہین ہم

فیضِ ارشاد جو ناصر کا ہوا
پیدا صاحبِ عرفان ہیں ہم

امید کیا وفا کی رکھیں بیوفا سے ہم
دنیا تمام کر دی خوف و رجا سے ہم

دم بندگی کا مار چلے ہیں وفا سے ہم
کب پھر گئے ہیں وعدۂ قالوا بلیٰ سے ہم

پامال ہووے سبزہ روی زمین بھی
آنکھیں ملیں اگرچہ خطِ دلربا سے ہم

ممکن نہیں ہے چھوٹنا زنجیرِ عشق سے
ہر چند چھوٹیں حلقۂ زلفِ دوتا سے ہم

ہوتی ہے کب شگفتہ دلِ اعدا کی
گو لاکھ ربط رکھتے ہیں بادِ صبا سے ہم

ٹھہرا وہ تپش شعلہ نظارہ کہاں ابھی
کھینچیں کبھی جو آہِ غمِ مہ لقا سے ہم

اے دل گداز ہو تو زرِ قلب کی طرح
پھونکیں گے تجھکو آتشِ آہِ رسا سے ہم

اوڑ جاوے اپنی خاک وہاں پر تو کیا عجب
ہمراہ وہ ہمسفر ہوے خاک ہوا سے ہم

دل آئینہ ہوا تو ہوا خاک کیا حصول
برگشتہ ہاتھوں ہاتھ ہوے ہیں صفا سے ہم

سرگشتہ ازل ہیں کہ مانند آسمان
جو سر جھکا کے بیٹھے ابد تک خفا سے ہم

ظلمات ہو جہاں سبھی ہے عبث آن میں
دیں گر نظیر ماہ کو روے صفا سے ہم

خدایا یہی تجھسے پوچھا کریں ہم
تیرے گھر میں ہر بت کا پوجا کریں ہم

دوئی جب نہیں ہے تو پھر کیا قباحت
صنم اور خدا کو جدا کیا کریں ہم

نہیں اب جہان کچھ مزا گفتگو کا
کہ ہر گشت میں تجھکو ہی دیکھا کریں ہم

میرے ہاتھ سے دست نازک ملا کر
لگے کہنے عاشق سے ہم بچا کریں

خفا ہو کے عابد تو کچھ بھی کہا جا
اسکو خوشی اپنی سمجھا کریں ہم

خود بخود یا صاحبا در باندارِ کیستیم
تو نہ بشناسی مراد کاندارِ کیستیم

در گلستانِ جہان از ندگل با زنگ و بو
ہمچو خار افتادہ من در کوہسارِ کیستیم

جستجو ہی بار کردم خویشتن را یافتم
شکلِ خود پیشِ منست آئینہ دارِ کیستیم

وا عجبا ہر کہ گوئی رازقِ خود را شناس
این نمی فہمی کہ من خود رزق خوارِ کیستیم

اضطرابِ دل چو سیماب و نمی باشد قرار
اختیارم نیست من در اختیارِ کیستیم

در حقیقت صورتِ برگِ خزانم زرد رو
گل نیم تو خود بگو در لدارِ خارِ کیستیم

عابد ہر وقت حق گوئی کند منصور وار

ناصرا نصرت بده من راز دارِ کیستم

من بدل محوِ عذارِ کیستم | آئینه دارِ بهارِ کیستم
هی نمیدانی مرا ای جامه زیب | من بجان و دل نثارِ کیستم
من ترا دلدارِ خود دانسته ام | تو نمیدانی که یارِ کیستم
همرهِ بادِ صبا وقتِ سحر | بوی گل آسا غبارِ کیستم
صورتِ نقشِ قدم در کوی عشق | خاک گشتم خاکسارِ کیستم
خواب و آرامم ز دل بیرون شده | روز و شب در انتظارِ کیستم
ذره نبود بدستم اختیار | پس بگو در اختیارِ کیستم
حق شناسم محوِ حق گوئی شده | همچو منصورم بدارِ کیستم

جام می‌نوشم اندر بزم عشق
ساقیا گو در کنارِ کیستم

مرغِ دل گوید بزلف و کاکلش
من نمیدانم شکارِ کیستم

در تحیر هست عین ابدا مثلِ عکس
امتیازم نی بکارِ کیستم

(ن)

یہ وردِ زبان میری سدا ہی حضرت خواجہ معین الدین

اور مجھکو وظیفہ صبح و مسا ہی حضرت خواجہ معین الدین

جو وقت زیارت کر حاصل مین عرض کیا جو چاہا دل

حاجت وہ میری بس ہو وے روا اے حضرت خواجہ معین الدین

کہتے ہین تمامی خلق اللہ ہین ہند و دکن کے شاہنشاہ

واللہ کہ شاہِ ہر دو سرا ہے حضرت خواجہ معین الدین

جتنے ہین جہا مین اہلِ چشت ہر ایک کو سمجھین رکنِ بہشت

بخشندہ جملہ فیض و عطا ہے حضرت خواجہ معین الدین

عبدالملک بھی غلام چشتی ہے جو اوسکی گنہ کی کشتی ہے

ساحل پہ اوسے لاے بخدا ہے حضرت خواجہ معین الدین

تو معبود مین عبدِ نابود ہون — تجھے جان کر مین ہوا [illegible]

تیری دولت وصل ہے خوب تر — نہین چاہتا کچھ اس سے [illegible]

ہے ایجاد یہ میری تیرے لیے — مقرر ہین موجد کا مقصود [illegible]

ہین ساتون فلک میری ساجدا — کہ ہر ایک کا مسجود [illegible]

ہر ایک عبد طالب نہ کیون ہو میرا

مین عینا ہون ان سمجھو تو سب ہو ہون

جو ہم کچھ آپ سے جدا نہین
اپنی درخواست بھی مزید نہین

لطف و اشفاق سے تیرے دایم
روسیہ کون روسفید نہین

ہو ظہور اتمہارا ہر شے مین
ورنہ کچھ بھی یہان پدید نہین

جب چہ الطاف کی نظر ہو سدا
تیری قدرت سے کچھ بعید نہین

رہیو عابد بہرسے والا

کچھ تقاضا میرا شدید نہین

کسی صورت قرار آتا نہین ہے لگا ہو قسمتین
دکھادے تو گل راحت خدایا باغ جنتمین

نہیں یک بدر ہی گھٹنی لگا ہے دیکھکر تجھکو
کہ مہر خاوری بھی جل رہا ہے تیری حسن تمکین

نہ لیٹے نیند آتی ہے نہ بیٹھے چین پڑتا ہے
لگا کر دل صنم سے پڑ گئے ہم آگ آفت مین

فراغت مین جو ہمدم ہو خوشامد کو نکر یاور
وہی ہے آشنا جو کام آوے درد و محنت مین

تیری صورت کی عاشق ہو مقولہ ہے عالم کا
پری ایسی پرستان مین ایسی حور جنت مین

بھر سعی باغ ہستی مین پھرا مدت تلک لیکن
ندیکھا پھول پھل یک بھی سرو مین بار نخل الفت مین

دعا غالبؔ کی ہے ہر آن محبوب الٰہی سے
ترقی ہو میرے آقا کی ہر دم شان و شوکت مین

یہ ظرف نور یزدانی محمد شاہ چشتی مین
بفیض احمدی بانی محمد شاہ چشتی مین
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

جو ہے پیر طریقت حضرت خواجہ معین الدین
نمونہ با علو شانی محمد شاہ چشتی مین

خلافت سے ہوئی ہے جانشینی اسکے زیبندہ
کہ شہ خاموش کر ثانی محمد شاہ چشتی ہیں

نہ کیونکر طالبوں کے دل رہیں پروانہ سا قربان
چراغ بزم عرفانی محمد شاہ چشتی ہیں

وہ جلوہ شاہد مقصود کا دکھلاتے ہیں ہر دم
بانوار درخشانی محمد شاہ چشتی ہیں

شراب معرفت سے مست طالب رہتے ہیں اونکے
زہے ساقی فیضانی محمد شاہ چشتی ہیں

مثال ثابت و سیار محفل طالبوں کی ہے
قمر با نور نورانی محمد شاہ چشتی ہیں

حقیقت میں حصول دید چشم دل سے ہے بیشک
خدا بینی خدادانی محمد شاہ چشتی ہیں

نظر آتا نہیں ہے صابری غنچہ کو پھر ایسا
علیم فیض ربانی محمد شاہ چشتی ہیں



نہیں فکر محب کو بیان ہے ہاں تیرا رنگ مجھ میں جو ہے نہاں

نہ سمجھ کے کرتے ہیں وہ بیان نہ سنوں نصیحت ناصحان

جسے ڈھونڈھتی ہے سبھی جہان نہیں جانتے کہ وہ ہے کہاں

میری چشم دل میں ہے وہ عیاں وہی سب سمجھتے ہیں بارگاں

توئی اولین توئی آخرین توئی آسمان و توئی زمین

توئی قبل ما توئی بعد ما توئی عرش و کرسی و لامکان

دل زار ہیگا پُر از محن کیا عشق رونقِ انجمن

کہوں کیا کہ قلزم موجزن ہوئی ایک قطرہ میں ہے روان

جو ہی یک زمانہ گیا گذر وہ جدہر ہی ہم بھی رہیں اودہر

نہ کسیکو اوسکی ہے کچھ خبر نہ سمجھتے ہیں اوسے این و آن

رہے کعبہ مین کبھی دیر مین تھے حجاز و ہند کی سیر مین

رہ کفر و دین سے وہ غیر مین ہوی شیخ و برہمن اندران

شب آئی فصلِ بہار ہی دلِ بلبل اوسپہ نثار ہی

کہ وہ ایک تا بہ ہزار ہی کہ ہر ایک غنچہ مین گلستان

لبِ بام جو ہوا جلوہ گر نہ وہ مہر ہی نہ وہ ہی قمر

مجھے آئی قدرتِ حق نظر کہ دیا دکھائی وہ ناگہان

تیرا بیان اب ہوا دل صفا کہ ہی فیض ناصر اثر کیا

رہا عشقِ احمد مصطفیٰ تیرے دل مین تو ہزار ان

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

تو مجھے ہی گیا ہی جہان کہان جاؤن کس کو پچھون

صنم انجان جلا انجان کہان جاؤن کسی پوچھون

ہوا ہوں قلزمِ وحدت میں غرقاب و میان نہ ہم
دکھا تو ناصحِ ناداں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

مجھے یساقیِ مہوش پلا جامِ مئے عیش
سخن لکھنے ہیں عنواں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

ارادہ نالہ دلکا ہے تا سدرہ پہنچ جاؤں
نہیں ہیں سلسلہ ہمراہاں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

پسندِ اہلِ دل اک بیت ہے سب قوال ہیں بیشک
ہیں قہقہے گرد کیوں شاں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

شگفتہ مثلِ گل ہے دل پہ نشتر عشق کی مژگاں
نہیں ہے مجھکو تاب اشنا یاں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

تیری بھی صفت ہو کس سے نہیں ممکن ثنا ہووے
ہے شہرۂ یوسف کنعاں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

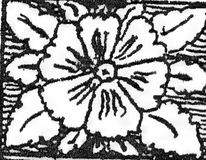
تیری نازو کرشمہ پر سراسر دل تصدق ہے
میری جاں تجھ پہ قرباں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

بفضلِ ناصری غالب تجھے ہے رازِ دل حاصل
نہ کہہ دل میں تو رکھ عرفاں کہاں جاؤں کسے پوچھوں

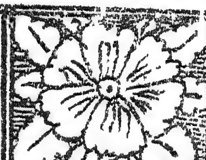
مخمس بر غزل حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمۃ کہ نام تاریخی مقالہ لدنیہ است ۱۳۰۶ھ

ہے حبیبِ خدا معین الدین | مرجع چشتیا معین الدین

مایۂ اولیا معین الدین | مظہرِ کبریا معین الدین

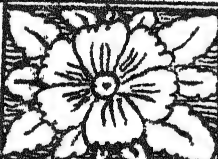


دلبرِ مصطفےٰ معین الدین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

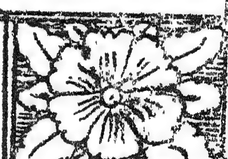


فرض ہے جبہہ سائی ہمکو سدا | دل و جان سے تو دل ہے تمپہ فدا

آپ کی مجہہ سے کیا ثنا ہو ادا | ہمسرِ انبیا حبیبِ خدا
علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام



بچۂ مرتضےٰ معین الدین
رضی



پائے اقدس پہ جب میرا سر تہا | عرش اعلی پہ ہو گیا گہر تہا

تو تو ہند دن مین ظاہر اگر تہا | خطِ ہذہ حبیب رخ پر تہا

نہ کوئی تمسا ہوا معین الدین

گنہ امت کے گر بتا ہے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
ہو مخاطب اگر جتا ہے رسول

عفو کر دیگا رب برا ہے رسول
ہر لقب آپ کا عطا ہے رسول

کرو مجھپہ عطا معین الدین

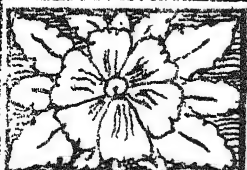
فضل و الطاف اور تمہارا کرم
ہر دل ریش پر ہے میری مرہم

کیا لکھوں تم ہمت خاص لیکے قلم
اسم اعظم تمہارا بس ہر دم

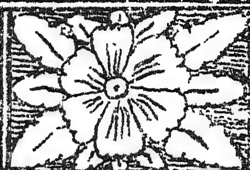
ہے وظیفہ میرا معین الدین

کشور ہند کو ہو تم حاکم
آپ کا فضل مجھپہ ہے لازم

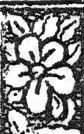
تا نہ ہر جرم میں رہوں نادم
میں مشہور آپ کا خادم



ہون برا یا بھلا معین الدین



ہو لو محشر مین تم نہین مجھکو

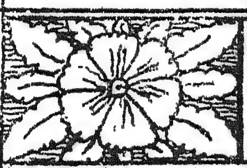


رہو تم ہو جہان وہین مجھکو

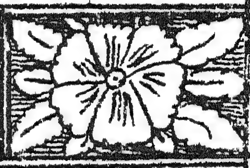
فخر تم سے ملے ہمین مجھکو



اپنے در کے سوا کہین مجھکو



در بدر مت پھرا معین الدین



جو مین چاہتا ہون تجھسے دے مجھکو

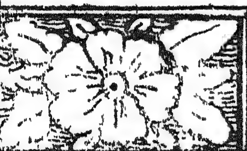


اور غلام ہون مین اپنی لے مجھکو

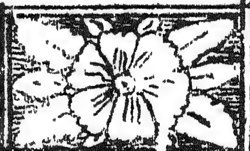
لوگ کہتے ہین آپ کے مجھکو



نفس شیطان کے دام سے مجھکو



جلد کیجے رہا معین الدین



عابدا رہ تو اس بن خاموش

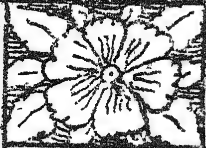


ہو جا اب دیکھیئے لب خاموش

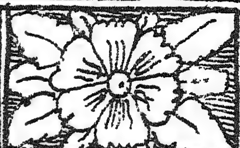
عفو عصیان کی کر ہوس خاموش



حسرت دل مین نہ رکھ تو بس خاموش

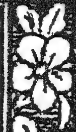


ہر وسیلہ تیرا معین الدین



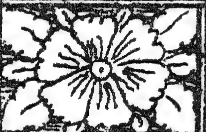
خمسہ بر غزل حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ نام تاریخی آں ہفت اخگر ۱۳۰۶ھ

بنجاویں کہیں باتو یہاں کا وہ ہی نہیں
جز اپنے دل کے کوئی تو ہمراہ ہی نہیں

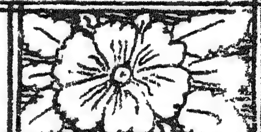




جسکی جگہ پر رہیں شہ ماہ ہی نہیں
ہر چند تیرے سمت سوار راہ ہی نہیں



تسپر بھی آہ یہاں کوئی آگاہ ہی نہیں

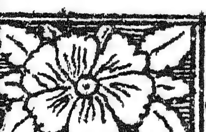


دل اختیار میں ہو کوئی کیا کرے
صراف کون پرکھے جو یہاں کھوٹا کھرا

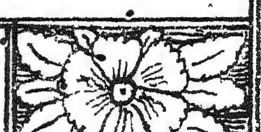




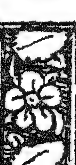
ہر چند رہویں گو ہر ارشاد سے بھرے
وہ مرتبہ ہی اور ہی فہمید کے پرے



ہم جسکو پوچھتے ہیں وہ اللہ ہی نہیں



کاؤس و جم سکندر و افراسیاب



بانئ تھے ہند و چین و عجم کشور عرب

مصروف تھی بعد اوس سیاست روز و شب | ہم بہی فلک سی کرتے تھے کسی چیز کی طلب

ڈہونڈہا پر اپنے دل مین تو کچہہ چاہ ہی نہین

شطرنج دہر مین ہی زد و برد ہر زمان | ہوتی ہی شکل مات بہی یکسیت سی عیان

ایدل مین تیری رو برو اب کیا کرون بیان | انسانکی فرات ہی خدائی کی کہین یہان

بازی کہان بساط پہ گر شاہ ہی نہین

بالاز آسمان ہی بصد اوج شانِ خلق | ہی خلق تجہہ مین گرچہ ہی تو درمیانِ خلق

تو بادشاہِ خلق ہی پر شہ جہانِ خلق | سو رنگ سی ہی جلوہ نما گو تو نہانِ خلق

اپنا تیری سوا کوئی دلخواہ ہی نہین

اوسکے سوا کسیکو نہین جا پناہ دل | ہی شہپر ہما کا نہ منظور مجہکو ظل

هر آن اوسکی یاد سی بس هو گئی متصل — گر کهتے هو که هر وهی وهی هی منفصل

تو راه پر هین سب کوئی گمراه هی نهین

جو یاد آیا کسیکا همین خال و خط — انکهون لئے صاف هین هم نیل و فرات

کیون نه هجر هیچ پریشان هو مقفل — اے درد اوسکو آپ مین هو هند آئینه

بیرون در تو اپنی قدمگاه هی نهین

خمسه بر غزل حضرت شاه خاموش صاحب رحمة الله علیه با تمام تاریخی آتشکده تصوف ۱۳۰۶ھ

دل میں انکو بسایا تجهے مین جانتا هون — اپنا گهر آپ سجایا تجهے مین جانتا هون

تجهسا همدم نهین پایا تجهے مین جانتا هون — اپنا همدم جو بنایا تجهے مین جانتا هون

مجهسے منه پهر کیون چهپایا تجهے مین جانتا هون

مین فراموشی سی دیکھا تھا طرف ماہ کے جو	تیرا چہرہ تھا نظر مین کہ سیہ تھا وہ تو
بندگی کرنا نہین لازم ہی تجھے گر دیکھو	تو اگر بھولا تو بھولا میرا صاحب مجھکو

مین نہین تجھکو بھلایا تجھے مین جانتا ہون

فصل ہی آتا ہی اب زمزمہ قمریکا بھی	گلشن دہر مین ہی تو بھی تجھ بیک سر وہی
ایک زمانہ مین ملا اب تو ہی معشوق توئی	سب زمانہ مین پھرا ڈھونڈھتا محبوب کوئی

مین تجھسا نظر آیا تجھے مین جانتا ہون

بند ہو گرا ندہ میرے لگا نرکیھہ جلد تو کھول	اللہ اللہ سے اے یار میرا دل سے لے مول
دہن کا مل مین ہمیشہ ہی خدائی کا قول	مل نہ مل مجھسے میری شیرین زبان سن تو بول

دل مین میری تو سمایا تجھے مین جانتا ہون

ناصر نام تیرا ہی میرا ہر جا حافظ
دین و دنیا میں ہے اب تو ہی بس اپنا حافظ

نیک کو چتے ہیں سب تو ہی بدوں کا حافظ
بد ہوں یا نیک ہوں مولنا میں تیرا تو میرا حافظ

تجھکو پایا خدا پایا تجھے میں جانتا ہوں

کچھ بھی کبھی نہیں اب دیتا ہے تیرے در نے
شعبدہ کرتا ہے بیٹھے ہوئے شیشہ گر نے

نان تو کہتا ہے جو تیری دل مضطر نے
کاٹ کی پتلی کو جسطرح سے بازیگر نے

نا چا میں جیسا نچایا تجھے میں جانتا ہوں

عبداللہ ہوش اگر ہے تو بجز یار مکوش
تا کہ لادے ہے محبت سے تیری یاد جوش

شاہ خاموش ہیں فرما گئے اے دہر گرو گوش
بات کرنی یہی بہتر ہے تمہاری خاموش

تیرا بندہ ہوں خدایا تجھے میں جانتا ہوں

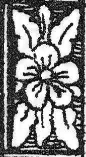
خمسہ بر غزل جناب آغا داؤد صاحب سجّادہ حضرت محمد حسن صاحب
بدری علیہ الرحمہ نام تاریخی لغمۂ یاس ۱۳۰۶ھ

ہوا ہون پروانہ شمع رو کا جلا رہا دل کو تاب مین ہون
بجر دنیا ہوا کے مانند بنکے قیدی حباب مین ہون
سمجھ لے ناصح کہ اب تو غرقاب مین ندامت کے آب مین ہون
نماز کیسی کہان کا روزہ ابھی مین شغل شراب مین ہون
خدا کی یاد ہو گی کس طرح سے بتون کے قہر و عتاب مین ہون

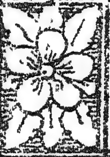
تمام احوال عشق اپنا نہین سناتا ہون مین کسی کو
مثال خورشید داغ فرقت نہین دکھاتا ہون مین کسیکو

بسوی میخانہ مثلِ ساقی نہ ساتھہ لاتا ہون مین کسیکو

شراب کا شغل ہو رہا ہی بغل مین یار اُٹھو نہین کہ گر کر بیٹھو



مین سو رہا ہون یا جاگتا ہون خیال مین ہون کہ خواب مین ہون

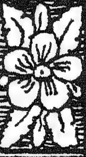


کبھی مسلمان کبھی ہون کافر کبھی ہون فاجر کبھی ہون غافل

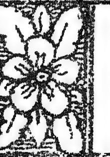
کبھی تو مسجد مین ہون مصلّی کبھی تو ہون بتکدہ مین ساجد

وہی ہی مقصود میرا ہر جا وہی ہی معبود میرا شاہد

کبھی نمازی کبھی شرابی کبھی مین ہون رند گاہ زاہد



خدا کا ڈر ہی بتون کا کھٹکا الٰہی مین کس عذاب مین ہون



نہ واعظون کا نہ زاہدون کا نہین مجھے خوف ہی کسو کا

ہر اسم یا ہو زبان پہ جاری ہمیشہ رکھتا ہون شغل ہو کا

مدام کرتا ہو ذکر ساقی شراب اور شیشہ و سبو کا

نہ چھیڑو اس وقت مجھکو زاہد نہیں یہ موقع ہو گفتگو کا

سوار جاتا ہو وہ شرابی مین حاضر اوسکی رکابمین ہون

بصیر باصر سمجھ کو دیکھا یہ رازِ حق ہو سب آشکارا

یہ وردِ نامِ رسول ہو حق شفیعِ محشر ہو اون کو سمجھا

حبیبِ حق خاتمِ رسالت وہ میرِ یثرب ہو شاہِ بطحا

قیامت آنے کا ڈر ہو کیسا تردد اور فکر کیا ہو آغا

ب کیا کوئی مجھسے لیگا بتا دو مین کس حساب مین ہون

(۹)

رکھہ دل مین تصور مرشد کا لا اپنی زبان پر اللہ ہو

وہ مولا اپنا ہادی ہی دیکھہ اوسکو سراسر اللہ ہو

فرماے جو ظاہر خیر و شر پس دل مین سمجھہ وہ مالک ہی

رکھہ صورتِ مرشد پیش نظر کہہ اللہ ہو پھر اللہ ہو

خالق ہی وہی رازق ہی وہی عاشق ہی وہی معشوق ہی

دل بیچ سمجھکر الا اللہ کہہ منہ سے اوپر اللہ ہو

اس ذکر کا دایم شغل رہے مرشد باجازت جیسا کہے

باقی ترے مین تو بخدا پھر پاوین اظہر اللہ ہو

غا ہی عبادت یہ بہتر ہی عبدیت اپنی چہپا اگر

بار ازِ خفی و رمزِ جلی تو ذکر کیا کر اللہ ہو

کہتے ہین جو سب آدم ہمکو ہیگا لقب تا دم ہمکو

اس جسم مین جب تک دم نہ رہے تب جان کہین عالم کو

جب تک نہ ستون ہووی بمکان قایم وہ مکان ہتا ہی کہان

ہی قدرتِ خالق جسپہ عیان سمجھے وہ ستون محکم ہمکو

ہم صورتِ انسان تھے ظاہر باطن مین نتھے انسان مگر

سب اہلِ بشارت دیکھ بشر وہ سمجھے جب آدم ہمکو

گر عزت ہی تو آپ سے ہی اور ذلت ہی تو آپ سے ہی

جو کچھ ہو سو آپ ہی ہو مفہوم ہوا ہمدم ہمکو

وہ ساجدِ طاق دیر و حرم ہین شیخ و برہمن نہ فروش

ابروے بتان مسجود ہی جب آتا ہی نظر وہ خم ہمکو

ہر غافل و ناصح دم و بکر کیا و کہلاتے ہین ہر دم ڈھ

از خُلقِ حسن مرشد نے کیا بارانِ خدا محرم ہمکو

کیا پہر گو یون سے کام رہا معرفت کا جبدم راز کہلا

نصرت یہ صدا ناصر کے کرم سرپائی ہین عابد ہم ہمکو

ظاہر نمایش ہر جگہ پہر ہم سے کیون شرمندہ ہو

پلٹو نہ ہر دم ای صنم تم بارخِ رخشندہ ہو

عادت کجی کی ہوتی ہی خوبونکی لمبین جانلو

مائل ہو عاشق کی طرف تم گوہرِ تابندہ ہو

کب تم باذن مسیحا کرتے ہو جی کو دکھا

جبدم نگاہ پاک سی مرقدین مردہ زندہ ہو

اے ناصح نادان تیری ہم جانتے ہیں پند کو | پھر کیا کریں اوس یار کو دانندہ ہو شنوندہ ہو

جو عشق کا اسرار ہے آسان نہیں دشوار ہے
سب فضل پر موقوف ہے عابد مگر جوئندہ ہو

قصیدہ موسوم بنام تاریخی خیابان جلد
۱۲۹۸

ترحم کن بحالِ مستمندا را یا رسول الله | شفاعت کن برای من گدا را یا رسول الله

بروزِ حشر بخششِ این امتِ عاصی | ندارد نزدِ حق کس جز تو یارا یا رسول الله

هزاران سیفِ مصری تصدق بر جمالِ تو | خدایت داد آن حسن و جمال آرا یا رسول الله

توئی آن شاهنشهِ عالم بفر و حشمت و جاهی | کمینه بنده‌ات جمشید و دارا یا رسول الله

تصدق با هزاران صدق بر اعجازِ پاکِ تو | گواهی داده بر تو سنگِ خارا یا رسول الله

ز خوے عارض تو در مکنون قطرہ باشد ‏ ز گیسویت شمیمے مشک سارا یا رسول اللہ

زمین و آسمان لوح و قلم جن و ملک انسان ‏ ہمہ بادیدۂ حشمت شکاری یا رسول اللہ

جبین بر روضہ پاک تو میسایند روز و شب ‏ جھش ہند و عرب ترک و بخارا یا رسول اللہ

اگر یک جرعہ نوشد کسے از جام عشق تو ‏ ز لوح دل بشوید ماورای را یا رسول اللہ

غریبم بیکسم زارم غریقم در گنہ بیحد ‏ تلطف کن نہان و آشکارا یا رسول اللہ

بدرگاہ کریمت آمدہ عابد بچشم تر
کنی بر حال او لطف و مدارا یا رسول اللہ

جب دیکھا وہ چشم بت سرشار کا نقشہ ‏ نظروں میں پھرا نرگس بیمار کا نقشہ

کیا مانی و بہزاد لکھے یار کا نقشہ ‏ جانے نہ بجز دل کوئی دلدار کا نقشہ

ہین پا بہ گل دیکھہ کر شمشاد و صنوبر — اے سرو خرامان تیری رفتار کا نقشہ

ہر شب متغیر ہی عاشق کی ہی حالت — ہر روز نیا ہی تیری دل افگار کا نقشہ

الجھا ہی ہا سنبل پیچان سا دل اپنا — جب دیکھا تیری زلف شکندار کا نقشہ

عاشق ہی تیرا ہو گیا دیدار سی محروم — کوچہ مین کھڑا تکتا ہی دیوار کا نقشہ

خلق حسنی پایا ہی ناصر سی جو عبدا

مت بھولنا اوس کاشف اسرار کا نقشہ

ہاتھہ مین ہی تیر کہ شمشیر میری دل واسطے — بس ہی مژگان نگاہ اشارہ تیر میری واسطے

مین ہون عاشق نرگسی نی مجھسی پھیر لے — ہین غزالان ختن نخچیر میری واسطے

کردیا روز ازل حق سے مقرر بہر خلق — اوسپہ ہون راضی ہی ہم تقدیر میری واسطے

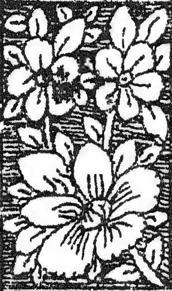
میرے قاصد کو پھرا خالی نہ دیجو جواب | خوب ہو یا زشت ہو تحریر میرے واسطے

صفحۂ سینہ پہ ہے میرے تسلی کے لئے | عشق نے کھینچی تیری تصویر میرے واسطے

مصحفِ رخ پر تیرے زیبا خطِ زلفِ سیاہ | لکھدیا ہے حسن نے تفسیر میرے واسطے



علمِ منطق کے مقولے یاد عالم کو ہین
زاہد اکرتا ہے کیون تقریر میرے واسطے



اگر پوچھو میرا نشان بے نشان ہے | کہ رہنے کا میرے مکان لامکان ہے

کہی آیتِ نحن اقرب جو تو نے | تو پھر تجھمین مجھمین جدائی کہان ہے

تو پردہ مین رہکر کیا مجھکو ظاہر | پتا ذاتِ اقدس کا مجھسے عیان ہے

نہ یہ شش جہت ہے نہ یہ ارض و سما ہے | ہماری خودی کا نرالا جہان ہے

نہیں ہے کچھ بجز تیرے کچھ شئے جہان میں
جو ڈھونڈھتا ہے وہ تجھ میں نہاں ہے

سند فیض عابد کو ہے وصل سے حاصل
فقط ناصحوں پاس جھوٹا گمان ہے

گل ہے وہ کہیں کہیں کلی ہے
ہر حال میں رنگ میں بھلی ہے

بانکی تیری سر پہ جو کلی ہے
جب سے دیکھا ہوں بیکلی ہے

نزدیک ہمارے وہ خفی ہے
کثرت میں جو دیکھو تو جلی ہے

بھاتی نہیں ہمکو سیر گلشن
مسکن اپنا تیری گلی ہے

جب پائیگا نہ کوئی رمز باطن
سمجھے گا وہی کہ جو ولی ہے

بس حلقہ بگوش ہو تو ہے دل
ہلتی جب وقت جھلملی ہے

وعدہ نہ وفا کیا جو تونے — اس وجہ سے دل تو قتلی ہے

ابرو کی تیری ثنا کریں کیا — تلوار ہر ایک جا حمائل ہے

وہ شیر خدا وصی احمد — نام اونکا غضنفر علی ہے

معراج مین ہمرکاب احمد — جبریل جوان اردلی ہے

پوچھے کا جو کوئی نام میرا
کہدونگا کہ عابد علی ہے

آتی ہے پسینے سے تیرے بو مشک و اگر کی — اور شکل تری زبدہ ہے اوس شمس و قمر کی

اشکونمین جو بہتی ہے میری لخت جگر کی — وہ آبرو لیتی ہے یتیمِ لعل و گہر کی

امید جہان بستہ دامانِ کرم ہے — خلقت ہے نمایان سے تیرے عطا بہر کی

مین بندہ ہوں بندیکا خدا اوسکا ہی واقف
سچ بات یہی ہی میرے دل اور جگر کی

سر تسے ہر ایک گل کا ہوا چاک گریبان
جب باغ مین اوسنے پڑی گلگشت گزر کی

دکھلایا رخ اپنا جو نقاب اوسنے اوٹھا کے
نظروں مین میری گھٹ گئی توقیر قمر کی

کیا دیتے ہو پیچ لف معنبر کو تم اپنے
پیچیدہ دھوان دیتی ہے تیتی بھی اگر کی

ازبسکہ سدا منہ وہ چڑھی رہتی ساقی
یہ بنت عنب گھاٹ کی ہے سمجھو نہ گھر کی

آزادوں کو دنیا مین نہین کام کسی سے
کب آرزو ہے سرو گلستان کو ثمر کی

جیتے رہو تم لاکھ برس یا ہم تمہین دیکھین
ہو حق علی شاہ دکن عمر خضر کی آمین



تعلیم و تواعد سے وہ جھنجلا کے ہین کہتے
عابد کبھی عادت یہ نہین اہل ہنر کی



تیر پر تیر لگاؤ تمہین ڈر کسکا ہی — یہ جگر خانہ تمہارا ہی ہی گھر کسکا ہی

ہم رہین فرش زمین ہائی رہی اتنا ہی غرور — تم نہین پوچھتی قدمون پہ یہ سر کسکا ہی

سیکڑون وقت چلے آتے ہو کہین پھیر کے — اب بکے باہر ہی سے کہتے ہین کہ در کسکا ہی

عاشقی اپنی جتاؤن تمہی وہ فرماتا ہی — میرا عاشق نہین خیال بسر کسکا ہی

کرین خود آپ شرارت و برائی ہر وقت
کہتے عابد سے ہین الٹا کہ یہ شر کسکا ہی

ہمنے اوس شاخ پہ جو نظر کی — تو یہ تھی طور کے شجر کی

نظرون مین کوئی نہین سماتا — ہر جب سے لگن لگی اودہر کی

اللہ کو منہ دکھاوین گے کیونکر — تسبیح تو کر رہے ہین ہر کی

تم ہو تو ہی جانِ جان زندہ — واللہ قسم ہی میری سر کی
شاہنشہِ ملکِ حسن تم ہو — سر پر زیبا کلاہ زر کی
کعبہ کے سفر مین پھر رہا ہو — ہر قدر شتر سے جھڑکی خر کی

عابد کے ڈرانے سے ڈرین کیون
جو جان لیے ہین خیر و شر کی

خمسۂ غزل حضرت محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ تام تاریخی داغ جگر سوز ۱۳۰۱ھ

ہر قدم در کوچۂ دلدار بودی کاشکی — بلبلم ہم جا ہی در گلزار بودی کاشکی
الحق از صد روش حقدار بودی کاشکی — اینکہ سر بر تن بود بر دار بودی کاشکی

دین مین خاشاک راہ یار بودی کاشکی

چونکه لطفش یافته دانسته‌ام خوبی حبیب | راه جنت ترک کرده میروم سوی حبیب

شوق دل گویم همه چون بنگرم روی حبیب | تا صبا خاکم نبردے از سر کوی حبیب

خاک من خشتی از آن دیوار بودی کاشکی

در جحیم غم بداری نفس کافر کیش را | هر زمان بینی و میدانی کمی و بیش را

دور از خود گر گذاری عاشق دل ریش را | چون تو گاهی میکنی پرسش مریض خویش را

دایما چون دل تنم بیمار بودی کاشکی

سوی کعبه میروند از بسکه شیخ گویند خلق | روی خود از آب زمزم در حرم شویند خلق

حق تعالی را ندانسته چه میجویند خلق | بسکه بیداد تو افزون میشود گویند خلق

جور ایشان تو همچون یار بودی کاشکی

سر کشد آه و فغانم از زمین تا آسمان — دارم امید وفای از تو ای جان جهان

می کند معشوق گر هر جا ستم بر عاشقان — با وجود از جور بسیار تو گویم هر زمان

اینکه باشد اندکی بسیار بودی کاشکے

می‌نماید ناله در فصل خزان بلبل هزار — در شب هجران چراغ ابدا نباشد زار زار

جان و دل پیوسته مثل برق باشد بیقرار — چون تو دانی کہ ہمچو گل جدا کردی ز خار

مجھے افکار قرانِ خار بودے کاشکے

خمسہ غزل حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز نام تاریخے

خزین شوق ق ١٣٠٦

همسر عشق درین کون و مکان نیست کسے — غیر او بین که درین هر عیان نیست کسے

چشم بکشا که بجز جلوهٔ آن نیست کسے — بخدا غیر خدا در دو جهان نیست کسے

صد دلیل ست و از واقف ازان نیست کسے

دیده را کن طلب امی یابد ز دیده آنخست ‏ چون ترا دیده نباشد بطلب نتوانی جست

دل خود دار تو و الفت محبوب درست ‏ نکتهٔ سرِّ محبت چو نهان از من و تست

لاجرم در صددِ شرح و بیان نیست کسے

دلِ معشوق درین دهر ز الفت خالیست ‏ بلکه لبریز کدورت ز محبت خالیست

سینهٔ بو الهوس از راز حقیقت خالیست ‏ مسند عزت و خلوتگهِ وحدت خالیست

از ازل تا به ابد در خورِ آن نیست کسے

نغمهٔ سرِّ انا الحق چو ز دل می جوشید ‏ صفوتِ ظاهرِ او معنیِ باطن گردید

صفوت خویش چو در آئینهٔ دل میدید ‏ لاجرم عاشق و معشوق خود ساخت پدید

تا که بر وی بجز از وی نگران نیست کسے

ای دل ار شدی از مدد عشق قوی
همره باد صبا در چمنی گر بروی

نغمه زن گشته چو بلبل بهوا محو شوی
اینهمه زمزمه کز سینهٔ خود می‌شنوی

تو چه گوئی که درین خانه نهان نیست کسے

راز مخفی چو بگردید عیان روز ازل
عشق شد در دل عشاق نهان روز ازل

تا ابد ماند بشد هرچه نشان روز ازل
زنده دل را چه غم از رفتن جان روز ازل

زانکه دل زنده بدین روح روان نیست کسے

قصه کوهکن و قیس اگر مے دانم
یا بجو جلوهٔ معشوق حقیقی خواهم

بی جنون گم شده عشق بمنزل نرسید
دعوی عشق درین معرکه هرگز نکند

اگر از جان و دل خویش نہان نیست کسے

یار را جبر بہ بالا عامع یاران گیشد | از پئی تا تحفہ تربت خویشان گیشد

چون مجنون کہ جنون سوی بیابان نکشد | بار عشق تو معشیں بدل جان نکشد

کہ ہوادارِ تو تنہا بزبان نیست کسے

خمسہ بر غزلِ ضامن علی صاحب ناظم تاریخی آن لذتِ معنوی ۱۳۰۶

الست ربکم کو ہم سنداتیری صدا سمجھے | جواب اوسکا نہیں دیگر بجز قالوا بلا سمجھے

کسی خورشید رو کی گر ضیا دیکھی تو کیا سمجھے | رخ روشن کو ہم اوسکے تجلی خدا سمجھے

بجا سمجھے حقیقت میں جو راز انبیا سمجھے

محمد کو خدا بیشک بقولِ رہنما سمجھے | جو نعت احمد مرسل کو حمد کبریا سمجھے

تو ہم ہیں سراپا آئینہ تم ہمکو پتہ سمجھے
تمہارا رخ آئینہ رخ کو وہ ہم عکس نما سمجھے

آل نور احمد کو رخ نور خدا سمجھے
صل و سلم یا رسول سلام علیک یا نبی سلام علیک

ہمیشہ عشق کی آتش میں اپنے دلکو تپا کر
زبان سے نام اپنے بت کا ہر آن جپا کر

تماشا دیکھہ اس دنیا کا ظاہر کیونکہ چھپا کر
سمجھہ تو اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا کر

کوئی اوس بت کو کچھہ سمجھے ہم اوس کو خدا سمجھے

وصالِ مہوشان سے یہ دل پیدا ہو گر پسند
بقول ما صبح دان فصیاح سنتے ہیں اور پسند

سمجھہ فقط سدا عشق حقیقی کو رہبر پابند
خدا ہے سب جدا کب ہم حباب و بحر کی مانند

یہ ہر ایک موج حزن یا بحر اور وہ آشنا سمجھے

حجاب عشق کو صبح و صفا دل میں کیا گہر
صفا دے سکر کیا آئینہ دلکو جون سکندر

وہی ارشاد اپنی پیشوا کا گوہر تر ہے — حصول معرفت ذاتِ خدا کی عاشقو خبر ہے

فنا کو جو بقا سمجھے بقا کو جو فنا سمجھے

چھپانا اونسے کیا صورت کہ مجرم ہیں صورتگر کے — دیوانی شکل مجنون ہر گھڑی ہم ہیں صورتگر کے

ہو کر نیوالی اب معلوم سب عالم ہیں صورتگر کے — بہر صورت وہی ظاہر مقید ہم ہیں صورتگر کے

خطا اپنی سمجھ کی ہی جو ہم سمجھی خطا سمجھے

دلِ پُر درد کی غم عیاں تابش ہو جانا بلا نے — بجز خورسند دل کب یاں بخشش ہو جانا بالنے

ستم ظلم و جفا کا سہنا یک کا تن ہو جانا لنے — رضامندی سے جاں دینا کچھہ خوشی ہو جانا لنے

شہادت کا مزا ضامن شہید کربلا سمجھے

خمسہ برغزل حضرت مولوی نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نامہ تاریخی عمر ۱۳۰۲

تیرے عشق نے یون پھرایا مجھے — نظر آیا تیرا نہ سایا مجھے

بتایا عجب ایک سمایا مجھے — منہ اپنا جو تونے دکھایا مجھے

وہین پھر جو ڈھونڈھا نپایا مجھے

تیرا چہرہ مانندِ شمس و قمر — سمایا ہے نظرون مین شام و سحر

جو مین دیکھتا ہون ادھر اور ادھر — بسا میری آنکھون مین تو اسقدر

کہ تجھہ بن نظر کچھہ نہ آیا مجھے

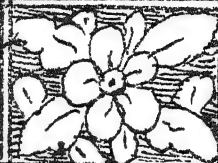
ہے بالا ترا افلاک سے شانِ عشق — ہمیشہ ہے عاشق ثنا خوانِ عشق

نظر آئی سیر گلستانِ عشق — کہان تک کہون لطف احسانِ عشق

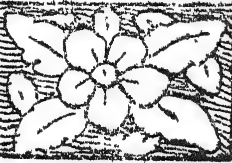
کہ جون جون گھٹا مین بڑھایا مجھے

بڑھی عشق کی ہاتھوں اسطرح سوج
ہوئی محو یک آن مین اپنی بوج

فلک کی ہوئی پست بارا بروج
یہانتک دیا مجھکو حسن عروج

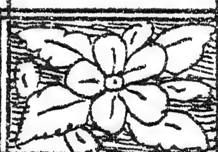


کہ بندے سے مولا بنایا مجھے

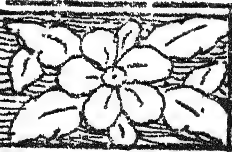


کہان تیری اُلفت مین دل کو قرار
یہ وصل ہی چشم دل زار زار

کبھی مجھہ فدائی سے ہو جا دو چار
مین قربان ہون تیری نظروں کی یار

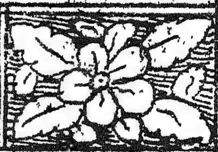


ملاتی ہی آنکھین گمایا مجھے

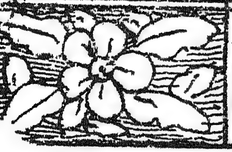


رہے یاد گر بیخودی کا مقام
ہی وہ سربسر بیخودی کا مقام

کیا یاد گر بیخودی کا مقام
کہان مین کدہر بیخودی کا مقام



وہان سے یہان توہی لایا مجھے



مددگار غنا (بلا) کا ہے روز و شب ۔ پنجتن میں جو اصل میں ہے عرب

کرین التجا ہر گھڑی با ادب ۔ نیاز اب یہی ہے دعا و طلب

رکھ اپنا ہی بندہ خدایا مجھے

مخمس بر غزل حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ نامم تاریخی خورشید صوفی ۱۳۰۶

فدوی ہیں دل و جان ہیں سردار تمہارے ۔ جام مے الفت سے ہیں سرشار تمہارے

عاشق بھی ہوئے ہیں تو ہیں دلدار تمہارے ۔ ہم گرچہ نہیں لائق دربار تمہارے

مشہور تو ہیں بندہ سرکار تمہارے

تیری ہی قلمرو ہے دیکھوں جدھر کو ۔ بن تیرے نہیں جائے تہمت کوئی بشر کو

دکھلاتے ہو تم ایسے کہ ہر چیز نظر کو ۔ اچھے رہیں دیکھ برے جائیں کدھر کو

گل ہین تو تمہارے ہین گو خار تمہارے

فرہاد ہوا عشق کی شیرینی چشیدہ — اور شمع پہ قربان ہے پروانہ پریدہ

کیون تم پہ دل و جان سے عاشق نہو بندہ — زندہ کو تو مردہ کرین اور مردہ کو زندہ

ہین دونون صفت انکھونسے اظہار تمہارے

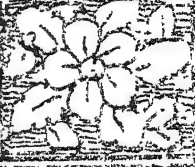
ہر وقت میری آنکھونمین ہے آپکی تصویر — مقدور ہو کیا میری جو تمسے کرون تقریر

کشتہ ہون ازل ہی سے مقرر میری تقدیر — مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتھ مین شمشیر

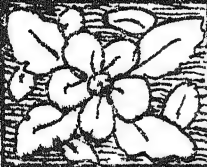
بس کرتی ہین دو ابروی خمدار تمہارے

مسجد مین رہین یا کہ رہین آپ کلیسا — ہم جان لئے آپکا ہین مثل مسیحا

یا پیچ مین ڈالی ہے تیری زلف چلیپا — یوسف کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا



یوسف سے ہزاروں ہیں خریدار تمہارے



تم بت ہو تمہارے ہی کبھی زاہد و ہمی

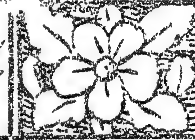


بے معنی ہیں الفاظ تیرے عقلی و فہمی

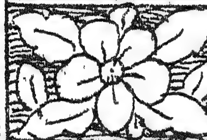
مجروح ہیں یاں جتنے کہ ہیں قابل رحمی



ہم ایک نہیں تیر نگہ کے تیرے زخمی



بہتیرے ہیں ان چشموں کے بیمار تمہارے

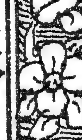


ملا کی عبادت پہ تمہارے ہی نہیں غرور

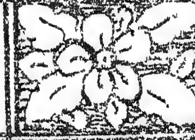


کیوں کرتی ہوا ہے ناصحو ہر دم ستم و جور

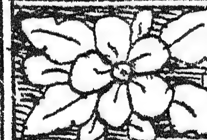
ہر جلسے سے ہو وینگے شریک آپکے ہم دو



خاموش نہیں قابل محفل ہے کسی طور

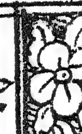


رہتے ہیں دوا سے بس پس دیوار تمہارے



خمسہ بر غزل حافظ صاحب نام تاریخی مذاق محبت ۱۳۰۵

بیت کا طواف کر کے جو حاجی کہانے لگے



جو ہیں مکیں کعبہ وہ نہیں یہاں ہی پائینگے

ناصح نہ بیچو پند کہیں منہ کی کہائیں گے | ایسے صنم کو چہوڑ کے کیا کعبہ جائیں گے

وہان بہی وہی صنم ہی تو کیا منہ دکہائینگے

شیرینی ہم تمہاری سخن کی جو پائیں گے | یک جوی شیر آنکہوں سے اپنی بہائیں گے

بہر ضرب تیشہ صورت فرہاد کہائیں گے | جوش جنون میں اپنی کبہی ہم جو آئینگے

مجنون نہیں کہ ہم تمہیں لیلی بنائیں گے

رتبہ طرف حجاز کی آنے سے کچہہ نہیں | روی حرم حطیم کی پانے سے کچہہ نہیں

عرفات کا پہاڑ دکہانے سے کچہہ نہیں | عاشق کو سوی کعبہ کی جانی سی کچہہ نہیں

ہم اپنی کوی یار کو کعبہ بنائیں گے

آئیے تمہاری اپنی طرف جو سنیں گی ہم | آنکہوں کو اپنی فرش زمین کا کرینگے ہم

فرقت کی شب بتا کہ بتا بے گزر گئی ہے — معشوق تم بنیگے تو عاشق بنینگے ہم

تم بہی ہماری طرح سے صدمے اوٹھائینگے

ہین جو کہ پھرنے والے عراق و حجاز کے — شایق مدام رہتے ہین ارباب راز کے

بیشک نہ چمنے والے ہین انداز و ناز کے — ہم کشتہ نیاز ہین اوس بے نیاز کے

ہرگز نہ بارِ منت و احسان اوٹھائینگے

موسیٰ جو بیتاب ہوئے کیا قصور ہے — بانگِ لن ترانی جلا کوہِ طور ہے

جو مرگ زندگی کا جہان مین ظہور ہے — فکرِ کفن ہمارے لئے کیا ضرور ہے

عریان جہان سے آئے ہین عریان ہی جائینگے

[illegible] ہے مجھکو اگر دل لگی لاگ سے — رہتی ہے محویت بخدا سُن کر راگ سے

ڈر کر یونکو رہتا ہے صحرا مین باگ سے — جاتا ہوا کہ سوے فلک کیا بیٹھو فرزند علی آگ سے

پلے پہ ہونگے شافع محشر بجا ہین کہے

اللہم صل وسلم وبارک علیہ

خمسہ بہ غزل مومن نام تاریخی آلِ شوخ مصرع ١٣٠٦

زلفین رخسار پہ جسوقت پریشان ہونگے — دل عشاق بصد حلقہ جنبان ہونگے

جمع اطراف جو دیدار کی خواہان ہونگے — ناوک انداز جدھر دیدۂ جانان ہونگے

نیم بسمل کئی ہونگے کئی بیجان ہونگے

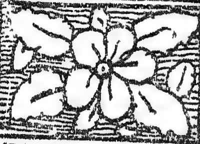
اوسکے رخسار کو کیا مہرِ درخشان ہونا — اسکی تنویر تو ہے اوسکی نظر ہونا

دیکھنے کی نہیں طاقت بجز حیران ہونا — تابِ نظارہ نہیں آئینہ کیا دیکھنے کو

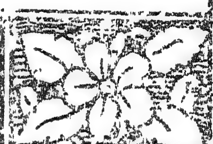
اور بنجائینگے تصویر جو حیران ہونگے

راتدن صحبت میں ہاتھوں ہاتھ پیتا ہے شراب — شاہد عیش کر بس وصل سے شاد و خرم

عشق [illegible] سحر جو توضیح ہی کرتا سلام — ناصحا دل میں تو اتنا ہی سمجھ اپنے کہ ہم

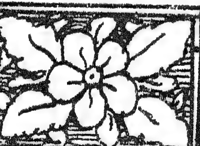


لاکھ نادان ہوئے کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے

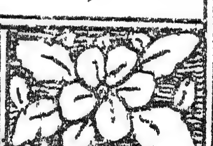


چشمِ مستانہ کی بیمار جو پائینگے کبھی — مثلِ نرگس وہ بیماری ہی کھاوینگے کبھی

تنگ ہو یار جو اس جینے سے آوینگے کبھی — منتِ حضرتِ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہم السلام نہ اوٹھاوینگے کبھی

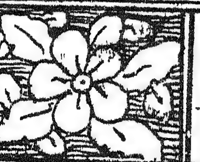


زندگی کے لیے شرمندۂ احسان ہونگے

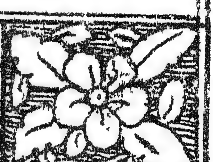


حاجی بیت ہیں یہ تو خدا کے ہیں مکان میں مومن — صرف علیؑ کا سا ہیں اسرارِ نہاں میں مومن

[illegible] عشق ہیں کہلاتے جہان میں مومن — عمر ساری تو کٹی عشقِ بتاں میں مومن



آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہونگے



مستزاد نامِ تاریخی شمشیرِ محبّت
۱۳۰۰

دلِ خود عرشِ معلا ہے صنم رہنے سے — واہ کیا خوب کہا

جا وین کب دیر و حرم دل ہے حرم رہنے سے — ہے وہ مرغوب سدا

گفتگو مین نہ کبھی فاش ہو رازِ باطن — گرچہ ہووین کمر دہن

ہے مزا جان کو فقط جان کے تہم رہنے سے — یہی محبوب دکھا

دمبدم ہمدم ہوا ب غور کرو کیا ہے دم — تمکو ہے حق کی قسم

گل و بلبل بچمن سرو پہ نازان قمری — تہی سبھی کرتی خوشی

عیش ہے عاشق و معشوق بہم رہنے سے — کہتی ہے بادِ صبا

سیر گلشن مین خرامان جو ہوا غنچہ دہن — گلبدن رشکِ چمن

زینتِ راہ ہے ترا نقشِ قدم رہنے سے — دل ہوا میرا فدا

غیر کیون کر نظرِ قہر سے ہے دیکھ رہا — کہو حاصل تجھے کیا

پاویگا مرتبہ یک عشق کا غم رہنے سے — دل کر اوسپہ بجدا

زیرِ ابرو وہ سیہ خالِ تو مانندِ سپہر — صاف آوے ہے نظر

تیغِ بُرّان ہے تیری ابرو مین خم رہنے سے — جسنے دیکھا وہ کہا

ہے رقیبون کو حسد حد سے زیادہ دل مین — دیکھ ہوتی ہین خجل

عاشقِ زار تیری بزم مین جم رہنے سے — جو ہے یہ ثمر ملا

عابدا ناصرِ برحق کا ہوا ارشاد — ہمکو ہو اشد ہے یاد

درِ منصور کو ہے بار سے رہنے سے — دار کا پایۂ عزا

مستزادِ دیگر نامِ تاریخی آن شمشیرِ برکات ۱۳۰۴

تیری چاہت ہی مجھے چہتا ہون مین تجھسے تجھے — تو بھی اب چاہ مجھے

نظر آتا نہین جز تیرے کوئی چاہون کسے — جو کہ آ جی مین بسے

ہے تماشا یہ نیا ہوکے نہین بندے کا — یہان آکر جو مٹا

لا مین ہو کر جو فنا فی اللہ مین باقی ہے — جلد خود آکے ملے

ہم سے کہنے لگے وہ چھپتے ہو کیا ہمسے صلہ — مین تو ہون تجھسے ملا

جو کہ تو مانگتا ہر وقت وہی تجھکو ملے — تیرا دشمن ہی جلے

مئے وحدت پلا اے ساقیِ مہوش سے جو ہم — بیٹھے عنقا سا مین گم

ہمکو خواہش ہی نہین جنتِ عنبر گر نہ ملے — مُغ کی منت نہ کرے

عابدا شعر تیرے بہرِ سمع ہمکو تو دے — کہتے شوقی ہیں تجھے

ایک سے ایک ہم بڑھکر سبھی سانچے میں ڈھلے — جو پسند آویں تیرے

رباعیات و قطعات

رباعی

ہر رنگ میں شکل آب ہو جا تو فنا — غیروں سے رکھہ اتحادِ دل کیجے ثنا

ہر دم ہو ہو اللہ بہ فیضِ ناصر — منصور ساز نہار نہ کہہ لفظِ انا

قطعہ

دلپہ جو بیٹھا ہے اسے غافل اٹھا — یکطرف ہو ہر طرف سے دل اٹھا

صحبتِ فقرا میں عابد رائدان — بیٹھتا گر ہے تو کچھ حاصل اٹھا

قطعہ

دکھلائی دیوے غیر تو پہچان آشنا — مانندِ آب صاف ہے ہر رنگ ہو فنا

ظاہر پرست ہوتی ہیں ہر گز نہ کہہ دلا — منصور و بایزید سا سبحانی و انا

قطعہ

تجھسے جو نہ دم بجسم رہیگا — تو ہستی و فی عدم رہیگا

مشتاق رہینگے او سکے عابد — جب تک کہ یہ ہم ہیں دم رہیگا

قطعہ

تو عابد ہے کام نرکہہ ناصرِ مطلق — زیبا ہے تیرے واسطے معبودی حق

الا میں نہیں بحث جو کچھ ہے تو لا میں — اس بھید سے واقف نہیں ہر جاہل و احمق

رباعی

گر جلوہ یار دیکھنا ہے منظور — تو جا تہ اکو دلکو ہمہ تن جلوہ کر

وا ہو تیرے یکبار جو چشمِ باطن — ہو جاتا ہے منکشف سبھی نورِ ظہور

قطعہ

ہیں ناخوش کسی سے نہ خوش ہوں کسیسے — کہ ہے ناخوشی اور خوشی اپنی جی سے

کیا بیخبر مجھکو اپنی خبر نے — عجب بیخودی آگئی آگہی سے

قطعہ

کیا ہیں اب اور کیا سے کیا ہو جائینگے — گر جو تیری آنکھہ وا ہو جائینگے

غور سے آئینہ دل دیکھ لے	کوئی صورت رونما ہو جائینگے

قطعہ

غنچہ کر منہ شگوفہ کے مانند	گل سا ہرگز نہین ہنسا کرنا
اپنی کہنا نہ ایک سے کچھ بات	غیر کے سیکڑون سنا کرنا

قطعہ

ہو ایک اگر بتاؤن عبلا	برداشتہ دل ہو نہین سبھی سے
ہم بیخبرون کی مت خبر پوچھ	آگاہ نہین ہین آگہی سے

قطعہ

خندۂ گل کی طرح ہی عیش یہان باد پر کا	دم غنیمت ہی سمجھ جو دم کہ دم باقی رہی
یاد تو جاتا رہا داغ جدائی دل پہ ہی	جون قدم اوٹھ جاے پر نقش قدم باقی رہی

تمت



تقریظ ریختۂ خامۂ تفضل شمامۂ الانام مولوی محمد میر احمد الصفا خان جناب حبیب اللہ صاحب فرنگی

الحمد للہ یہ دیوان ہی کہ کوئی چمنستان ہی۔ نہ وہ چمنستان جسمین آج بہار ہی تو کل خزان۔ جسمین آج گل کہلکر
ہو رہی ہین تو کل کہلائی ہوئی۔ آج سبزہ لہلا رہا ہی تو کل مرجہا رہا ہو۔ گل ہی تو صرف نگاہ کی فرحت
بخش۔ سبزہ ہی تو محض آنکہہ کی طراوت دہ۔ بلکہ یہ وہ چمنستان ہی جس مین خزان کا گذر
نہین۔ اس مین جسکو زوال ہو وہ بہار نہین۔ اسکا ہر پہول بجای خود ایک چمن ہی اور چمن
بہی ایسا کہ افسردگی سے امین ہی۔ بو وہ بو کہ جان پرور و روان آسا۔ جس سے مشام گہی معطر
ہو۔ رنگ وہ رنگ کہ نظر فروز دل ربا جس سے چشم خرد منور ہو۔ کیون نہ اس چمنستان کے پہول
ہی کچہہ نرالے اور سبزے ہی جدے ہین۔ یعنی اشعار آبدار و ابیات پروین نثار جو خوبی مین آپ ہی
اپنے نظیر ہین اور بدرجۂ غایت دلفریب و دلپذیر ہین۔ ہر شعر انتخاب۔ ہر بیت لاجواب
ہر لفظ گوہر خوش آب۔ ہر نقطہ درخشندگی مین آفتاب۔ جو آب و تاب اس مین ہی وہ گوہر مین
نہین۔ جو رنگینی اس مین ہی وہ گل تر مین نہین۔ مضامین بلند۔ خیالات آسمان پیوند
الفاظ ارجمند۔ بندش دلپسند۔ مطالب عاشقانہ کا نرالا ڈہنگ۔ مقاصد صوفیانہ کا نیا رنگ
غرض ہر ایک بات مرغوب۔ ہر ایک نکتہ خوش اسلوب۔ کیون نہو یہ چمنستان جسمین ایسے
گل و بوٹے ہین اوسکا نشو و نما ایک ایسے مبارک اور فرخندہ عہد کی ابر کرم اور سحاب فیض سے
ہوا ہی کہ جب سے زمانہ وجود مین آیا ہی اوسنے ایسا متبرک عہد نہین پایا ہی۔ اور وہ عہد گویا
ایک درخشندہ آفتاب ہی کہ اپنی اون شعاعون سے جو امن و امان و میمنت سے ہی ہوئی ہین
سارے عالم کو نورانی کر دیا ہی۔ اور ایک بارندہ سحاب ہی کہ اپنے اون قطرون سے جو فیض و فضل
و برکت سے لبالب ہین گلستان جہان کو سرسبز و شاداب بنا دیا ہی یعنی عہد میمنت مہد
بندگان قدر قدرت قوی شوکت آصف سلیمان منزلت نظام الملک

سید محبوب علیخان بہادر

قبلۂ مرتبت آسمان آستان فرشتہ پاسبان سحاب نوال ہلال کمال ظل اللہ جمشید پیشید فریدون فر سکندر در دارا دربان ہوشنگ ہوش عالی جناب مستطاب حضور لامع النور فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک حضرت ادام اللہ ظلہ علی روس العالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ـ اور اوس حیثیت سے آرایشگر و آبیار ایک ایسے امیر با توقیر کی فکر صائب وطبع رسا ہی جسکی مدح وثنا اندازۂ بیان سے سوا ہی اعنی نواب معلی القاب مہر سپہر برتری آسمان جہان سروری جمیل الشیم حمید الخصال کریم الطبع صاحب النوال آب ورنگ گلشن سرو بوستان جاہ وجلال خدا شناس خدادان سرچشمۂ علم وعرفان طریقت وحقیقت کے فروزندہ شمع جامع مدارج جمیع الجمع نواب مستطاب عابد علیخان بہادر طال بقاوہ وزاد علاوہ خلف نواب دولت نوراللہ مضجعہ

تواریخ طبع از حضرت غلام حسین صاحب قبلہ المتخلص شہوار استاد مصنف دام ظلہم

طبع یہ دیوان جب عابد علیخان کا	جسکا ہر شعر ہر روکش ہی گل اور گہر
سال تاریخ اوسکی یوں شہوار نے کہا	زیب بستان ہی یہ دیوان ابن مہر

ولہ

چو دیوان عابد علیخان تمام	بشد طبع در مطبع با صفا
سر دفتر شہوار تاریخ طبع	بفرمود بستان با صد بہا

ولہ

ہاتف غیب بگفت عابد اسم شیہ بسی	گشت ہی بخط خوش طبع [illegible]

گردد چو شاهد افکار زپی سال طبع آن — گردید ادا مصرع ذوقش عجب گلشن معنی

چکیده کلک گهر سلک طبع وقاد جناب راجه گلشن پرشاد وبها متخلص به شاد نبیره جناب مهاراجه بهادر کشن پرشاد صاحب

از مضامین بلندی که درین دیوانست — ز عجب سر بفلک گر بکشد پایهٔ نظم

پایه و مایهٔ نظم سخن این ست اگر — شاد فرمود سن طبع که سرمایهٔ نظم

باد مطبوع جهان این نظم اعجاز آفرین — تا کلیم فکر را جاییست بر طور سخن

از مصنف شد چو اظهار زپی تاریخ آن — شاد سال طبع آن فرمود منشور سخن

از نتایج طبع مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب ابوطاهر

من بدانم مذاق عابد را — سخن صوفیانه دلکش

سال طبعش جلی و مخفی دان — سن هجری هزار سیصد و شش

وله

کلک عابد علی نواب معلی القاب — ریخت این گوهر نایاب مذاق عابد

زد رقم خامه‌ام سن طبع و تالیف — بی بها دلکش احباب مذاق عابد

وله

زهی نواب ما عابد علی خان ابن صوبه‌جنگ — که باشد طبع وقادش پرازنیرنگ بوقلمون

بفیض ناصر مطلق رقم فرمود دیوانی — زلطف بانت شعرش ز ناسرا سرِ مضمون

برای طبع سال آن چه خوش گفتا خرد طاهر — زهی جوش از طبع عابد شده روان امواج گوناگون

طبعزاد علامه محی الدین صاحب متخلص شهباز المخاطب شهوار صاحب

شد دیوان میر عابد علیخان شایع شد — ست تحسین غزلها جمله عجیب و خلیل

گردد چون شهسوار به فکر در تاریخ طبع — ...ش گفتا — بلبل آمد بهار جنت بدل

سخنش جهان میر عابد علیخان — **وله** ... با شد از شراب معرفت مست

چنان تاریخ طبعش گفت شہپر
کہ این گلزار عرفان مرحلے عدیل ست

مطبوع چو شد مذاق عابد
از اوج تجلی مہر شد پست

ولہ

شہیار بگفت سال طبعش
نورانی حدیقۂ عرفان است

ولہ

دیوان لطیف میر عابد علی خان کا خاص
دیکھو کہ وہ مطبع میں ہر کیا خوب چھپا
شہیار نے سال طبع لے خانۂ شوق
لکھا کہ — حدیقۂ سخن عیش افزا

از نتائج طبع وقاجناب محمد مظفر علی صاحب خوشنویس

ز عابد علی خان روشن ضمیر
چو تصنیف شد نسخۂ دلپذیر

پے سال تاریخ طبعش عجب
ندا شد کہ — دیوان بسیار نظیر

ولہ

عابد علی خان کرد چو دیوان طیار
از فضل خدای پاک و عون ناصر

ہاتف پے سال طبع نیکش گفتا
نایاب زبس مذاق عابد

ولہ

دیوان ہمہ طبع شد چو از فضل خدا
مملو بر موز است ادق سرتاپا

ہاتف فرمود سال طبعش از غیب
سر حق با مذاق عابد پیدا

ولہ

ہوا دیوان میر عابد علیخان بہادر کا
پر از اسرار حقانی بر مز معرفت مملو

برا ہے سال تاریخ اوسکے جب دم فکر کی میں نے
کہا ہاتف — مذاق عابد کا ہے یہ سترا مسعود

طبعزاد منشی محمد عسکری علی صاحب ملازم سرکار عالی میر حافظ علی صاحب بخشی

فرمود جناب ما چو دیوان تصنیف
بس دلکش و دلنشین مذاق عابد

ہاتف پے سال طبع نیکش گفتا
نادر واللہ این مذاق عابد

ولہ

کردہ تصنیف جب میر عابد علی خان دیوان
بے بہا دلکش احباب مذاق عابد

ہاتف غیب بگفتا سن طبع و تالیف — کہ بیانا درو نایاب مذاق عابد ۱۳۰۶

نتیجۂ فکر رسا عبد القادر صاحب روشن تخلص تحویلدار فراش خانہ حضور پر نور

دیوان حضرت ما عابد علی ہمین ست — بنگر کلام عرفان مملوست از نوابد
روشن بسال طبعش چون فکر کرد ہاتف — گفتا۔ زرمز باطن بین مذاق عابد ۱۳۰۶

طبع زاد جناب سید شاہ مخدوم محمد محمد الحسینی سجادہ درگاہ حضرت سید شاہ ولی صاحب قبلہ

کلک فکر عابد والا نژاد — وا نمودہ مختفی اشکال را
یافتم تاریخ چون کردم شمار — یک ہزار و سہ صد و شش سال را ۱۳۰۶

طبع زاد راے کشن داس صاحب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی عمودی شمبھو پرشاد جیو

چو شد مرتب بزیب و زینت بحسن و خوبی ز طرز دلکش
نگہ بفصیح و شیرین بلاغت اقرا مذاق عابد
براے تاریخ سال ہجری چہ — الف —
ندا رسیدہ — بدیع و فایق — مذاق عابد

طبع زاد محمد عبد الرحمٰن صاحب تخلص مہر نبیرۂ غلام محی الدین صاحب ... صاحب گنتوری

خوب ہی دیوان عابد کا چھپا — [illegible] سے آج
بند شین سب اچھی مضامین ہین بلند — [illegible] آج
مہر نے تاریخ لکھی طبع کی — چھپ گیا ہے [illegible] دیوان عجب آج ۱۳۰۶

طبع زاد جناب محمد امین الدین صاحب متخلص امین عرف نبی صاحب

میر عابد علی صاحب دل — بین کلامش که گنج عرفان ست
گفت امین سال طبع دیوانش — هدیهٔ عاشقان رحمان ست

طبع زاد شمبھو پرشاد داماد رای منو لعل متوفی سررشته دار صرف خاص

بعهد شاه محبوب دکن مطبوع شد یکتا — بموسوم مذاق عابد و مشهور شد هر جا
ز تصنیف جناب پاک میر عابد علی صاحب — رسید بهر تاریخش ندا – شعر و سخن زیبا ١٣٠٦

طبعزاد محمد روشن خان صاحب محاسب علاقهٔ جناب مصنف صاحب

یه دیوان هوا طبع و تالیف جب — ز عابد علی خان ذی مرتبت
سن اوسکا دبیر خرد نے لکھا — عجایب هی یه گلشن معرفت ١٣٠٦

طبعزاد محمد مراد علی صاحب ڈاکٹر علاقه جناب مصنف صاحب

شهرهٔ آفاق میر عابد علی — مرحبا یه اونکی هی فکر رسا
یون کہا ہاتف نے اوسکا سال طبع — دیکھیے مضمون هین هر یک نیا

طبعزاد محمد خیر الدین صاحب منشی علاقه جناب مصنف صاحب

[illegible] مذاق عابد — شسته اشعار همه هین زیبا
[illegible] مع خرد — گفت گلدستهٔ فرحت افزا ١٣٠٦

بندهٔ غلام [illegible] محمد باقر کارپرداز جناب نواب میر عابد علی خان بهادر دام اقباله
منجمله تصنیفات جناب نواب صاحب معز جو کچه که بدست و میسر هوے مجتمع کر کی
بصرف ذاتی اپنے بماه مبارک ربیع الاول شریف سنه ١٣٠٦
مطبع خیر [illegible] حیدرآباد دکن مین چهپوایا

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۳	ظاہر و باطن	باطن و ظاہر	۳۸	۷	کو	کہ
۵	۲	تیرا	اوسکا	۴۰	۶	باطلان	باطنان
۵	۸	کرم	کرم و	الف	۸ و ۹	[illegible]	[illegible]
۶	۷	میرا	تیرا	۴۵	۵	ہلای	[illegible]
۹	۲	حباب	سحاب	۴۶	۵	ہیں	میں
۱۰	۷	دنیا میں	اسجا پہ	۴۸	۴	زاہدہ	زاہد
۱۲	۱	سنا و تو	سنا و ن تو	۶۴	۵	ہیون	کیون
۱۴	۱	ندارم	ندارد	۸۴	۹	[illegible]	[illegible]
۲۸	۷	ہیچون	ہیچو	۱۰۴	۵	[illegible]	[illegible]
۲۹	۴	بنام	مدام	۱۰۶	۷	[illegible]	۲۹۶
۳۴	۵	از چشم	اچشم	۱۱۴	۲	حسن و	[illegible]
				۱۱۹	۱	[illegible]	[illegible]
۳۵	۷	نہان	[illegible]	۱۲۴	۶	[illegible]	



بعون ناصرہٖ ذی الجلال و بفضل احمد مختار

تضمنا مضامین [illegible]



حسب فرمایش [illegible] باہتمام غلام رسول عفی عنہ در سنہ ۱۳۲۰ ہجری نبوی صلعم

در مطبع خیر خواہ دکن واقع حیدرآباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں ہوں یکسر فروغ [illegible] سحرا	[illegible] ہے سحرا
کہ میں موہوب تیرا اور [illegible] میرا	[illegible] میرا

[illegible] میرا

خضر والیاس ہی کا [illegible] کب	اور [illegible] طلب
درد ہے روزی اور [illegible] شب	[illegible] میں [illegible] طلب

توجہ [illegible] میرا

نظر آتا نہیں تجھ سا کوئی یا تاج ولوا	[illegible] اس طور سے دل میں [illegible] یار آوا
غیر کی جا جو نہیں شکر خدا خوب ہوا	[illegible] کہاں ہر [illegible] میرا

دھیان [illegible] میرا

تجھ میں مجھ میں نہیں کچھ فرق کہ ما تا ہے مجھے
میں نہیں ہوں نہیں واللہ نہ پاتا ہے مجھے

آئینہ میں جو ہوں تو اود عکس دکھاتا ہے مجھے
دیکھوں جب اپنی طرف تو تو ہی نظر آتا ہے مجھے

روح تو تو ہی ہے مگر جسم بھی تو ہے قالب میرا

طور پر جیسے نظر آگئی موسیٰ کو جھلک
لیکے انسان سے تا جن و پری حور و ملک

وہی پیدا ہے ہر سمت ہر سو سب میں تری چمک
سمجھ لو گر دیکھ لیا دیکھا خدا کو بے شک

قول ویسا ہے کہ آدم ہوا نائب میرا

میں جو ہوں بیٹھ گیا دھر میں سجدہ کر کے گیر
نظر تیر کا تیر ہے مرا دل نخچیر

نہیں معلوم خدایا ہوئی کس کی تاثیر
دل میں اتنا ہی کھٹکا ہے سہ سے نکالوں یا تیر

ظاہر عیاں ہوا یہی صوفی غائب میرا

ہی وحدت کی مری مغز میں اب تو بو ہے
تو جدھر دیکھ لو ادھر جلوہ اللہ ہو ہے

عابد و ہر میں شہرہ ترا ہر ایک سو ہے
احمد و عابد ہمہ جا حافظ و ناصر تو ہے

مشغول خاموش ۷

ہم باللہ تو ہر دم ہے مخاطب میرا

دوم

دل حرا قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
آئینہ دیکھا یہ کیا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حق کا گھر ڈھونڈھ رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا
شکل انسان میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حق سے ناحق میں جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

گرچہ تیرا ہی تصور تھا مجھے روز و شب
محو از خود رہا غیقا سا مجھے ہوش تھا کب

دل آئینہ نما شد ز رہ حیران بہ طلب
باوجود یکہ ترا فرد ہم نحن اقرب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں نے کثرت میں بھی ... جلوہ دیکھا
توحید خلق میں ... دیکھا

عابد ایک ہی قطرہ ... دریا دیکھا
ہو ... خاموش ... تماشا دیکھا

بزغزل خاموش ... [illegible] ... سوم

حاجیوں کو لگے ہے ... احرام بھلا
اور کلیسا کے تو رہبان کو ہے ... بھلا

باندھے ہے ... کو ... صنم بھلا
کفر کا فر کو بھلا شیخ کو اسلام بھلا

عاشقوں کے ... اپنا دل آرام بھلا

ہم سے ... مغاں ... بھلا
اور کار گشت بادہ گلفام بھلا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کشور عشق ... [illegible] | [illegible]

چاند سورج ... [illegible] | [illegible]

[illegible]

کیا دکھاوں وہ مجھ رشک حسن پری رو سحر | دل ہر ... [illegible] ... پریشان ہو

کیوں اٹھاؤں ... [illegible] ... رو سحر | وہ تو باہر ... [illegible]

مجھ کوں دیکھ تو اکدم نہیں آرام ہے

روبرو دیکھ کیوں تیری ہوں میں یا خاموش | شغل ... [illegible] ... خاموش

غیر ... [illegible] ... نوش | کار دنیا کی ... [illegible] ... خاموش

بہ غزل ... [illegible] | اور کا سو نسبت بیکاری کا ہے کام ہمارا | [illegible]

سپہرِ بخت گر اُس کے ستارہ جو کہ چمکا تھا — وہی نورِ دلِ عاشق وہی نورِ صنم کا تھا

نہ فرقِ اسلام میں اور کفر میں کچھ کیف غم کا تھا — چراغِ دیر میں جو نور قندیلِ حرم کا تھا

اوسی [illegible] کا ہر جگہ جو چمکا تھا

دکھا رخ اپنا دیوانہ بنایا سب نے گلشن اوسکو — ہر جگہ دامِ کاکل میں پھنسایا ڈال کے اوسکو

یہ صدمہ ہجر کا کیسا دکھایا [illegible] اوسکو — [illegible] قتل کر ڈالا عدو نے [illegible] اوسکو

ساقی [illegible] بیان [illegible] دار و مدار کا تھا

فراموشی رہی جو اوسکو اپنے نام سے اب تک — [illegible] اوسکو کس [illegible] ظلام سے اب تک

نہ سمجھا ہو اتنا کچھ بھی خاص و عام سے اب تک — [illegible] دل سوختہ تھا جہاں شام سے اب تک

چراغ صبح کو مانند جہاں [illegible] تھا

بہت [illegible] جو دیکھا اوس شبکو — نظارہ اپنا ہر عالم کو تھا دیکھا رہا شبکو

ستا عشاق [illegible] دیکھا شبکو — [illegible] مہر کو بھی [illegible] شبکو

ستارہ کیا کسی بخت کی قسمت کا چمکا تھا

نہ ہوئی [illegible] چشم گریاں ابھی ہو کے سحر — نہ درد کی آہ ہمراہ نالاں ابھی ہو کے سحر

نہ لگی آگ عشق کی [illegible] پنہاں ابھی ہو کے سحر — دیارِ عشق میں [illegible] جاں ابھی ہو کے سحر

بحر غزل [illegible] — ہوا معلوم [illegible] میں [illegible] کا تھا — پنجم ب

نے افسرِ ملوک نہ ظلِ ہما طلب — باشی چراغ آئینہ آسا ضیا طلب

اے دل اگر شوی بجہان مدعا طلب — بردار دل ز عالم خاکی صفا طلب

جز الفت رسول نکو نجو اطلب

محفوظ دار کو سپر ایمان خویشتن — باشی چو شمس شمع شبستان خویشتن
نعتش بکن بجهد دل و جان خویشتن — در حشر بهر بخشش عصیان خویشتن

هر کس کند شفاعت خیر الوری طلب

شوق زیارت نبوی اینکه بیحد است — دارم ز نعت لعل و گهر دائما بدست
این عرض حال خویش همیشه زبان و است — در بند خاطرم ز غم هجر بخود است

باری بآستان خود هم احمد طلب

هر سنگ با هوای مدینه کند طلا — باید ز دیده سخن زند هیچکس جلا
هر چند دارد از وطن تو مفاصلا — تاریک شد جهان چو بجهان تو دلا

خاک مدینه کن ز تو تا طلب

شق شد قمر چو کرد ایما بسوی او — برگشت مهر نیز بحکم علوی او
گردید سرنگون ز خجالت عدوی او — ظاهر شده است قدرت قادر بروی او

هر کس که کرد معجزه از مصطفی طلب

شیر خدا وصی نبی است جان خلق — توصیف او بنعت صحیح و مسا بزبان خلق
مثلش کسی کجا بجهان مهربان خلق — چون حل مشکلات نشود در میان خلق

ای دل کشود کار ز مشکلکشا طلب

آیند عاصیان همه یک صف بروز حشر — باشند شفیع صاحب شرف بروز حشر

عابد ترا است رشید اشرف بروح شمر ‌‌ | ازان بشاد که کاینات [illegible] بروز حشر

سخن ز صدق پیر [illegible] | عفو خطای خویش کند انبیا [illegible] | [illegible] ششم

با من این گفتگو بیار من است
داغ بر سینہ یادگار من است
عرض من این نگار عذر من است
خاکساری اگر شعار من است

عاشقی سر بہار [illegible] من است

اوسکا دیدار جب نظر چھپا تھا
لن ترانی جواب [illegible] پایا ہو گیا
آہ کرم اپنی ہے مثال عصا
سوختہ [illegible] طور سر تا پا

شرمگین چشم انتظار من است

کیا کہوں دل کا ہے عجب عالم
محو ہے دھر کی [illegible] میں ہر دم
دیکھتے اوس سوا ہیں کسکو ہم
چشم حق بین ہر جا ہے بینم

روشن از سرمہ غبار من است

میں کلیسائیوں کا ہوں دشمن
جان لو دین حق ہے کفر شکن
بجز توحید حق ہے اپنا سخن
وحدہٗ لا شریک لہ گفتن

در دل و بر زبان قرار من است

فیض ناصر سے ہے حصول قوی
پایا عابد نے حکم راز قوی
سجدا داخل ثواب شوی
شاعر از بہر فاتحہ چھوڑ دی

بر سر کوی او قرار من است

آن گوش لب بسخن که چه گفتن نازک است
نازک خیال ما نه همین اینگار نازک است
این شیوه شوخ که رفتار نازک است
کم گو سخن که خاطر دلدار نازک است

غزل مخمس — باریکتر ز موی کشیدن تار نازک است — هفتم

خوشبوتر است از گل همه گلعذار من
وقت طلوع گفت الهی بقرار من
قربان چه بلبل است دل پر بهار من
ای آفتاب بر سر کوی نگار من

آهسته رو که سایهٔ دیوار نازک است

شمشیر ناز بر سر دیوانگان مزن
جام شراب عشق برایگان مزن
تیر نگاه بر هدف دل نشان مزن
بیهوده سنگ بر سر آزادگان مزن

اول ببین که شیشه چه مقدار نازک است

در هجر تو مدام دلم را نه قرار
هر شب به بهر وصل تو ام محو انتظار
چشمم ز شیشه پیاله تو نوازد [illegible]
ما شیشه خاطریم تو سنگین دل نگار

صحبت میان ما و تو بسیار نازک است

این باده غیر ساغر زرین چه میدهی
تو بدو ظلم ز شوق سحر این چه میدهی
از دست خود پیاله نگارین چه میدهی
ساقی تو می بجام بلورین چه میدهی

گل را پیاله کن که لب یار نازک است

آمد بهار تازه به گلزار دوستی
عاشق اگر چه هست طلبگار دوستی
از باغ گشت طره لب خار دوستی
زنار عمر محکم و سنی تار دوستی

افسوس زندگی و عشقی که لبیا ارزانی است

از ننگ بت شانه سر خود نمی کشم	زنهار آه با افغر خود نمی کشم
بیرون خانه پا ز در خود نمی کشم	تیر ترا من از جگر خود نمی کشم

[illegible] لب فارغ نازک است

بشنو بذوق و شوق غزل [illegible]	بشنو بیا [illegible] الحسن فصیح
از کعبه سوی دیر برو در شکن فتح	اسلام چون قوی است بران [illegible]

بر غزل خود — کافر مشو که رشته زنار نازک است — رشته [illegible]

بغداد میں ہے روضہ جنت نما غوث	رہتے ہیں جن و انس و ملائک فدائے غوث
ہیں اولیا تمام بزیر لوائے غوث	پایا نہیں کسی نے یہ رتبہ سوائے غوث

گردن پہ ہر ولی خدا کی ہے پائے غوث

چرچا نہیں ہے کونسی جا اسم پاک کا	حضرت کا نام ورد ہے [illegible] ہر ورد
ساری جہان ہی جانتی معشوق کبریا	محبوب خاص اپنا خدا نے ہیں کیا

کیا ہو سکی زبان بشر سے ثنائے غوث

نور رسول سے کیا حق نے عیاں او نہیں	تھا اور سکا نور جس میں کہ نہاں او نہیں
نور خدا کو نور میں بخشا مکاں او نہیں	پیران پیر کہتی ہے ساری جہان او نہیں

یہ اسم بامسمی ہے ٹھہرا برائے غوث

کافر ہیں نشانہ دین پہ جو کرتے تھے خروج	وہ پاک ذات خاص منزہ تھی سچ بوجھ

جب ملی کو وہ قطعہ فلک کی بروج　　　تھا وہ نور رسول خدا کو عروج

معراج میں تھی عرش کو نور کی جا وخوشی

وصف ونکا ہی دل کو سنا کا لسی تھی　　　لفظ ادا ہی نہ تجھ کا کو وہ جیلان سی ہی

لکھی وہ نگا کو ان بیچ تو زبان سی رہی　　　حاکم نکا نورِ ونہ ہو دل وجان سی ہی

بغزل تاریخ　　　آنکہ بیشی دیکھو بار کہ پر ضیا وخوشی　　　نہ ہم ج

فلک پر ہیں ستوار سے چاند سورج　　　ہائیں بس کہ تو نظارے چاند سورج

جو ہاتھو نکو لبپار سے چاند سورج　　　تیرے نگا نہیں وارے چاند سورج

کہاں ایسے ہیں پیارے چاند سورج

کرا پنی نور سے باہر کہ حق نے　　　رکھا تھا عرش کا او پر کہ حق نے

وہ نور پاک تھا ظاہر کہ حق نے　　　نہیں تھے احمد وحیدر کہ حق نے

فلک پر ہوا دتارے چاند سورج

سخن ہیں شہرت سے یہہ روشن　　　صفائی او مضمون سے یہہ روشن

ہیں اپنی نور کی صورت سی یہہ روشن　　　ہوا ہے عشق ور حب سے یہہ روشن

سمجھتے ہیں اشارے چاند سورج

وہ رکھتی ہو عداوت جو کہ تم سے　　　ہدایت پا ہو وہ دیکھو کہ تم سے

ہوی قربان ہیں سب لوگ کہ تم سے　　　تم ایسی نورِ خالق ہو کہ تم سے

ہوی ہیں روشن ستارے چاند سورج

نہ پہونچا مہر سے رخ تک رسائی تو
ہوا ہی شرم خیز گردون شفق سے

قمر شب سے پایا ندر شق سے
قلم ایسی ہو ہمیشہ حاکم حق سے

رہی تابان ستارہ سی جاند سورج

محمد خاتم پیغمبران ہی
شفیع حشر ہی بیک دو جہان ہی

حبیب حق ہی میر انس و جان ہی
نبوت کا جو احمد آسمان ہی

ہوی ... جاند سورج

بشر کا وہان پہنچا کب ہی ادراک
بغور اب دیکھہ تو عکس رخ پاک

تصور اون پہ ہوتی ہین سب افلاک
ہوی ہین آئینہ مین وہ عرقناک

ہوی ہین جیسی تاری جاند سورج

جہان مین عاشقی میری ہی مشہور
سدا رہتا ہون جو منزل دور

کبھی تو قیس سے ہر جائے مذکور
تصور مین جو ہو وہ رو سے پرنور

ہین میری داغ سارے جاند سورج

نبی کی نعت یک دولت ہی ناسخ
بتاؤ کیا تری حالت ہی ناسخ

لکھی عابد بصد رغبت سے ناسخ
یہہ مجھسی ہجر مین وحشت ہی ناسخ

بر غزل شہوار ...
کہ ہین گویا چکاری جاند سورج
نعم ح

لکھون جب لیکی قلم ہاتھہ مین کلام فصیح
ہر ایک مصرعہ تو موتیونکی ہو تسبیح

پس از سپاس خدا ہو رسول کی تمدیح
صفائی اپنی سخن کی دکھاؤن کیا مین صریح

کہ حسین بت شکلے و دہن رخ صریح صبیح

رسول حق ہیو دنیا میں جسکے تئیں پیدا | ہوا زمانہ ستون بہشت سو جدا
بتان ہو سر کرے اپنے اپنو سر ونا | نہیں تھا کام جو آتشکدہ شکستہ تہا

جو اپنا نفس ہے سو ہو کا ہمن سے قبیح

یہ وہ نبی ہے حبیب خدا عز و جل | تہا اونکا نور رکہا عرش پر خدا اول
کیا زمانہ میں آخر کو خاتم مرسل | بنشان و رتبہ سبھی انبیا میں ہے افضل

جہاں میں ہو گیا منسوخ جنسے دین قبیح

محمد نبی انبیا ہیں صاحب صدر | خدا کو پاس ہے جسکی بہو بہو عالی قدر
ابو جہل کیا ہے جیدلا کہہ مکر و غدر | ہوئی ہے فتح محمد کے جنگ خندق بدر

صنم پرستونکو بار ہے ہوئی شکست قبیح

یہ عرض ہے سو ہے عابدکی ہے خجستہ خصال | بلند شاہ دکن کا سدا رہے اقبال
کیا کر ہے شہ انند ان ہی اوسکا استقبال | احبا اوسکو ہوں شہ ہو سب نہال نہال

[illegible] | محمد و آلک سے حشر تک صد ربیح | یازدہم رخ

وہ بانکی وضع ہے صاحبان گلبدنکی شاخ | ہے سر جہکاتی رو برو جسکے چمن کی شاخ
کیونکر نہو خمیدہ سرکشت ہو بدن کی شاخ | ہے نازکی سو قامت جانان سمن کی شاخ

میں سوز عشق سے ہوں جنا لمحن کی شاخ

ناقابلونکو چاہیے ہو قابلوں سے ربط | بے فائدہ نہیں ہے جو ہے کاملوں سے ربط

[illegible]	[illegible]

[illegible] کی شاخ

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] کی شاخ

[illegible] شمشاد [illegible] ہیں	مانند گردباد [illegible] ہیں
[illegible] ہیں	ہم [illegible] ہیں

[illegible] کی شاخ

گلزار حسن [illegible]	[illegible] سے عیاں
[illegible]	[illegible] انگلیاں

[illegible] کی شاخ

عارض کی [illegible] لالہ [illegible]	[illegible] آرزو بہار
ایسی کبھی چمن میں نہ دیکھی کبھو بہار	دکھلائی اپنی فندق پا کی جو تو بہار

[illegible] چمن میں [illegible] نارنگی کی شاخ

شاید [illegible] سخن کی تو ہر چار سمت نخل	ہوتی ہے [illegible] سے حاصل تمام [illegible]
ہو دو چشم بد جو کریں ہم جو چار فصل	معنی ثمر حروف ورق صنعتیں ہیں گل

[illegible]	ناسخ ہر ایک فکر نہال سخن کی شاخ	دوازدہم

[illegible] | [illegible] گردد
[illegible] | دلم [illegible] دوست یار گردد

[illegible] یار گردد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

نہال قامت [illegible] گردد

حقیقت کو انکھا ساقی کہ جو | ہم وحدت مے [illegible] سرشار رو [illegible]
دوئی کو دور کیا [illegible] ور | انا الحق بولتے ہیں ہم بشکل منصور

بجنبش من کہ شکل دار گردد

ہوا تھا قیس لیلیٰ پر جو شیدا | بنا مجنون پھرا ہے جنگل بیابان
مجھے ہے عشق کا جنبش کہ سودا | بہ عشق یوسف ثانی من چون زلیخا

دلم در کوچہ و بازار گردد

دل عابد نہ کیون ہو رام الفت | کہ کفر عشق ہے اسلام الفت
ہوا مشہور جب کہ نام الفت | لیکن شاعر اسیر دام الفت

کہ شاعر بر درت ہر بار گردد

بر غزل علیم اللہ شاہ — سیزدہم

مساجد معابد ہین محدود واحد | سبھی ساجدونکا ہے مسجود واحد
ہمہ زندگی مرگ و مولود واحد | کہ جملہ وجودون کا موجود واحد

[illegible] واحد

جو غنچہ تھی ہستی کے گلشن بنا پھر آیا
دین و دنیا ان سے [illegible] دیا
[illegible] ذات سے تو [illegible] بنایا
[illegible] کے احمد محمد کہا یا

[illegible] ہو واحد

بہت سخت مشکل ہے راہِ حقیقت
جدا کعبہ و دیر سے ہو تو بہتر ست
سو ہر [illegible] ہوں حاصل حقیقت
کریں [illegible] بیت عبادت

[illegible] واحد

ہوئے [illegible] پریشان سارا
سمجھنا نہیں [illegible] سارا
ترا دل ہے غفلت میں غلطاں سارا
نظر [illegible] آ [illegible] ان سارا

یہ سب تو ہے جسم و جان ہے واحد

سدا یاد میں ہو دین [illegible] خاطر
اگرچہ جدا ہیں مسلمان و کافر
ہے [illegible] توان حد سے باہر
علیم الله [illegible] ظاہر

غزل ظفر | حقیقت میں سب کا ہے مقصود واحد | چہار دہم

جسے دم کہ بشر کا [illegible] واحد و شاہد
ہو وحدتِ مطلق [illegible] واحد و شاہد
[illegible] دل جان لیا واحد و شاہد
ہر شے میں ہے جلوہ نما واحد و شاہد

الله رے ترا جلوہ کیا واحد و شاہد

سوسن کا گلستان میں [illegible] رنگ ہے کالا
اور لعل بدخشاں [illegible] رنگ میں لالہ

سر سبز کیا میں نے جہاں کو نو بہار و سبز یاں بالا | ۱ | سب رنگ سے جدا اور بتوں میں رنگ نرالا

تو سب میں ہے اور سب سے جدا واحد شاہد

موسیٰ کو جو کہ طور پہ جلوہ نہ دکھایا
تو ہوش کیا او سچو تو بہ بیہوش میں پایا

میں راز دیا تھا احمد مرسل سے بدون حجاب پایا
جبریل کو وہ قرب بھی جو دل سے اوس نے پایا

دیدار بھی تم دیکھ لیا واحد شاہد

تو خاک سے حضرت آدم کو بنایا
اور ختم رسالت کو کیا تو نے ہی پیدا

تو ماہی نے سلطنت بقیہ حسن و ملاحت
تو حسن شکیبا [illegible] تو ہی شاہد زیبا

حق تجھ کو کتب میں کہا واحد شاہد

عابد اگر آپ جسے کو دیجئے کوئی دو
احوال و ہم کبھی نہیں سمجھے جو تجھے [illegible]

اس مقبلین ناد کو سنو سے دیکھو
جو کچھ کہ محبت نے طاقت [illegible] دیکھو

برغزال باغ [illegible] | سچ جہاں کا ہی بت ہے خدا واحد شاہد | شانزدہم [illegible]

کہا قدیں و شکر یا آتش سے ہم [illegible] لذیذ
لایا نہ ایسا میوہ کبھی باغبان لذیذ

بنے ہی ہی کیوں نہ ہوا پہ زبان لذیذ
ہر کیا ہی بوسہ لب شیریں دہان لذیذ

شفتالو اسے باغ جہاں میں کہاں لذیذ

حج کی آنکھ تری ہے کیا کیوں جمال
شربت کا حلق میں ہے مرے دینا ہوا زلال

الگ لگی جو تیغ ابرو سے ایک جلال
میرے دہان زخم سے جینا ہوا محال

قاتل ہے کشتہ تری نوک سنان لذیذ

ہمیون سا زحمت عشق کے اندر تجھ بہو کی | اور یہ دو وشاد و درد والم سو تجھ بہو کی
اگر جو سینہ یا تو نمی تجھ بین مسلمی یا ہوست | کیا رکھہ بیش غم جگر و دل تجھ بھو بے

ان و چہرین سب شعاعۂ پیمان لذیذ

سب اپنا حبیب یک شوخ سنر رنگ | آگہ نہ چھپا سکی رنگی ہوا یہ تماشا
زیبا شعر باق تولیتا ہون سید رنگ | ہر کی مسلک تماسین ہیں مرغ شب

اون کیا ہی عشق لب سے مرکو اسخوان لذیذ

تمانید تجھ گناہ کا اپنی سے خوف کیسا | بیتا شفیع حشر مین محبوب کبریا
آج جہان دلسرو تو سے اوتجی ال کا | دنیا مین تلخم کا ہم ہر نا تیغ تو تخم کھہا

ہر غزل حسن | ہوگو تمام میوہ باغ جہان لذیذ | ہفتہ ہم ر

سب انشا دہ جا سو ست گلزار | گل شگفتہ ہین ہزار ہزار
دیکھتا ہون تو سب عجیب بہار | جمع عشاق و خندہ لب یار

سب مثل یک انار و صد بیمار

کوئی دلدار مین جو آبہو تجب | تجھ سے عاشق کو سیکڑون دیکھا
نقد دل سے سبھی ہین سب پر وا | دیکھنے کسطرح بنے سودا

یک دکان عشق حسن صد بازار

وصل بن تو نہ مارین دم ہرگز | گرین تقدیر کچہ نہ ہم ہرگز
ورنہ سب کاغذ و قلم ہرگز | ربط رکھتے ہین ہم ہم ہرگز

[illegible] رحمت بسیار

مرغ دل یہ کہان کہان جا وے — دانۂ خال اپنا دکہلا وے
زلف و اُلجہا اوسکو لا وے — پہیر کسی سے اوسکو دام مین لا وے

ایک صید اور شکار دو صد ہزار

بسکہ مشکل رہ حقیقت ہے — دیکھہ عابد یہ جای عبرت ہے
گر دم ہو پہرین ہویت ہے — ای سخن یہان مقام حیرت ہے

برغزل حضرت پیر و مرشد — جلوہ یکتا و کثرت اظہار — ہجدہم ز

نرگس چشمش مرا بیمار است بیمارم ہنوز — طاق کعبہ ابروش اندر تعلقدارم ہنوز
درخیال زلف او در بند زنارم ہنوز — خون من شد خشک ریا لعلش ارم ہنوز

آبروی لعل ریزد چشم خونبارم ہنوز

بہتر از خورشید انور جانور وے سیم بر — گلستان کو رشک او سیا مانگ گل ہی سر بسر
سرو شمشاد و صنوبر ہی خجل قد دیکہکر — شد قیامت بر سر عشاق ازان قامت نگر

فتنہ برپا می کند رفتار دلدارم ہنوز

ایک لحظہ یاد وہان تیری نہین پڑتا ہی کل — ہم مدامی عشق کے اُٹھون گرانبار عمل
ہو رہا ہی مست اوس کو چہ کا نادر بی خلل — از می عشق تو خوردم جرعۂ روز ازل

زان سبب در نشۂ ایجاد خمارم ہنوز

بس حسین عالم جہانہ احرام پوشاک حریر — مجھکو تو مطلق نہین ہی خواہش تاج و سریر

او کنشت و دیر مین بہی دل سدا ہیگا اسیر	گرچہ پر توحید اسلام مست اقرارم بکیر
	نیست از شرک و اتفاق تو انکارم ہنوز
کرو اِنہی ہو رہے تو پیوستہ ہم مشق سخن	چاہیئے شعر اکو ہو وے درسہ ہم مشق سخن
کھتا عابدہی نہین کچہہ بہی کو کچھ مشق سخن	مدت شد کہ چو شاعر نیامد مشق سخن
برغزل حافظ رح	قابل تحسین شد اخیں سی اشعارم ہنوز
نوزدہم	
طیور باد بہاری کرد ہے پہر پرواز	تو بہ یا سیہ بخشی ہر عراق و حجاز
شگفتہ ہے گل نرگس بچشم عشوہ طراز	ہمہ با مقدم تو گل راح روح بخشد باز
	کجاست بلبل خوش گو برآور آواز
نہوگا تیرا اقبال زوال سے تا بہ ابد	ترے خرام سے آہنگ ہی کرے حسد
ترے ہی ہاتہہ مین جاگیر حسن کی ہے سند	جو غنچہ سر دہانت کجا نہان ماند
	دل ہراہ نسیم صباست محرم راز
سیاہی شب ہجور پا گیا ہے روز	بسینہ داغ تجہ دہر شب دل فروز
دیار عشق مین ہی بیقراری دلکی ہنوز	چہ حاقہ ہا کہ زدم بر در دل از سر سوز
	ہنوز صبح وصال تو در شبان دراز
ہوا مین حسن کے تیرے فریفتہ جدم	بسان زلف بتان حال ہی مرا درہم
مثال شیر و شکر دل سے دل سی کر باہم	شب وصال تو از بخت خویش خواستہ ام
	کہ با تو شرح سر انجام خود کنم آغاز

[illegible]

[illegible]

زلف کے ... [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

اور ... [illegible] ... پاس

لا الہ مجھ ... [illegible] | آپ وصلت کی شب ... [illegible]

عشق کی ... [illegible] | دل ... [illegible] ... کا فر ...

لعل کو کیا قدر ہو جب ... گوہر کے پاس

شیفتہ ہوتا نہیں ... دیکھ یک جہان | تیری زلف ... سب الامان

چاہ میں ... [illegible] | زلف ... [illegible] ... جہان ...

[illegible] ... کا ... [illegible] ... پاس

مطلع ... [illegible] | ... [illegible] ...

[illegible] | [illegible]

بست و [illegible]	[illegible] غزل کو جا کر [illegible] لکشنو [illegible] پاس	[illegible]

[illegible] عشق [illegible] نقش ولی [illegible] نقش	[illegible] البستان [illegible] ستانش [illegible] باتش

کہ تا [illegible] از دہانش

کبھوں کیا ہین باشمال الٰہی ہوئی ہے [illegible] کہاں ہی	بلطف حضرت حق ہے پناہی گدائی رفت آمد بادشاہی

پئے توقیر گنج کلامش

سلیمان زمانہ دل ہوا خود [illegible] خط کا مضمون ہوا آورد	ہوا [illegible] نامہ بر ہد ہد چنون پیوند دل [illegible] عشق [illegible] شد

بود [illegible] از زمین تا آسمانش

کہان ہے نالۂ سوزان کا یک مد ہے بہر کا ایک شعلہ لین ہے چید	صدا ایک [illegible] نیستن پر تمامی خرمن ہستی بسوزد

چو موسیقار گردد آشیانش

صدائے لحن داؤدی ظاہر رہا ہے تار سے ہوا وسکی باہر	ہوا عابد پہ جسدم فیض ناصر باخفا نغمہ می کرد شاعر

برغزل مشہور سوم	عیان ہم بود معنی در استانش	بست و دوم

ہم کرتے ہین لب کو چہ دلدار فراموش	بلبل سے ہو کیونکر رہ گلزار فراموش

[illegible]

[illegible] فراموش

[illegible]

نالہ [illegible] فراموش

زنہار [illegible] مجھکو [illegible]
ہے قیس کی بھی شکل [illegible] کی

[illegible]
دل [illegible]

اور [illegible] زنہار فراموش

ہے کون مرا یار طرحدار ترے بن
دن رات مری حق میں ہے اور رات ہے جیون

یہ حسن ہے یہ قامت ہے یہ [illegible]
بہولا پہروں [illegible] آپکو یک [illegible]

مجھکو نہ کیا دل سے ہیں زنہار فراموش

فرقت کے دنوں میں ہے خوش آیا مجھے صحرا
اشک آنکھوں سے عابد کی ہے جیسے کہ دریا

نالہ بزبان آہ بلب ہم ہوں ہمہ شب
دلدار سے کس طرح مجھے خالی ہے سودا

بر غزل اسپہوار خطاط	وہ نا شنوا حرف ہیں گفتار فراموش	بست وسوم [illegible]

گر پدر کو نہو طفلی میں پسر سے اخلاص
رکھتے ہیں صاحب زر صاحب زر سے اخلاص

کیا عجب پہر جوانی میں پدر سے اخلاص
جس طرح اہل ہنر اہل ہنر سے اخلاص

ہے شرپروںکو سدا اپنی شر سے اخلاص

قیس لیلیٰ کے تصور میں بنا خود لیلیٰ — واں ملی شیریں کو فرہاد نے سر اپنا دیا
اثر عشق ہر یک چیز میں ہے جلوہ نما — کاہ کو کھینچ سے ہے جاذب دل کاہ رُبا

مجھ کو ایسا ہی کچھ ہو گیا ہے مجھ سے اخلاص

موسم گل میں سنو بلبل و گل کی اخبار — شمع پہ کرتا ہے پروانہ دل و جاں کو نثار
سرو کے غم میں ہے قمری کا سدا خستہ جگر — وا ہوا عشق سے نالہ یہ ہری سینہ فگار

دیکھو ہیں اس عالم میں مادہ و نر سے اخلاص

گنبد اخضر دوار کی ہے اونچی جو چال — کیا کہوں مجھ سے کہا جاتا نہیں وہ احوال
جتنے اختر ہیں اس میں یک بیک ہیں سب پامال — ہر گھڑی گھومتے پھرتے ہیں ہم اپنے خوشحال

جیسے ہے سلطان کو دو سپر و قمر سے اخلاص

اب بجز حب علی پہلو سر و کار نہیں — اس سوا کوئی بھی ہمارا کوئی مددگار نہیں
میں تو عابد ہوں کسی شیخ کا طلبگار نہیں — اہل عالم میں کبھی الفت شہوار نہیں

کبھی خلاص و دہر سے نہ ادہر سے اخلاص

بر غزل ربط — بست و چہارم ض

شیشہ گر دل کی شیشہ گر ایسی نہیں غرض — غنچہ دہانی سے کمر ایسی نہیں غرض
پیوستہ نشہ خمر ایسی نہیں غرض — دیوانہ میں ترا ہوں پری سے نہیں غرض

تو ہو کسی کی جلوہ گری سے نہیں غرض

ہے چشم شوخ کو تری سبقت غزال پر — [illegible] ہے ماہ کمال پر
حیرت ہے ایک خلق کو اخستہ حال پر — مرتا ہوں میں تو یار تری بول چال پر

[illegible] شورش [illegible]

قدم [illegible] عشق [illegible] | [illegible] ہجا [illegible] کو [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible] لیت [illegible]

[illegible] | [illegible] کر [illegible]

[illegible]

قایم تو دیکھہ [illegible] | [illegible] السیر [illegible]

لب [illegible] اس لا [illegible] | [illegible] زلف [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] اختلاط

[illegible] | [illegible]

[illegible] نشاط

قایم تو رکھہ حواس [illegible] | ہووے [illegible] غوطہ [illegible]

طامع ہو تو حرص طمع کا [illegible] | کر دیوے زندگی [illegible]

حرص [illegible] طمع کو [illegible]

یہہ صاف سینہ صورت [illegible] | نقطہ [illegible] ہون حلقہ پرکار مین پھنسا

نقش کھینچا ہے دلِ مجروح پر [illegible] کا ‖ کھینچا [illegible] الاسود [illegible] نکالا

[illegible] دل میں [illegible] ربا ط

[illegible] سے [illegible] دل ‖ اور [illegible] سرنگون

پر کیا [illegible] اوسکی [illegible] سے [illegible] ‖ [illegible] دل سے [illegible] بدن

[illegible] کیا بساط

تا [illegible] ہے [illegible] بیان ‖ [illegible] گناہ [illegible] بدن

[illegible] عیان

[illegible] ‖ [illegible] ‖ [illegible]

جیسا [illegible] ہوا [illegible] خط ‖ [illegible] سیوقت [illegible] خط

کبھی [illegible] خط ‖ میں [illegible] توکل اوسے [illegible] خط

[illegible] خط

یاد میں [illegible] ‖ [illegible] اشک [illegible] اختر

کیون [illegible] ‖ [illegible] کشمیر میں [illegible] کاغذ کشمیری پر

[illegible] کشمیر [illegible] کشمیر سے خط

بوجھ [illegible] پانی کا ‖ ہے میان اوسکی [illegible] گل [illegible] نزاکت میں

نہیں طاقت کہ [illegible] اوسکی شعرا ‖ ایک [illegible] نزاکت ہے صنم کی [illegible]

دو [illegible] گرہ گیر کا خط

دیکھا ہے یار کوں قاصد کہو تو نے یا تو یہی [illegible]
دل مشتاق ہے [illegible] کی [illegible] ہے
جب تلک نہ یار سوں خوشی [illegible] پیشانی میں
کہ دنیا وصل کی [illegible] [illegible]

الہی [illegible] عشق [illegible] نسخہ [illegible] خط

یاد میں کسی کی گھر [illegible] بال
تن میں [illegible] کا ستارہ [illegible] بال
یک بیک ہو گیا ظاہر [illegible] عشق کا بال
ہے [illegible] کسی [illegible] کا خیال

بر غزل [illegible] ۴ | جو [illegible] | الست [illegible]

ہے بجھے [illegible] سوں جون سوں دل سدا محفوظ
بسیر حسن تو اپنی کو رکھ بجا محفوظ
کہ جیسے [illegible] کو ناخن محفوظ
کمند زلف سوں رہ یار کوں ولا محفوظ

بچاتے آفت جان ہے رکھی سدا محفوظ

لہو میں کیا [illegible] قاتل سوں دل انگا اپنا
یہیں وسکو تو [illegible] دل [illegible] دیا اپنا
ہیں اوس کو دان ہے [illegible] تماشا
جو اوس نے تیغ کوں کھینچی تو سر جھکا اپنا

نہ مرگ ہجر کی آفت سوں ہو گیا محفوظ

یہیں [illegible] بیدار [illegible]
جو وقت صبح [illegible] [illegible] ماری
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
نگاہ تیر سے بسمل بہت کئی ماری

[illegible] تمہاری [illegible] محفوظ

چلا [illegible] رنگ [illegible] چمن
ہے سرخ ہو گئی ساری [illegible] چمن
تو [illegible] سے [illegible]
جو قتل گاہ [illegible] لوداں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیوش کیا

[illegible] ناگہانی بلا

در غزل خود

[illegible]

ابیات ششم ع

[illegible] ہوئیں [illegible] شروع

ہو گیا جوں [illegible] شروع

[illegible] ولیاں [illegible] پہاگ شروع

کیا [illegible] راگ شروع

[illegible] شروع

[illegible] کیا

[illegible] شراب ہی کیا

[illegible] حجاب ہی کیا

[illegible] شروع

[illegible] ای مطرب

[illegible] سے مطرب

[illegible] نقاط ای مطرب

[illegible] نشاط ای مطرب

[illegible] شروع

[illegible] ہوا

[illegible] تھا

[illegible] تھا

[illegible] چال شروع

[illegible] عابد

تو اپنا آپ ہی [illegible] ناظر ای عابد

... بو لاله سی مضامین ... [illegible]	هر بوی خلق حسن فیض ناصر از ناصر
بر غزل شهباز ... مشتاق ... چهار بحری و سه ... شروع	بیست ششم ع

چون گل کجا شگفته شود ... باغ
از نکهت نسیم کجا دل ... باغ

نظاره ... سینه داغ داغ
چون گرد باد دشت ... [illegible]

... قیس چو ... [illegible] سراغ

بالای لاله دان ... [illegible]
از فکر دست خود ... [illegible]

بر چرخ رفت ناله ... [illegible] ما
آب سرشک کرد گل و لاله ... ما

از ... های خویش نمانده مراد باغ

یک عالم است خرم و خوشحال جابجا
پرسد اگر کسی که ترا این الم چرا

دارند پوشش و خورش و سیر ... [illegible]
گویم جواب او که حسین ابن ... [illegible]

... در انجمن ... حق چراغ

... راه ... چو مهمان کربلا
... [illegible] کربلا

زد خیمه های خود به بیابان کربلا
بر ساحل فرات نگهبان کربلا

... بعض ... باده ... باغ

بودند شمر و ابن سعد که سر لشکر یزید
... [illegible] دست ستم ... مزید

تنها میان راه که شبیر را بدید
ابن علی ... رفیقان شده شهید

بر غزل	... باغ و هر ... مسکن کلاغ ... [illegible]

[illegible] شاہ [illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible] مہ عیسیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible] ساقی [illegible]

سایۂ فرق دو عالم [illegible] | [illegible] مصحف [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] حضرت علی

[illegible]

[illegible] | [illegible] تجلی [illegible] اوسکی درمیان

[illegible] | [illegible] کشتی دریا و طوفان یکسان

غزل سودا	ذات ختم المرسلین پادشاہ نجف	سی حرفی ق

طاؤس ہے [illegible] بہار کا عاشق | اور فاختہ ہے شمشاد چمن [illegible] کا عاشق

[illegible] کا عاشق | بلبل ہے چمن [illegible] گلزار کا عاشق

جو [illegible] عاشق

[illegible]   [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible] عاشق

[illegible]   [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible] عاشق

تا ہو [illegible] رحمت سے دیکھا   [illegible] دل کا

[illegible]   کیا قدر [illegible]

بر غزل   جسکا ہو فروشندہ خریدار کا عاشق   ستی ردیف ک

[illegible] ہے جسکو تاج لولاک   اور رحمت حق جسکی پوشاک

[illegible] دل میں بس طرب ناک   ہے آئینہ جمال ادراک

مشتاق لقا ہو تو دل پاک

[illegible] ان میں کرکے کرم جستی   جا پہونچا عروج پر [illegible]

گر زود [illegible] — [illegible] توسن [illegible] چون [illegible]

سبقت [illegible] فلاک

[illegible] شمد — [illegible] کی آزرا [illegible]

تو [illegible] جہان میں [illegible] — [illegible] ثبت [illegible]

[illegible] بخشتا فلاک

نوشاہ سوار مرکب حسب — جسکو آگے ہے ملک [illegible]

یا قوتین قلوب با صفا شست — آنرا کہ بجا [illegible] فرشت

روشن دل جو [illegible] چالاک

عابدے [illegible] ہم [illegible] — بخشا و [illegible] عنایت [illegible]

نورانی [illegible] — چون دیدہ چرخ روشن [illegible]

[illegible] ظفر — روشن ز تو گشت سینہ افلاک — سمی سوم ل

[illegible] — گل فردوس [illegible] ہین [illegible]

[illegible] تاثیر کے پھول — آج گلشن [illegible] عاشق [illegible]

غمزدہ ہین جو گریبانکو [illegible] پھول

[illegible] سدا جام سبو — پھول لگی بار ہین خم [illegible]

[illegible] اللہ ہو — حاجت گل نہین قد [illegible] گلرو [illegible]

تن پہ ہین [illegible] کے پھول

تجھ کل ہیں بعضوں اغ ہمارے ایسا لگے
جوں گل ہے مرغ ہو کے قفس داغ خوان ابلے
ہو تیرے داغ میں کسیکو تو وہ دیکھ دل سے
پھرتے ہیں داغ فراک میں اوس قاتل سے
آج یکدم ہاہیں کھیان خون تیغ کے پھول

عشق تیری سے لبصے بیچ زا فزون بال
چشم کو دیکھ بیمار سے ہے نرگس شی احوال
گل رخسار ستی سے لالا جو ہر گوال
لون ہی اوس غنچہ دہانکا دل چیر انکو خیال
آگو لعل سے کوئی جوں بلبل تصویر پھول

عشق کیا ہمیں عاشقی یہ ہوا ہی صرصر
زلف تیری سے عابد سے تو پگراج مگر
زعفران زار بنا دل عاشق یکسر
چمن خلد میں بلکہ ہو سر د ظفر
سبے تیری باغمیں وہ گلشن کشمیر کے پھول

بہ غزل تشبیب اسلمہ — سی و چہارم

جب سے دامن پہ تیری دیکھا ہوں تا رکی پھول
زرد رو دیکھتے ہی ہو گئے چمن کے پھول
گر کبھو میری نظر سے بچی گلزار کے پھول
ایسے رنگین ہیں میری آہ شرربار کے پھول
سرخرو سامنے جسکے نہیں گلنار کے پھول

تیغ سے ہی ہے تر و تن یہ تیری ترچھی نگاہ
عشق میں ایسا ہوں کہ یاں میں تیری شاد نگاہ
مرغ بسمل سا تڑپتا ہے مرا دل واللہ
پھول چہرے پہ ہیں مری چشم سے آنسو کی جگہہ
یاد آئی ہیں مجھے جبکہ تیرے ہار کے پھول

رات دن رہتا ہی کیا اشک کا سیر جیحون
راہ میں نقش کف پا کو جو تیرے دیکھوں
حال ظاہر ہے لالا روبرو کسیکو یہ کروں
اوسکو تعویذ بنا سر میں سنگھوں بندہ رہوں

کرتا ہین تیری جھجی طرہ دستار کی پھول

داغ تھا یا ہی تجھ بن کہ جیسے لالہ دل پر
سبز کو دو دن تیری قامت [illegible]

کیون نہ بل کھائی سنبل دیکھ اوس گلگون کمر
پھول یہ بھی [illegible]

پھینک دیست [illegible] پھول

ہوا سنبر تیری آدھے ایسا گلزار
[illegible]

قربان کوئی ہین سرو یہ قابد لاکار
[illegible] پھولین نہ کیون [illegible]

خوب پھولا ہین چمن مین کبھی آتا کہ پھول

بر غزل حضرت پیر و مرشد رحم — [illegible]

صبح بہار کہ عشق گذارے دارم
نو تس [illegible] عشق [illegible] دارم

تا بہ گلگشت چمن صحبت یارے دارم
من نہ ان لالہ [illegible] داغ [illegible] کاری دارم

در دل خویش بصد رنگ بہارے دارم

منزل و مرحلہ عشق کو ہون کرتا طے
جلوہ [illegible]

بادہ عشق تو اب پی رہا ہون پے در پے
تشنہ ام [illegible] تو [illegible] تو بہ رسے

زہد او در بغل امروز نگارے دارم

زلف [illegible] کا تیری ہی تصور ہر دم
منزل آہو لیا دشت ختن [illegible] ہم

کیون [illegible] ہی خوشبوئی گلہا سے ارم
نکہت زلف تو [illegible] مشام [illegible]

چون بدل آرزوی مشک تتارے دارم

شہرہ عشق مین ہتا ہون سنو حال مرا
نور حسن اوسکا [illegible] دیدہ [illegible]

گل شگفتہ و ریحان [illegible] لالہ ہرا
خواہش سیر و تماشا کو [illegible] صحرا

در [illegible] آب [illegible] دارم

قیس [illegible] ہو آگے نادم
کون ہے [illegible] معشوق میں [illegible] عالم

عشق کے دیکھا [illegible] سالم
[illegible] انکار [illegible] عالم

در دل از [illegible] دارم

نوش کر [illegible] عشق [illegible]
[illegible] معشوق [illegible]

پہلوان عشق کو [illegible]
ناصحا [illegible] نصیحت [illegible] درویش

[illegible] آئنہ بدل از [illegible] دارم

نجد میں [illegible] جاری جہرنا
[illegible]

آہ عابد [illegible] روشنہ
[illegible]

بر غزل [illegible]
[illegible] بدل [illegible] دارم
[illegible]

کوچہ سے تیرے [illegible] کے ہیں ہم
پھر [illegible] ہیں [illegible]

سر دینے کا اقرار [illegible] کے نہیں ہم
مر جائینگے [illegible] بات سے [illegible] ہم

عشاق کی [illegible] نہیں ہم

معشوق [illegible] کیا [illegible] لتارا
ہے گلشن رخسار کا غیرون کو نظارا

محفل میں [illegible] گذارا
خوش خلق [illegible] گل [illegible] ہرا

جا [illegible] آنکھو میں [illegible] نہیں ہم

ضعف بہت ہمکو توانائی کہان ہے — نالہ کی جرأت ہی نہ تھی تاب فغان کہان ہے

بوسہ بھی نہ کبھی دینا یہ شیدائی کہان ہے — اور عرش پہ یار تمنا کی لگان ہے

جز وصل ترے یار نہ چاہینگے کبھی ہم

ہم دشت میں روتے ہین یہ یاقوت ہین جوہر — اب دیکھئے ہم ترے یاں سے نکلتے

یک آگ سی اس سینہ سوزان مین ہے — یاد آتے ہین شیشے وہ صبوحی کے پیالے

ہم تشنہ عشق ایسا اوچھالی کو نہین ہم

آنکھون سے ہے عابد کو وہ دامن کا جھٹکنا — خنجر کا نہ سہی ہوا زندان مین پری چہرون کا کھٹکنا

ہے کانون مین وہ موتی کی لڑیون کا لٹکنا — نرگس یا اگر دیکھے تو انکھون کا مٹکنا

بد غزل خاموش سحر — نشہ عار کبھی ہو وہی چہلکو نہین ہم — از دور بفقیر

رونے ہین عالم کو رولاتے ہین ہم — آنکھون سے بس اشک بہاتے ہین ہم

رنگ وفا دلسے مٹاتے ہین ہم — ڈھونڈتے ہین اوسکو نہ پاتے ہین ہم

ساتھ ہم ہو وہ جان نہین جاتے ہین ہم

آنکھین ہین دیکھ لو جسکو ہین — جانتے ہم شکل وہ نرگس کے ہین

آو تو بتلا دون کہ ہم اسکے ہین — دور ہین یا پاس ہین ہم کسکے ہین

بندہ ہو اوسکے ہی کہلاتے ہین ہم

دم کو سوا اپنا تو ہمدم نہین — بیخودی کا اپنے وہ عالم ہین

محو ہین عشق تماشے تو ہم کم نہین — ہم نہین ہین ہم نہین ہین ہم نہین

[illegible] کو ہم نظر آتے ہیں ہم

[illegible] عقیدہ [illegible] | [illegible] | [illegible] طریقت کی راہ

اپنے تو فکر [illegible] | [illegible] | [illegible] کفر کی راہ

اسلئے [illegible] کو بت [illegible] ہیں

پڑ گئی عشاق [illegible] اپنی شان | عشق [illegible] ہیں | [illegible]

پاس کے کلیسا میں [illegible] آن بان | دل میں [illegible] | ہے پرستش کا بیان

قبلہ طرف سر کو سجدہ [illegible]

ابروے محبوب وہی کعبہ ہے | کہتے ہیں [illegible] | [illegible]

شیخ کا گر چاہتا جی کعبہ ہے | دل جو ہمارا [illegible] | ہے [illegible]

کعبہ و بتخانہ بناتے ہیں ہم

دیکھ کے صورت تری دم سکتے ہے | [illegible] | ہے [illegible] سکتے ہے

کیا بڑے عابد کا قدم سکتے ہے | [illegible] ہیں ہم | [illegible] سکتے ہے

بر غزل ظفر | کچھ بہت باتیں بناتے ہیں ہم | [illegible]

اوسکے دیوانہ ہیں اور صاحب ایمان ہیں ہم | سر بسر [illegible] | جانو تو [illegible] ہیں ہم

ہند سے کعبہ کیے جاتے ہو پریشان ہیں ہم | کر تو [illegible] سے جو | ہوے ایمان ہیں ہم

کفر یہ ہے اسی تو رہے تو مسلمان ہیں

لکھتے ہیں ہجر [illegible] ثالث و رابع خامس | ہجر غم کا ہوا [illegible] | ہے ہر دل میں [illegible]

جسم کو اپنے سمجھتے ہیں زر و [illegible] ہوس — چشم وا ہم جو ہیں سو ہیں یاں نقش قدم [illegible]

نہیں معلوم کسی کی ہیں تجلی حیران ہیں ہم

ولے سوخت نہ ایک لگا ہے در جانا کا سراغ — دل کبوتر سا ہے قاصد ہوا یار [illegible]

نہ تو ہنگام بہاری نہ تو صحرا نہ وہ باغ — نہ تو ہیں نکہت گل نہ وہ ہمدم [illegible]

پر ہے یہ حال کہ با حال پریشان ہیں ہم

دلکو رہتی ہے سدا وصل کی [illegible] امید — صاف ہے زلف چلیپا سے [illegible]

جبکہ خورشید نکل آئے تو ہو صبح پدید — داغ سینہ کا چھپے کیونکہ [illegible]

رہتے ہیں مانند سحر چاک گریبان ہیں ہم

ہے جہاں بیچ بہم فصل [illegible] — ہے کہیں خلق کر [illegible] لطیف

کس طرح ہو سکے عابد کی [illegible] توصیف — ای ظفر اوسنے تو انسا کو بنایا ہے ضعیف

معرفت نالی کرین کیونکر کہ انسان ہیں ہم

بر غزل ظفر — سچ ہے ہم

دولت دنیا و اقبال و حشم [illegible] ہم — نوبت و ماہی مراتب و علم دیدینگے ہم

تو اگر [illegible] چشم دیدینگے ہم — دل اگر مانگو گے تم لو ای صنم دیدینگے ہم

پر نہ دنیا اور کو یہ بھی قسم دیدینگے ہم

عاشق نالاں کا رہتا ہے عدو ہر یک رقیب — پہونچتا ہے جسکا نالہ آسماں تک عنقریب

کھتا ہے تشخیص کو عشق کا ہر یک طبیب — زاہد بے مغز کو ہوگی نہ کیفیت نصیب

جام مے گر لیا گر چہ اوسکو جام جم دیدینگے ہم

اب وصلت کی بہر تیغ آشنائی کیونکر تجھے
پوچھتا تھا صبح سے تا شام کچھ ہی سب تجھے
حال کرو کچھ بھی بارہ عشق کی بنیش تجھے
ہم بھی تھے اللہ دیدین ملنا کہ آج تو خود آ تجھے

یوں دل و جان میں اپنا حق قلم دینگے ہم

کیا کہیں کس سے بیان ہیں دل ہماری حسرتیں
ہے کمال عشق سے کامل ہماری حسرتیں
دور ہیں نہ تا شیخ سے جاہل ہماری حسرتیں
سب نکلجائینگے اے قاتل ہماری حسرتیں

جب ترے تیغ دم تلے زیر قدم دینگے ہم

دل ہی لینے ہو پہنچا کیا ہے پیغام دوست
گرچہ ہے عابد ضروری نقد جان انعام دوست
باعث آرام دل بیمار ہے آرام دوست
کندہ ہے دل کو نگینہ پر ہماری نام دوست

بر غزل حضرت ناصر جنگ سے | اے ظفر کیونکر کسیکو یہ رقم دینگے ہم | چہل

بہر صیدے بے تحاشا میروم
ہمچو مجنون زار و شیدا میروم
می روم با صد تمنا می روم
نو بہار آمد بصحرا میروم

از میان شہر رسوا میروم

چون نسیم صبح ہر دم در چمن
بلبل خوش نغمہ خوانم در چمن
سیر گلہا می نمایم در چمن
قمری اقبال مندم در چمن

در رکاب سرو رعنا میروم

برسے ہے برسات خوب اچھے برس
کیون دکھاتی ہو مجھے خوف عسس
اپنے دلبر ساتھ پھرتا ہون بس
پاکباز انرا نباشد ترس عسس

مست بے خویش آشکارا میروم

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو جائے [illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible]

[illegible] سلطان تیری کوچہ مین / [illegible] تیری کوچہ مین

[illegible] سلطان تیری کوچہ مین / [illegible] تیری کوچہ مین

[illegible] سلیمان تیری کوچہ مین

کس عشاق [illegible] ہان تیری کوچہ مین / [illegible] ہوا [illegible] ان تیری کوچہ مین

[illegible] کیا [illegible] ہان تیری کوچہ مین / روح تو ہی ہے [illegible] ان تیری کوچہ مین

آئی کیونکر [illegible] تیری کوچہ مین

[illegible] جا سکتا ہو / اشک [illegible] سکتا ہون

[illegible] سکتا ہون / آنہین سکتا وہان یہان [illegible] سکتا ہون

رات دن رہتا ہی لیس و میان تیری کوچہ مین

فصد مجنون کا ہوا ہوگئی پر خون لیلے
روبرو آئی تو کہنے لگا مین ہون لیلے

قیس کے غم مین بیدار ہتی تہی مجنون لیلے
کیا عجب ہے جو نہو صورت مجنون لیلے

چیر کر اپنا گریبان تیری کوچہ مین

یاد محبوب مین اب ہے یہ دل زار حزین
حالت عشق کہون کیا کہ سدا ہون غمگین

دیکہو کچہہ چین نہین رات کو بہی خواب نہین
مسکن روح مرا بعد فنا ہوگا وہین

دفن ہو یا نہ ہوا جان تیری کوچہ مین

واسطے سیر کی نکلا ہے کبہی تو یا بہر
دوکہ ہوتا ہے [illegible] زمین سے اوپر

کہیں [illegible] رہتی ہے عشاق مین [illegible]
خاک نقش کف پا تیرا ہو [illegible]

قبر [illegible] حیران تیری کوچہ مین

بیس یار تیری سو پیچ عالم تماشہ ہوئن
کیا عابد کو تیری عشق کا ہی غم تماشہ ہوئن

[illegible] نہین [illegible]
[illegible] کہان [illegible]

بر غزل حضرت [illegible] | جان تو کرو قربان اپنا تیری کوچہ مین | [illegible]

کسی [illegible] مین کچہہ چاہتا ہون
نہ سمجہا کون ہون مین اور کیا ہون

[illegible] مین دیکہتا ہون
نہ بندہ ہون سمجہا نہ خدا ہون

انہین ذوق کا [illegible] مین [illegible] ہون

لطف [illegible] مین یہ جہان ہی [illegible]
ہمیشہ عشق کی آتش مین [illegible]

[illegible] | [illegible] حسن [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible] آتش

[illegible] | [illegible] مین جام [illegible]

[illegible] کا [illegible] ہون

[illegible] | [illegible] عشق مین اپنا [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] ہون

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible] عالم [illegible]

[illegible] ہون

[illegible] عشق [illegible] | [illegible] صورت [illegible]

[illegible] | [illegible] ثنا کا مین آپ [illegible]

[illegible] ہون

[illegible] مین [illegible] | کیا ہے اون نے جس حسن [illegible] ابجد

کیا [illegible] جس [illegible] | وطن صاحب کرون کس [illegible] ابجد

ذو القافیتین | مرزا صاحب کو [illegible] لکھتا ہون | چہل و سوم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہی نہیں

[illegible]

[illegible] ہی نہیں

[illegible] اخبار

[illegible] اخبار

[illegible] اخبا

[illegible] اخبا

[illegible] خبر ہی [illegible] ہی نہیں

[illegible] بیان کیا کروں آفت ایدل

[illegible] حسرت ایدل

وصل [illegible] عشق [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

دیکھنے کو تو بہت کچھ ہے [illegible] ہی نہیں

[illegible] تو حقیقت سمجھو

[illegible] اور [illegible] طریقت سمجھو

مثل عابد ہی احکام شریعت سمجھو

دم [illegible] غنیمت سمجھو

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
حالات [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	چهل [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہیہات فنا واقفی اپنی کو یہ حال کیا ہون ‏— گر دیکھیے تو مظہر آثار بقا ہون

ور سمجھیے جیون عکس کہ محو فنا ہون

مین جب ونو تہا ہو کہ بخود داخل عالم ‏— کہتے ہین موحد مجہے اکثر اہل عالم

ہو مجھسا بھلا کون کہ ہو مقبل عالم ‏— کرتا ہون بس از مرگ بہی حل مشکل عالم

ہیچ ہے ملت پہ ناخن کیطرح عقدہ کشا ہون

جو پائے نظر مجھسی عجب اہل نظر ہین ‏— یون کہنے کو عالم سبھی اب اہل نظر ہین

منکر مری تائید کو کب اہل نظر ہین ‏— ممنون مرے فیض کے سب اہل نظر ہین

جون نور ہر اک چشم کو دیدار نما ہون

یکسان تو ہے فقر اور اگر سمجھو تو شاہی ‏— خورشید ہے فقر اور قمر سمجھو تو شاہی

یہ نور سے فقر اور نظر سمجھو تو شاہی ‏— ہے آستر فقر اگر سمجھو تو شاہی

سلطان ہے اگر شاہ تو مین ظل ہما ہون

ہر داغ ہے سینہ پہ گل باغ طریقت ‏— آہو نکا دہوان باد بہاری ہے حقیقت

ہے اشک کا قطرہ گہر قلزم وحدت ‏— ہے مظہر انوار صفا اپنی کدورت

ہر چند کہ آہن ہون ولے آئینہ نما ہون

ہے گاہ دل کعبہ مین حجر مثل سویدا ‏— شفاف ہے جون شیشہ پر اپنا دل شیدا

وہ بیخودی ہے مجھمین مے عشق سے پیدا ‏— احوال دو عالم ہے مری دل پہ ہویدا

سمجھا نہین تا حال پہ اپنے تئین کیا ہون

یہاں حضرت عشق الیسی ملی اور جو اثر — دشمن نے لیا مار کے جو سر کی سو جون سرد
تھا سو ہوں شہادت گہ ہی آہ و سرد — ہوں قافلہ سالار طریق قدما درد

بے دل [illegible] — جون نقش قدم خلق کو پامال اٹھا ہون — چہل و ششم

اگرچہ گل بدن ہے چمن جہان میں خار ہون نکہین — وحشت دل سے جو آہوئے تتار ہون میں
زمرہ قلم سا جو [illegible] پا یہ نگار ہون — مرا چہرہ [illegible] کلفت سے خاکسار ہوں میں

غبار کوچۂ گیسو سے مست کیا ہوں میں

جو دیکھا ہے وہ تمہارے جھلک گیا ہے دل — کہ وہ تیغ بتاں تو آب ہے قاتل
خلش ہی تیر نظر کی رہے سینہ میں مشکل — سوائے رنج جہاں میں مجھے ہے کیا حاصل

گلوئے خشک سے تشنۂ تیغ آبدار ہوں میں

ستم اٹھائے ہیں تیرے [illegible] عشق [illegible] — گذاری باغ جہاں میں بہت ربیع و خریف
کیا ہے سینہ الفت [illegible] — کروں کسی سے محبت تو دے مجھے تکلیف

[illegible] ہے کہ ہمکنار ہوں میں

دعا یہی ہے جو دل کی مراد بر لاوے — کہ خیریت کی صنم کی کوئی خبر لاوے
[illegible] ہم کو اس جا [illegible] لاوے — خدا کرے کہ خطِ یار نامہ بر لاوے

صبا کے نگہت گل کا امیدوار ہوں میں

ہمارا بہ دولت عشق اپنی ہے عجب حالت — کرے ہے داغ کی خورشید دیکھکر حسرت
ہوا ہے عابد معبود کی کرے ہوں صفت — اسیر صفحۂ ہستی تا کی مجھ سی ہے زینت

[illegible]

تو نہ پوچھ کیفیت [illegible]
بجواب حرف [illegible] آشنا ہوا [illegible]

[illegible] طالب [illegible] جانا [illegible]
ابھی [illegible] جانا [illegible]

[illegible]

مدام عشق سے عابد ہے جان دلکو ضبط
بآہ و نالہ و شیون ضرور ہے گا ضبط

ہمیں ہے خوب [illegible] کوئی سخن بے ربط
ابھی سنا ہے [illegible] ربط

بر غزل جرأت

[illegible]

نالہ و آہ [illegible] کا فرق [illegible]

[illegible]

روز ہجران ہجر یا کون آلام نہین
وہ سبدم کر طلب وصل دلارام نہین

پھر تجھی سے اے جفاجو دل آرام نہین

اب کہان باد بہاری و سیاہ دلخواہ
جیون صبا کوچہ بکوچہ ہوں شام وپگاہ
بلبل گلشن ہجر زدہ ہوں داد بیداد
بیکلی ہے نہین آرام کسی صورت آہ

جیسی پہلو مین تھا زود گل اندام نہین

نسبت چار دہم شکل مہی تجلو ہوتی
دلکی ہی دل مین جو تھی بات وہی تجلو ہوتی
بلکہ در سلطنت حسن تہی تمکو ہو کیا
حسن سے مثل نگین وسی ہی تجلو ہو کیا

لوہوا غیر کا نام مرا نام نہین

صورت شانہ پھرا بات نہ پوچھی تو نے
ہوئی شطرنج و دغا مات نہ پوچھی تو نے
نہ لیا بات اشارات نہ پوچھی تو نے
لیکے دل مجھ سے پھر بات نہ پوچھی تو نے

سچ تو یہ بات ہے ایسا کوئی جو دہ کام نہین

چشم عاشق سے ہوئی اشک روان باحسرت
روز ہجران ہے رکھو باشب فرقت نصفت
صورت لوہر نایاب بہار الفت
نظر آیا ہے کسی کا رخ و گیسو جراءت

برغزل ناسخ | ایکدم چین تجھے صبح سے تا شام نہین | چہل و نہم

زبان پہ میری سخن غیر یا الہ نہین
وہ کون شخص ہے جس لب پہ واہ واہ نہین
کہ ایک بندہ احقر ہوں بادشاہ نہین
مین گو کہ حسن سے ظاہر مین مثل ماہ نہین

ہزار شکر کہ باطن مرا سیاہ نہین

جو تیرے کوچے میں [illegible] جمع شمع احباب
تماشا ہیں پتنگ یہاں [illegible]
نظر جو زلف سیہ آگئی با پیچ و تاب
سفید گی کفن [illegible] دہوے وہاں مہتاب

شب لحد ہی مرے روز سے سیاہ نہیں

کسیکی چاہ نہ [illegible] ہے دل میں اہل ان
رقیب گرگ صفت ہوں ہزار [illegible] نہان
عیاں عیاں ہو زمانہ [illegible] و نہاں ہو نہاں
گراتا جسم میں [illegible] یوسف کنعان

ہو نور چشمہ خورشید ہی وہ چاہ نہیں

کہوں میں کیسا کہ وہ رہتا ہے ہر گھڑی باہم
رہے وہ [illegible] باوام [illegible] جیون توام
جو دیکھتا ہوں [illegible] حال ہر زمان ہر دم
جما ہے بزم ستم میں رقیب سہ قدم

میں کیونکہ اوسکو اوکھیڑوں وہ کچھ گیاہ نہیں

اگرچہ شاعر ہندوستان ہیں ناسخ
جو شہرہ پایا ہے تا اصفہان ری ناسخ
سنا ہوں لکھا ہے [illegible] نہ دیکھی ناسخ
ہجوم فوج عدو سے جہاں میں ہے ناسخ

برغزل الشعر — سوائے قلعہ قند کہیں پناہ نہیں — پنجاہ

زبان زیست کسی عہد پر نگاہ نہیں
ستم عدو ل ہے یہاں کوئی داد خواہ نہیں
بغیر امن [illegible] لب پہ آہ نہیں
بدن سا شہر نہیں دل سا بادشاہ نہیں

حواس خمسہ سے بہتر کوئی سپاہ نہیں

اگرچہ کام ہی [illegible] و اتفاقی ہے
سوائے نیک و بد اعمال کون ساتھی ہے
غرض یہ بیکسی تنہائی دل جلاتی ہے
صدا یہ قبر سے بیدار دل کو آتی ہے

عمل جو نیک ہو تو نہیں کچھ گناہ نہیں

سنا کوئی نہ ہو حسن عشق کا جھگڑا | ایسا نہ ہو کوئی حسن عشق کا جھگڑا
ہر ایک طرف ہو وہی حسن عشق کا جھگڑا | نہ پایا ہو کا ہی حسن عشق کا جھگڑا

وہ قصہ ہے کہ جسکا کوئی گواہ نہیں

نہیں گو کہ بلبل و قمری ہزار کا عاشق | بنا ہے شیخ گلستان نار کا عاشق
بانگیت ہے سب رنگ کا کے عاشق | خراب نقل ہے حسن یار کا عاشق

غضب خدا کا ہے عادل جو بادشاہ نہیں

نہیں کلام یہ وارد ہے شانیں سکر | براست گوئی زبان ہنر پانمیں سکر
نہیں یہ بات سماتی ہے شانیں سکر | نہیں فرشتہ ہیو کا ہے کانیں سکر

وہ سر ہے کوئی جسکے کہ تجکا راہ نہیں

ہزار بار بہالک بقا فنا ہے بشر | عدم کی ہستی سے ہستی کی مناسبت نظر
بطعن وطنز زبان مبتلا ہے جان و جگر | عذاب گور ہے دنیا کہ رنج سے بدتر

سوا خدا کی کرم کو کہیں پناہ نہیں

بہ السینہ عابد جو عشق ہے دل کش | ہمیشہ اوسکی حرارت دی ہے جگر کو غش
اگرچہ جھکو یہاں ہر قدم ہے آوے غش | فقیر سنگ قدم مارا و سمعیاں آتش

غزل غالب | طریق احمد مرسل ہے دستاہ راہ نہیں | پنجاہ و ہکیم

ستائی ہے آبرو کا پردہ حجاب میں | نہ دیکھا تو کیا یہ فرق کھلے ہو تاب میں

ایک جو ہمکو طالب پیدا کیا تھا ہمین | [illegible] حسب شعرا کہین

پیدا ہوئی [illegible] ہمین

ہرچند [illegible] لاکہ ہین معبود ایک ہو | [illegible] معبود ایک ہے

اسلام اور کفر کا مقصود ایک ہے | [illegible] مشغول کیا ہے

حیران ہون [illegible] ہمین

وہ حسن [illegible] خورشید ہے فروز | رات سیاہ و شام [illegible] روز

شکل سپید [illegible] لاکہون کا ہے سوز | [illegible] فارغ نہین ہنوز

[illegible] ہمین

ہین وہ جہان مین صاحب فیض و فضل وجود | [illegible] ہم جو ہین در ود

نقصان انکو دہر مین ہو جاے عین سود | [illegible] ہم شہود

ہین خواب مین ہنوز جو جاگے ہین خواب مین

عابد گو کیون نہ دلکو رہے جستجوے دوست | پھرتا ہے چشم دل مین سدا نور روے دوست

جیون سایہ خاکسار ہین [illegible] کوے دوست | غالب ہم دوست [illegible] ہوے دوست

برغزل شہوار مدظلہ | مشغول حق بندگی بوتراب مین | پنجاہ و دوم

ہر زمان طعنے ہی آرہی دبلو جاتی ہین | کہ [illegible] رہتی ہین یک لخت بھلے جاتی ہین

تنگ [illegible] سر اپنا ملی جاتی ہین | یہ وہ [illegible] یہان لاکہون بلے جاتی ہین

ایک ہم ہین [illegible] کو بجا لاتے ہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھا ہے جو [illegible] تجھ جیسے بدن [illegible] | تجھ سا تو کوئی حسین [illegible] جہاں [illegible]
عاشق [illegible] گلبدن [illegible] | [illegible] اندر [illegible]

پنجه زن ای مه جبین تا شود آهوی تو

عشق کا جو فیض وجود پا گیا دل پر ورود
میری تو آہو نگاہ دود دیتا ہی بو مثل عود
ہو گئی ہی کشف شہود پڑھتا ہون ہر دم درود
حیرت چشم فزود عقدهٔ عشقم کشود

صورت جانم نمود آئینهٔ روی تو

ایسا ہی فیض جنون پہنچ گیا دیوانہ ہون
حال دلی کیا کہون چشم سی بہتا ہی خون
ورنہ گردون میں جاؤن کدہر کیا کرون
شد ہمہ کارم زبون پُر درد درون

جان بلب آمد کنون باز ربد جوی تو

ایسا ہی جو سخن رشک دہ نور تن
خال بت سیم تن پایہ ہی مشک ختن
پہر گی ہر یک نشست میں بن دیکہون سرو سخن
مجہ بہار چمن سے کی بشود جان من

چشم من ای گلبدن می نگرد سوی تو

عشق نہ پایا گذر میری دل زار پر
اپنی کو اپنی خبر اب نہین جاوین کدہر
داغ ہوا بر جگر چشم بہی رہتی ہی تر
در رخ ای سیمبر جلوه نمائی اگر

سجده کنم ہر سحر بر خم ابروی تو

فیض کیا جو عطا ناصر نصرت فزا
بہید سبہی کہل گیا عابد و معبود کا
منقطع حالی سنا یہ ہتا یہ عابد رہا
خاطر شاعر ہوا جمع ز مہر و وفا

تضمین بر کلام شمس تبریز — گرد پریشان مرا سنبل گیسوی تو — پنجاه چہارم

عشق کا جبکہ ہو غلو پا گئین سینہ علو
وصل صنم کی آرزو رکہتی ہین دوست و عدو

آپ ہی اپنے روبرو ہوتا ہے زار ہو بہو ۞ چار سُو اور کو بکو پھرتا ہے کھتے طرقو

کیونہ پکارین خوش گلو بقر بقو بقو بقو

گر دو سے آہ ہر نفس حنجرہ بھی جلے بہ جس
سینہ سنی ہے جیون جرس کس و سے اے دست رس
سیل سرشک و خون سن پاک ہی بجز اندرس
سوزش عشق اُف ہے بس جان تجی کیا ہین بوالہوس

لکھتا یہی ہے مو بمو بقر بقو بقو بقو

قلب ہے از بدر دو غم تن پہ رہے سدا ستم
صوت مظہر اتم یادی بنجود تو ہم بہم
سمجھی وہ ہستی و عدم چشم بنادی جام جم
دیکھ او سے بیفت خم از سرزا نور کہہ قدم

بولا اگر کہی ہو بقر بقو بقو بقو

دامن دلیہ پہ شق رہی دلپہ سدا قلق رہے
جو کہ سدا سبق رہی یاد مین نہ طبق رہے
ہوش و حواس فق رہی جانکو بہم دق رہے
مسکن و جا دق رہے اور زبانپہ حق رہے

ورد زبانپہ ذکر ہو بقر بقو بقو بقو

اشک جو اپنے یار ہین گوہر شاہوار ہین
سینے اسید وار ہین عابد ہوشیار ہین
تجھ پہ تو ہم نثار ہین عشق مین بیقرار ہین
بندہ پانچ چار ہین شکل دہ ہزار ہین

برغزل حق نما شاہ | ساقیا بھر کے لا سبو بقر بقو بقو بقو | پنجاہ و پنجم

جانتا کون ہے اگر سب ہے تو
شام ہے تو کہین سحر ہے تو
موج زن بحر تو ہے بر ہے تو
دیکھتا ہون جدھر ادھر ہے تو

کہین ناظر کہین نظر ہے تو

بغیر تو بقو بقو زبان حال کی

جسکو دنیا کا ہے لگا دہندا
کہین سورج ہو اور کہین چندا

کوئی صاحب ہے اور کوئی بندا
ایک شہرگ مین کیا خداوندا

ہر رگ و پے مین جلوہ گر ہی تو

نالہ و داغ و آہ سوزان مین
مرد پاک خاص عین انسان مین

جگر و خاطر پریشان ہین
دل مین سینہ مین جسم مین جان مین

دیکھتا ہون تو سر بسر ہے تو

نشۂ مل کہین کہین قلقل
سرو سوزون کہین کہین صلصل

کہین نرگس ہے اور کہین سنبل
مثل گلشن کہین کہین بلبل

گل کہین ہے کہین شجر ہے تو

واعظ شہر ہے مگر زاہد
ایک ہی حال پر ہے ہر زاہد

بندگی مین ہے سر بسر زاہد
کیون بہٹکتا ہے در بدر زاہد

غور تو کر خدا کا گہر ہے تو

جو تشنۂ عشق سے کے ہوے جا کر
اپنی دیدار آپ دکہلا کر

محو از خود ہین وہ تجہے پا کر
کہین عارف کی شان مین آ کر

وصل کا اپنے منتظر ہے تو

دیکہی موسی نے طور پر جو جہلک
نور وہ ہی سما سے تا بسمک

عابد آنکہو نمین اپنے ہی وہ چمک
معنی ہے تو باطن مین حق نمائی شک

بر غزل خاصه خرم | ظاہر اخلق میں سبب دو | بنجاہ و ششم

ردیف لیا مجہسی گیا ہے جو سناؤن تجہکو
وسیدہم یاد کہون بہول سجاؤن تجہکو

منتین کر کہ مین کا ہیکو بلاؤن تجہکو
دو پکہہ مجہسے نہین ہوندہ کی لاؤن تجہکو

آپ اپنی کو بہلا دیوان تو بناؤن تجہکو

ہمدمہ عشق دل نہار سہدا سہتا ہے
دل تیرے روبرو ہوتا ہو تو کیا کہتا ہے

چشم سے اشک کا سیلاب عجب بہتا ہے
دیکہہ صورت کو تری ہوش نہین رہتا ہے

اپنا احوال بہلا کیا مین سناؤن تجہکو

ہوتی آنکہوں سے ہی اشکو نکی ہمیشہ برسات
دلکو اپنے ہے تصور یہی رہتا دن رات

جل گیا سینہ کہ ہے داغکی سوزش سے بات
آنکہہ مین آہ نہ سینہ مین سما وے ہیہات

کونسا چیز تری ہے جو چہپاؤن تجہکو

سو مین مجنون تہا جسطرح جنون پوشیدہ
عشق مین تیرے صنم جیسا کہ ہون پوشیدہ

دیکہہ تن مین ہی ہی کس رنگ سے خون پوشیدہ
دل تو چہتا ہے کہ اسطرح رکہون پوشیدہ

خود نہ دیکہون کسی ہر گز نہ دکہاؤن تجہکو

منزل عشق کا ہے جب کہ جا بدراہی
جستجو کرتا ہے ہر کسلیے منصب جاہی

حق نے اقلیم قناعت کی عطا کی شاہی
حال خاموش سے بس تجکو ہے سب آگاہی

بر غزل اصغر | آپ مین کیا کہون اور کس سے کہاؤن تجہکو | بنجاہ و ہفتم

عشق مین عاشق و معشوق ہیں یکدل دونو | تا کہ طے منزل مقصود کرین مل دونو

مجھ کو کیا [illegible] دونو | [illegible] مشغول ہی شاغل دونو

[illegible] دونو

بات [illegible] سے نگر | [illegible] سے نگر

[illegible] سے نگر | [illegible] سے نگر

[illegible] دونو

دلکو [illegible] | [illegible]

کام [illegible] | [illegible]

[illegible] دونو

مجھکو [illegible] تو ہی ہین آرہ | صورت نقش قدم اوسکی گلی مین آرہ

مجھکو [illegible] تو ہی مین آرہ | کہہ نہین ایسا خدائی مین کسی مین آرہ

میری آنکھین ہین [illegible] رہنے کا قابل دونو

دلسی عاشق [illegible] جہان صورت کو | اسلیے شایق ہین روعال کے اور دولت کے

غیر ہو واقف [illegible] وحدت کے | جب سے ہین ہند مین اس شہر کے کثرت کے

آنکھ کو بہول گئی عاقل و عاقل دونو

سنگ اور خشت کی ہر جا ہی یہ جو [illegible] | نہین معلوم کہ پتھر لیا کیون عین [illegible]

ہی ہرسید جہین معتقد کعبہ و دیر | اسطرح خاتمہ مومن کا فرہو بخیر

راہ حق چہوڑ چلی ہین کہ و باطل دونو

[illegible] عاشق [illegible]

[illegible]

دل [illegible]

[illegible] خدمت [illegible] سو [illegible]

[illegible] حیرت [illegible]

[illegible]

[illegible] گیسو [illegible] عاشق [illegible]

[illegible] لو پیارے

[illegible] جا دن [illegible]

[illegible] گل کی طرح [illegible] آتش [illegible] دل مین [illegible]

[illegible] عجب رنگ سون [illegible]

لب سو جب [illegible]

[illegible] ہزار [illegible]

[illegible] چمن [illegible] دل مین [illegible] یار

[illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] شعله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مستانه کردند | [illegible] پروانه کردند

چون [illegible] و امق دیوانه کردند | [illegible] کردند

پیران جاهل [illegible]

[illegible] کردیم توبه | [illegible] کردیم توبه

[illegible] کردیم توبه | [illegible] کردیم توبه

از فعل [illegible]

[illegible] از [illegible] | [illegible] پهلوان [illegible]

در منزل شوق [illegible] | از یاد حافظ ذوق لبت [illegible]

بہ غزل خاموش [illegible] | [illegible] شبانہ و ورد سحر گاہ | شصت

[illegible] گذر [illegible] الحمد للہ | [illegible] و [illegible] الحمد للہ

اب [illegible] الحمد للہ | [illegible] بر [illegible] الحمد للہ

[illegible] الحمد للہ

[illegible] عشق [illegible] | [illegible] ہے

جنگل و ویران [illegible] ہے | [illegible] ہے

[illegible] الحمد للہ

[illegible] | [illegible] عکس [illegible]

[illegible] | [illegible] ہے عکس [illegible]

[illegible] الحمد للہ

[illegible] | [illegible] کا

[illegible] | [illegible] کا

[illegible] الحمد للہ

[illegible] | [illegible] ہے

[illegible] | [illegible] ہے

[illegible] الحمد للہ

شان اوسکی بولاں حقیقی کہا یہہ | سارا راز ماخذ ہے پر جلا یہہ
چار و نظرف ہو دیکھو تو کیا یہہ | ہے نور احمد فضل علی یہہ

تخمیس فرمین الحمد للہ

عابد حیدان کا کیا کیا تماشا | آگے نظر کے گذرا تماشا
چار و نظرف ہی ہوتا تماشا | خاموش ہو کر دیکھا تماشا

برغزل صفا علیہ

حق کا بت ہیں الحمد للہ نعمت و نعم

رشد صفا ہو وہ شاہ ذیجاہ | ہم بندہ کمتر ذی رتبہ وہ شاہ
جب کہ ہمیشہ ہم سے تھے ہوا خواہ | ادنکی بہاری پھر اب ہوی راہ

الحمد للہ الحمد للہ

کوی تو انگر کوی گدا ہے | کوی کدورت کوی صفا ہے
جز ذات حق کے کسکو بقا ہے | یہہ ملک یہہ حکم کسکو رہا ہے

الحمد للہ و الملک للہ

میں لب کسی دیکھتا ہوں الفت | جو چاہتے الست دیتا ہوں صحبت
میں جانتا کیا اوخصوصیت | یارو خدا ظاہر میں اور کدورت

استغفر اللہ استغفر اللہ

ان میں ہیں کہ علما ہی را دی | حسن یہ چاتول مخدوم ساوی
عرفان و صفا ہر تھوڑا جادی | یاد شمن دوست ہیں ساوی

[illegible]

[illegible] و خناس [illegible] | [illegible] تو ہی آتا نہیں [illegible]
دل میں [illegible] و وسواس | [illegible] صفا کو [illegible] انفاس

[illegible] | [illegible] | قسمت [illegible]

[illegible] پروا | [illegible] مشکل اپنا [illegible]
دنیا کی الفت [illegible] | [illegible] وفا [illegible] ہمراہ

[illegible]

[illegible] ہستی | [illegible]
[illegible] ہستی | [illegible]

[illegible]

دل [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible]

ہو ورد شہوار حرف منقطع ث ث ث — کیا یہ صفات سے ظرف ملمع

بر غزل قدسی — سبحان اللہ زہے بارک اللہ — تصنعت و مسدس کیا

گذر ہوا دم سے یا سید ہم کی [illegible] — آپ سا دوسرا کوئی نہیں محبوب نبی
یک اشارہ سے ہوئی دو ٹکڑے ہوا ماہ شبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

[illegible] — [illegible] فلاک کی ہوا و دراز
شب معراج [illegible] — تو ہمائی کہ ترا عرش نشستہ با انداز

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

امت خاص کو عصیاں کا ہے کیا خوف و خطر — شرف حق آپ ہوئے [illegible]
رحمت للعالمیان آپ ہوئے [illegible] — چشم رحمت [illegible]

[illegible] قرشی ہاشمی و مطلبی

[illegible] طالب [illegible] — آپ [illegible]
فیض [illegible] — [illegible]

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

کیا [illegible] — [illegible]
[illegible] خوان [illegible] — نسبت [illegible]

[illegible] نسبت [illegible]

آپ کی یاد تو ہر دم ہے دل میں جاگزیں مدام — آل اطہار پہ پیوستہ درود و سلام

نعت والا سے تو رہتا ہوں میں شیریں کام — نخل بستاں ہے سینہ ز تو سرسبز مدام

[illegible] مشہور آفاق [illegible] قطبی

کمترین بندہ گنہگار ہے حامد علی — آرزو دل میں زیارت کی ہے یا ختم نبی

اب مدینہ اوسی پھر ہو مراد دل کی ولی — سیدی یا انت حبیبی و طبیب قلبی

برغزل سید [illegible] — آرزو [illegible] قدسی سے [illegible] قطبی — [illegible] چہارم

مقبل حق و خدا مخدوم صابر کلیری — راز دار مصطفیٰ مخدوم صابر کلیری

پیشوا و رہنما مخدوم صابر کلیری — مظہر نور خدا مخدوم صابر کلیری

معدن فیض و عطا مخدوم صابر کلیری

[illegible] حبیب [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] ذات حق کا [illegible]

جلوہ [illegible] مخدوم صابر کلیری

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] مخدوم صابر کلیری

معتقد [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

نہین منظور ہے گر انکو کچھ زیور پہننا | نہ اُنہو دو دامن ... [illegible]

بر غزل نیاز رح | جو کچھ کہ تو نے غیب سے اوہی سو ہم البتہ تو بھی | تضمین و ...

وہی ہر جائی ہے تو پھر کسکو یاد کیون کیجے | یہہ اپنا قصد دل جا بجا کہین اداد کیون کیجے
دل اپنے مین خیال غیر کی بنیاد کیون کیجے | ہمارے جیسے بر روزہ سے دل اپنا شاد کیون کیجے

ہوای حسن پر دلکو عبث برباد کیون کیجے

نہ ہی سنگین دلونکی ہاتہہ اپنے دلکا تو شیشہ | حقیقت ہے چمن مین گو وہ نہ لا کچھ بہ دل مین اندیشہ
یہان پھر ہوا ہی اب محبوبیت کا پیشہ | لگا کر دیدہ و دانستہ اپنے پاؤن پہ تیشہ

بکوہ عشق بیتا قتل جون فرہاد کیون کیجے

نگاہ بیوفاؤن سے بچا رکہہ ہر زمان دلکو | بدام کاکل خوبان پہ پہنسا مت ناکہان دلکو
مثال طائر عنقا ہمیشہ کر نہان دل کو | نہ کیجے خال و خط کو دام و دانے پر میان دلکو

اگر کیجے تو پہر پہر نالہ و فریاد کیون کیجے

بجان اوسکا سدا محکوم ہو غلمین وہ حاکم | سمجہتا ہون اوسے مخدوم اور اپنے کو بک خادم
جگر اور دل یہہ دونو نذر ابکے ہین گزران کیجے سالم | جو مانگو ہو نہین آزادی کبہی بہ ہوس کرو عالم

بسے لیجے غلامی مین اوسے آزاد کیون کیجے

نہ کرانا یاد جون کا ... کبہی مرا نہ غم کو | چراغ داغ سے روشن کیجے خانہ غم کو
خوشی کی بات ہی مرے اب سمجھو دو پیمانہ غم کو | نیاز اب چپ ہو نکرو افسانہ غم کو

بر غزل حضرت ... | جب سے وہ کہنگی جو داد سے فریاد کیون کیجے | تضمین ...

[illegible]
جو بیان وقت وقت مجہ خود بامند عنقا ہی
تماشا دیکہو ایک بار ... اوہی ...
نہ عالم وصل مین ہی تو ... بنده ہی

فقیر ... قطره ... دریا ہی

بہاری نی ہی گلشن قابل گلگشت زیبا ہی
جناب عشق کا اب راز تو سینہ مین پیدا ہی
ہر سو ہم صفیران چمن کا شور و غوغا ہی
بیان کسی کرون کیا مین کہ میرے دل مین کیا کیا ہی

نئی باتین نئی گھاتین نیا ہر دم تماشا ہی

سمجہتا فرق کچہہ ہرگز نہین کیون ... حرم مین
جو ہمدم اپنے دم سی صبحدم رہتا ہوں ہر دم مین
ہمدم سے آگیا ہستی کو جانا کیا غم مین
غنیمت دم کی اب سمجہو کہ یون ہی سحر عالم مین

کہ ہر عالم مین مجہکو یک نیا عالم دکھاتا ہی

قدم جو وادی حسرت مین رکہا ہی جاہون لاکہ
بہلا ای زاہدو کیون اسقدر تم ہیر تو ہو بہاگو
ہوا ہی مجذوب بس دل مین اسی سی ... جاگو
میرے دل مین ہی جو پوچہون کہ کس قرآن تسبیح و اکو

زبان مطلق نہین چپ کو تو پہر کیون گویا ہی

نشہ و مین کا ہی کردیا سر مست بی پرده
ولا کیون سنا تو پوشیده ہی ہرگز نکر پرده
سنا جب حضرت ... سے ... پرده
کسی پردہ نشین سے ہمکلامی ہی یہ پرده

سخن یار ... مجہسی مجہکو پردا ہی

نہ دل کو ناز کی حرمت ... خوف ہی ہم سی
... ورنی ... رفت ہی مجہ ... سی
نہ خوش ... ہی ...
جہان جانا ہی وہان کل ... جانا ہی ہم سی

دل صاف مکان دیدہ تر اودیوانخانہ ہو

امیرانِ ہر زمین عالم آبرو جنگ و ملک اور دولہ
زمانہ ڈھونڈہ کر دیکھا تو ہر شخص تھا اکولا
مگر مت بھول جا ہرگز سخن شاعر کا ہے اولا
دل میں مرد کی محفل میں ہیں یک طالب مولا

بر غزل وجد | کسیکو حب دنیا ہی کسیکو فکر عقبیٰ ہے | مخمس ہفتم

وامق سے ہمسری کی تحسین ہے
فرہاد کی کیا کسی کی تحسین ہے
وہ عاشقی عاشقی کی تحسین ہے
عاشق ہونا کسی کی تحسین ہے
مجھ دل لگی دل لگی کی تحسین ہے

واعظ کا سخن جو دل میں بھرتا
گلگشت جنان کو یاد کرتا
زاہد و ورع کسی سے ڈرتا ہے
حوروں کے نام پر ہے مرتا
انسان کہ آدمی کی تحسین ہے

اب دی شب فراق جانی
ہوتی ہے لاکھ قصہ خوانی
بے خوابی سے دل ہے گرانی
جس شب نہ سنا تو وہ کہانی
بہتر تو ہے آدمی کی تحسین ہے

یہ عشق جان میں گرہ جانا
سے جوش ہے اوسکا شعلہ ہو جانا
اور حسن میں ہے اک ادا ہو جانا
اوسوزان [illegible]
یہ ایک کچھ لگی کی تحسین ہے

رشتہ اجھ مہر سیاہ و رخشان
[illegible]

مانی سے شبیہ لکھنے حیران | خالق نے کمر تجھ میری جان

ایسی دی ہے کہ دی [illegible] ہے

دیکھی لی خوش نکات میں سے | گزرے لذت سے صفات میں سے
بیدار ہی رہ کے رات میں سے | اور تقی سنی ہر بات میں سے

ہم سے اچھی بری [illegible] ہے

عابد نے سنی جو صوت اہو وجد | لی [illegible] نسیم جو ت اہو وجد
خوش عشق میں روز فوت اہو وجد | ہر سے کو عزیز موت اہو وجد

برغزل نواب بدر الدین خان بہادر | اس نے جان [illegible] ہے | مصنف [illegible]

جو عشق [illegible] براہ لذت میں رہو | سدا جان پریشان گھر نظر میں رہو
وطن میں [illegible] ہمیشہ سفر [illegible] رہو | رکھو وہ شیوہ نہ مد نظر میں رہو

یہ جسے راز محبت [illegible] ہو

دیوانہ [illegible] شیریں کا [illegible] | [illegible]
کبھی [illegible] | [illegible] ولیکن [illegible]

[illegible] سے [illegible] میں رہو

[illegible] | [illegible] لیلی کا ناقہ محمل
رکھ جو [illegible] | کچھ جو [illegible] نالہ تو [illegible] دل

[illegible]

چمن ہو ابر بہاری کا ہو نیا موسم ہو
شراب و ساقی مہ نوش اپنا باہم ہو
نہایا زلف کا در پردہ ایک عالم ہو
شب وصال کی یارب نہ روشنی کم ہو

وہ نور عارض تاباں نہ شمع روشن ہو

فراق یار کا درد و الم تھا ضبط نہ سا
[illegible] تھا [illegible] مبتلا جانا
گلا ہو کیونکر کیا کہ نقصہ یک قلم لکھا جاتا
نہ بیرہ شمع کو دیا تھا افلاک نے عیش اپنا

[illegible] کہ جیسا چاہو ہو ایک شعر [illegible] قسمت و تقدیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ تو آسنہ میں جلا رہی نہ پتنگ میں جلوہ گری رہی

تب عشق کو کہی خبر [illegible] کی میاں تو [illegible] علاج کو — کہ طبیب کو ہی یا سکو تہر [illegible] عاشقوں کے فراج کو
دیا [illegible] اپنا ہی نقد جان [illegible] ملک کو خراج کو — کیا خاک آتش عشق نے دل بینوا ہی سراج کو

[illegible] عاشق — نہ خطر رہا نہ حذر رہا جو رہی سو بیخطری رہی — خمسۂ نہم

عادل [illegible] ہیں جو [illegible] کے — ہیرو [illegible] جو سنت خیرالانام کے
[illegible] تابع الہام سے کے — کلمہ پڑھا تو کیا جو مسلمان ہیں نام کے

ہندو ہیں خوب [illegible] کہ تابع ہیں رام کے

[illegible] عشق کی [illegible] — [illegible]
[illegible] شوق [illegible] — [illegible] دل [illegible]

[illegible] کے

دل [illegible] — [illegible] عشق [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] فوق ہی [illegible]		خواجہ معین الدین کو جو عاشق [illegible]
	کیونکر ہو وہ [illegible] کلام	

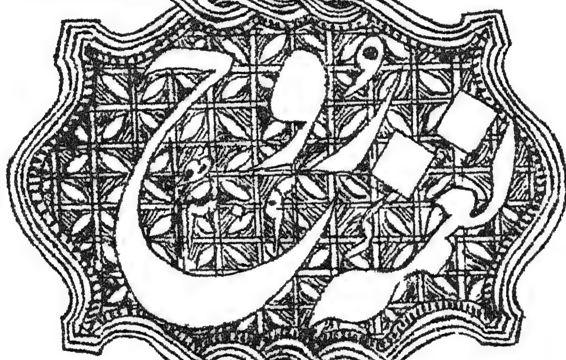
تمام شد

صحت نامہ و غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	کبین	تیغ بن	۳۳	۱	سو	سو
۳	۹	نظیر	نظر	۳۵	۴	پهکی	برجهی
۵	۱۱	تعاہد	تعاہدو	۳۶	۸	کرو	کرو
۸	۱۴	الیدو	الیدو	۴۱	۱۵	غنا	نے غنا
۱۰	۵	باختیا	باستثنائی	[illegible]	۱۴	جسبا	جیسا
۲۰	۲	سخن نگار	سخن نگار	۴۰	۱	جو	چو
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]
۲۹	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

وكان الله بكل شيء محيط



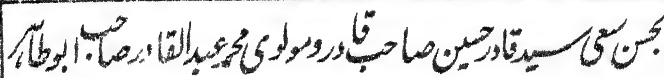
باہتمام رشید الدین بخیر کے
مطبع فخر نظامی میں

وفی انفسکم افلا تبصرون

بحمد اللہ دیوان عالیجناب نواب صولت جنگ میر عبد علی خان بہادر المتخلص بہ عابد دام اقبالہ

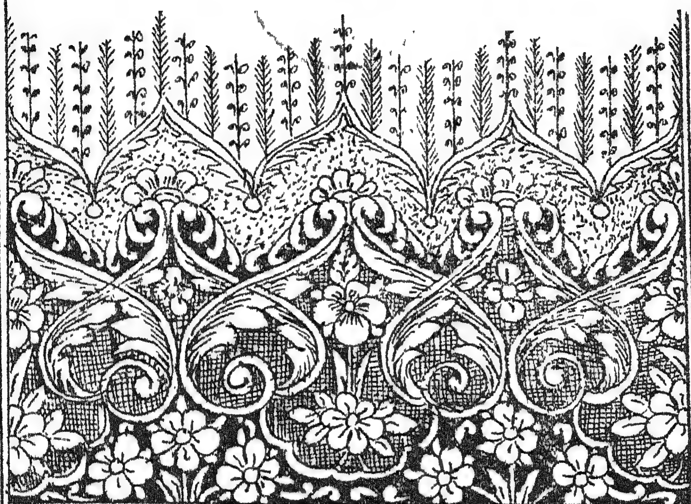
نغمۂ روح

[illegible] مد ظلہ العالی المسمی بنام تاریخی شاگرد حضرت بلبل [illegible]



بحسن سعی سید قادر حسین صاحب قادر و مولوی محمد عبد القادر صاحب ابو طاہر

قد طبع فی مطبع فخر نظامی حیدرآباد دکن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ خدا وظیفہ ہے برنا و پیر کا
نعتِ رسول وردِ صغیر و کبیر کا

دیکھا ہی حقکو حق ہی یہہ حق رتبہ پیر کا
گر عقل ہو تو مان سخن اس حقیر کا

ہون خاکسار مین نہین خواہان سریر کا
کافی ہی گر ملے مجھے بستر حصیر کا

الفقر فخری احمدِ مرسل نے جب کہا
سلطان سی بڑہکے جانئے رتبہ فقیر کا

ہے آسرا جو صاحبِ لولاک کا مجھے
مطلق نہین ہے خوف گناہ کثیر کا

چھوٹا کمان سے جا کے لگا وہ نشانہ پر | اپنا سخن مقابلہ کرتا ہے تیر کا

دنیا کی مشکلات سے عابد نہین ڈر
مشکلکشا ہے نام مرے دستگیر کا

مظہر ہے خاص بندہ خدا کے ظہور کا | پہر دیکھیے تو جلوہ محمد کے نور کا
نزدیک آئیے تو کہون راز دور کا | قادر ہو قلب پر تو تماشا ہے طور کا
زاہد کو صرف شوق ہی جنت کی حور کا | رندو نکو اعتراف ہے اپنے قصور کا
کیون عاشقو نکو کرتے ہین ناصح نصیحتین | کیا کام اہل عشق مین عقل و شعور کا
کیا ہے عجب جو بخشدے مجہہ تیرہ روز کو | وہ ہے کریم بندہ ہون رب غفور کا
شیطانکی کیا مجال کرے آدمی سے بحث | اوستاد ہے یہہ اوس سے بھی بڑہکر فتور کا
خط اونکا مجہکو آیا ہے مضمون ہے یہی | اک کام تمسے آج ہے مجہکو ضرور کا

عابد کو کیون نہ فخر ہو اس اختصاص پر

فدوی بھی ہے تو خاص ہے اپنے حضور کا خلد اللہ ملکہٗ

ہے یہہ بیگانہ آشنا سب کا
دل بھی معشوق ہے نئے ڈھب کا

ہو وفا وعدہ ہم سے ہی کب کا
بوسہ رخسار کا دے یا لب کا

میری تیری ہے دوستی کب کی
کچھہ تعلق نہین ہے یہہ اب کا

مے پندار پی ہے زاہد نے
پاک ہے نفس رند مشرب کا

کافرِ عشق بھی مسلمان بھی
ہے جدا ڈھنگ میرے مذہب کا

تو نے کیون دی ذراسی مے ساقی
تشنہ ہون ساغرِ لبالب کا

عید کا دن ہے آئیے ملئے
ہم سے ہوتا ہے وعدہ کیون شب کا

کون مجھسا ہے دوسرا عاشق
تجھکو اک مین ملا ہون مطلب کا

عید مجھکو کیا جو اے عابد
مجھہ پہ احسان ہے مرے رب کا

رات دن محو تصور ہے میرے جان کسکا
عشق رکھتا ہے تو پنہان دل نادان کسکا

کسکے سایہ مین خط و زلف کو ہاتہہ آئے نجات
آسرا ڈہونڈہتے ہین سنبل و ریحان کسکا

جستجو رہتی ہے کسکی یہہ شب و روز تجھے
عشق ہے دل کو ترے تیر رخشان کسکا

کیا کہون پوچہہ رہین ہین وہ دکہا کر زلفین
دل بنایا ہے اسطرح پریشان کسکا

تم جو دل مین ہو تو کیا کچہہ نہین دلمین میرے
کسکی حسرت مین گرون عشقمین ارمان کسکا

حال عابد کے کہون مذہب و ملت کا مین کیا
دین ہی دل سے بہلا بیٹہا ہے ایمان کسکا

غیرونکو بھی معلوم ہے مین یار ہون اوسکا
اے عشق بہرحال خریدار ہون اوسکا

اے مالک کونین بنایا مجھے جس نے
شرمندہ تمہارا تو گنہگار ہون اوسکا

کرتا ہون جو مین حق سے طلب حقکی محبت
صد شکر کہ اوس سے ہی طلبگار ہون اوسکا

مجہہ خاک کے پتلے کو حقارت سے نہ دیکھو
ذرہ ہون مگر محرم اسرار ہون اوسکا

دیوانہ مجھے کہتے ہین کیون اہل خرد سب — وہ میرا ہے مین دل سے طلبگار ہون اوسکا

ہونے کی فدا جسپہ سلیمان کو ہے حسرت — مین مور ضعیف ایک گرفتار ہون اوسکا

کرتے ہین عبث فکر مری حضرت عیسے — صحت سے غرض کیا مجھے بیمار ہون اوسکا

مسجد مین جو حایل ہون تو بتخانہ مین زاہد

میخانۂ عالم مین مین سرشار ہون اوسکا

جس جگہ آنکھ پڑی یار کا جلوہ دیکھا — اسی جلوہ کا زمانہ مین تماشا دیکھا

اپنے زیور کی وہ تعریف بھی یون کرتے ہین — چاند تو چاند ہے ماتھے کا بھی تارا دیکھا

ساری محفل مین مرے حال پہ ہے اوسکی نظر — آنکھ سے اوس نے کیا مجھکو اشارا دیکھا

دین و دنیا کا کیا عشق نے تیرے نقصان — نفع کے بدلے ہوا میرا خسارا دیکھا

دل کو آئینہ کیا مین کہ صورت دیکھون — دیکھنے والے نے افسوس نہ دیکھا دیکھا

کنگھی کرتے ہوئے مجھ سے وہ یہ فرماتے ہین — تیرے دل کے لئے رکھا ہے یہ آرا دیکھا

سخت مایوس ہوا ہون جو گنہ کے باعث
یا نبی آپ کا ہی مین نے سہارا دیکھا

نامہ پڑہتے ہی میرا ساتہہ وہ قاصد ہوا کے
آگے کہلا ہے کہ کیون شوق ہمارا دیکھا

قدم شاہ دکن خلد اللہ ملکہ ہم نے تو دیکھے عابد
نہ سمرقند ہی دیکھا نہ بخارا دیکھا

آنکھہ اب تمسے لڑی دیر و حرم چھوڑ دیا
اک تمہارے لئے کس کس کو صنم چھوڑ دیا

خط تمہین لکھنے کو بیٹھا تھا کہ تم آ ہی گئے
اسلئے ہات سے اب مینے قلم چھوڑ دیا

میرے مشرب سے جو ناصح کو ہوئی آگاہی
پند گوئی کو وہین کھا کے قسم چھوڑ دیا

تو نے جس روز کیا وصل کا وعدہ مجھہ سے
دل مضطر نے خیال شب غم چھوڑ دیا

ہات کو مین نے بڑہایا تہا کہ چہولون خسا
ہات ظالم نے مرا کر کے قلم چھوڑ دیا

دی مجھے عشق کی سرکار نے روشن چوکی
مین نے وہ ماہی مراتب و علم چھوڑ دیا

آگیا رحم تمہین یا میری قسمت جاگی
شکر اللہ کا یک لخت ستم چھوڑ دیا

کیا ہوئے پہلے کے الطاف و مہر و الفت
واہ جی تمنے تو سب لطف و کرم چھوڑ دیا

ہات اوٹھا تو مری ارمان سے مسکین عابد
خط مین اوس شوخ نے یہہ کہکے رقم چھوڑ دیا

بت کو لا کر کسنے میرے دل کے اندر رکھدیا
خانۂ اللہ مین کیسا یہہ پتھر رکھدیا

کر دیا منہہ بند میرا بات ہی کہنے ندی
ایک کڑے ہی ایسی سنائی دلمین نشتر رکھدیا

شیخ صاحب عزم کعبہ ہو مبارک آپکو
ہمنے اپنا کوچۂ جاناں مین بستر رکھدیا

جو بڑہانا ہو بڑہائے جو گہٹانا ہو گہٹائے
کاتب تقدیر کے آگے مقدر رکھدیا

ہو گیا حیران عابد دیکھکر صورتین
جب قدم اس آئینہ خانہ کے اندر رکھدیا

جس نے ایسا تجھے شباب دیا
اوس نے ہی ہم کو اضطراب دیا

شب کا وعدہ کیا نہین آیا
رات بہر مجھکو یون عذاب دیا

کیون نہ جلجاؤن غیر کو تو نے
بھر کے ساغر دیا کباب دیا

کتنے بوسے دئے لئے کتنے
اسکا تو نے نہین حساب دیا

خلق سے کیا تو مانگ خالق سے
اوسنے ہی سب کو بیحساب دیا

شیخ نے کر کے غیبت رندان
زہد و تقوے کا سب ثواب دیا

ہمنے کیا پوچھا آپ کیا سمجھے
بات کیا تھی یہہ کیا جواب دیا

عابد حق پرست کو ہے ہے
تم نے کیون ساغر شراب دیا

کھوج اوس نام کا نہین ملتا
کچھہ پتا کام کا نہین ملتا

کوئی کیا پہنچے آپ تک صاحب
رستہ اس بام کا نہین ملتا

یون تو برسون ہی پی ہے ساقی
لطف اس جام کا نہین ملتا

کون وحشی گیا کہ کعبہ مین
جامہ احرام کا نہین ملتا

غیر کا خط وہ دیکھتے ہین مجھے
پرچہ پیغام کا نہین ملتا

یون ہین کہنے کو سیکڑون احباب
دوست اک کام کا نہین ملتا

سود سر کار عشق سے ہمکو
درہم و دام کا نہین ملتا

دل جو اوس زلف مین پہنسا وہ گیا
صید اس دام کا نہین ملتا

تری طاعت سے ایک پل ہمکو
وقت آرام کا نہین ملتا

اوس نے گہایل کیا ہے درپردہ
زخم صمصام کا نہین ملتا

غیر کی وجہ سے بدو گالی
لطف دشنام کا نہین ملتا

کیا جابد سے دیکے درہم داغ
عوض اس دام کا نہین ملتا

اپنے ہی دلمین ہے خدا ملتا
کعبے جاتے تو ہم کو کیا ملتا

اپنا زاہد کو گر پیتا ملتا
کیا کہون مین کہ کیا مزا ملتا

دولتِ عشق تھی ترا ملنا | دل گیا تو ترا اور کیا ملتا
تونے گھر کرلیا ہے دلمین مرے | اب کہان دوسرا اپنا ملتا
تیرے ملنے سے ملگئے دارین | تو نہ ملتا تو مجھکو کیا ملتا
دل مین جو ہے مین صاف کہدیتا | گر وفادار آشنا ملتا

کشتیِ عمر کے لئے جابل
ناخدا کے عوض خدا ملتا

کیا خدا کا پتا ہمین ملتا | تو نہ گر مصطفےٰ ہمین ملتا
منزلِ عشق ہات آتی جب | خضر سا رہنما ہمین ملتا
دل ہی کرتا نہ رہنمائی تو | رستہ کب عشق کا ہمین ملتا
خانۂ دلمین ہم جو کرتے تلاش | جانِ جان کا پتا ہمین ملتا
تیغ قاتل گلے سے ملتی تو | قتل کا جب مزا ہمین ملتا

تیرا جلوہ ہے دونو عالم مین | کیا کوئی دوسرا ہمین ملتا

جستجو مین ہے جسکے تو عابد
وہ تو ہے جابجا ہمین ملتا

جب سے کہ آشنا مرا نا آشنا ہوا | مین کیا کہون کہ حال مرا کیا سے کیا ہوا
نیت تری ہے بدلی ہوئی دل پہر ا ہوا | ظاہر یہہ بہید آج ہے مجہسے دلربا ہوا
پہلے تو آسمان تہا اب تم بہی ہو گئے | قاتل جہان کا ایک تہا اب دوسرا ہوا
آئے نہین جو بہر نصیحت وہ میرے پاس | کیا جانے آج حضرت ناصح کو کیا ہوا
مین نے کہا کہ مرتا ہون بولا بگڑکے وہ | قدرت خدا کی آپ کو یہہ حوصلہ ہوا
اونسے حجاب کیجیے آنکہین ہون جنکی بند | پردہ یہان ہے دیدۂ دل سے اوٹہا ہوا

عابد بقا اوسی کیلئے ہے جہان مین
زندہ رہا جو ذات خدا مین فنا ہوا

رونق فزا چمن مین جو وہ گلبدن ہوا | شرمندہ شرمسار گل و نسترن ہوا

معبود تہا مین ہستی مین آکر ہوا ہون عبد | کوئی یہان فریب ہے کچہہ مکر و فن ہوا

نام و نشان سے بہی تو واقف نہ تہا کوئی | چرچا مجہی سے تیرا سرِ انجمن ہوا

کیا کہیے ذات آگے ہین نبتی ہے صفات | کچہہ ایسا اس زمانہ کا اولٹا چلن ہوا

دریا سے چہوٹ کر مرا قطرہ ہوا ہے نام | مین کیون وطن سے اے غریب الوطن ہوا

حامد یہی کلام ہے تیرا تو جان لے

مشہور عشق والون مین تیرا سخن ہوا

یہہ خوشی کے بدلے اے دل مفت کا غم ہوگیا | بات اچہی تہی نہ سمجہا وہ تو برہم ہوگیا

جو تصور عشق مین تہا وصل مین اب وہ کہان | بڑہ گیا تہا پیار اوسکا گہٹ گیا کم ہوگیا

پان کا بیڑا اپنا کر تم نے جو مجکو دیا | وہ سرِ محفل عدو کے واسطے سم ہوگیا

خلوتِ وحدت مین ظاہر اسقدر کثرت ہوئی | ایک جلوہ سے ترے معمور عالم ہوگیا

جلوۂ محبوب کا جلوہ ہے محبوبِ علیؑ
جان لو اسواسطے وہ فخر عالم ہوگیا

ہوتے ہین رندون سے عابد عابدون سے رند مست
حضرت ناصح کو کیون بیفائدہ غم ہوگیا

زاہد مرا بخیر یہہ انجام ہوگیا
تہابت پرست کفر ہی اسلام ہوگیا

صیاد تو نے کسلئے چھوڑین ہین کاکلین
تیرا اپنا ؤ میرے لئے دام ہوگیا

مین اور قیس شیفتہ لیلے وشون کے ہین
دونون کا ایک عشق مین انجام ہوگیا

مانگا جو بوسہ مین نے تو گالی ملی مجھے
لویہہ سوال قابل دشنام ہوگیا

شہرہ تمہارا میری محبت نے کردیا
جا کر دکن سے روم کو تا شام ہوگیا

ابرو وہان ہلا تو یہان کٹ گیا گلا
اوسکا اشارہ موت کا پیغام ہوگیا

بیمار ہجر کی ہے دوا شربت وصال
تسکین دل کو ہوگئی آرام ہوگیا

کس لطف سے وہ کہتے ہین مجکو پکار کر
اب عاشقون مین میر ترا نام ہوگیا

تسبیح پڑہکے ہات اٹہانا سوے فلک
عابد کے واسطے یہہ بڑا کام ہو گیا

داغ سے نالان ہین ہم مین تو شادان ہو گیا
حال میرا دیکہہ کر حاسد پریشان ہو گیا

یہہ قصور اوسکا ہے یارو ہمین میرا کچہہ نہین
ولولہ دل کو ہوا نخچیر مژگان ہو گیا

کانٹے بوئے تمنے میرے رہ کو واہ جی
دہجیان ہین جیب کی اور پرزہ دامان ہو گیا

یہہ نئی ہمنے نکالی دوستی ہین اوسکی چال
جب ظہور اوسکا ہوا ہین آپ پنہان ہو گیا

عشق کے دربار مین خلعت ہے یہہ میرے لئے
ہو گیا دیوانہ ہین پرزے گریبان ہو گیا

کیا ہوا ہے کیا کہین اوس ست کو شوق کباب
دل مرا اچہا تہا کل تو آج بریان ہو گیا

یار کا تمغہ ہے یہہ صولت حفاظت کیجئے
داغ کی الفت ہے دلمین دل نگہبان ہو گیا

ہو گئے ہین داغ کے شاگرد عابد دہوم سے
دوست سنکے خوش رہین دشمن تو گریان ہو گیا

سامنا ہوتے ہی تجہسے اک زمانہ ہو گیا
سمن ترے عاشق کے حق مین آب و دانہ ہو گیا

کیون نہ مین عاشق ہون کہو نکر ندون آندا رہے
خود مجہے منظور جب دل کا جلانا ہو گیا

قیس اور فرہاد کا قصہ نہین سنتا کوئی
مشتہر مخلوق مین اپنا فسانہ ہو گیا

آپکو ہمنے مٹایا تو ہوا تجہسے وصال
اک یہی تو کام ہمسے عاقلانہ ہو گیا

بہیس مین آکر مرے ظاہر کیا ہے آپکو
کنت کنزاً مخفیاً کا کیا بہانہ ہو گیا

یہہ تو حابد ہے سراسر حضرت ناصر کا فیض
عاشقانہ تہا مذاق اب عارفانہ ہو گیا

کثرت کو دیکہکر دل نادان مچل گیا
وحدت کے جب مقام مین آیا سنبہل گیا

مانند سیم و زر کی تپ عشق سے یہان
دل بہی پگہل گیا ہے جگر بہی پگہل گیا

شیشہ مین دل کے بادہ توحید کو ہے جوش
ساقی غضب ہوا خم وحدت ابل گیا

الفقر کی حدیث کا جب سے کہے خیال
دل سے مرے تصور اہل و دول گیا

مین ذات سے صفات مین ہونے لگا تھا گم
ہستی مین آکے بہین جو میرا دل گیا

شہرِ انا کی رمز مین جب سے ہوا ہون گم
اللہ رے بیخودی مین خودی سے نکل گیا

جب سے پڑا ہے یار تجلی کا تیر عکس
سینہ ہمارا طور کے مانند جل گیا

کیا پوچھتے ہو عابد مضطر کا حالِ زار
جاتا تہا کل وہ کہتا ہوا ہاے جل گیا

کہان ہے وہ تمہارا یاد کرنا
وہ سرباز وفا ارشاد کرنا

یہی ہے عاشقون کو شاد کرنا
کہ تم بیداد پر بیداد کرنا

تسلی جہوٹے وعدہ سے بہی ہوگی
دل ناشاد کو یون شاد کرنا

بنا کر اپنا بندہ پہر یہ کیا بات
غلامی سے مجہے آزاد کرنا

مرا دل ہو گیا خود مثل نخچیر
نہ کچہہ تکلیف اے صیاد کرنا

رکہا ہے نام شیطان فعل بد کا
انہین آتا ہے یون برباد کرنا

اُدہر ہی سے ہے جو کچھ خیر و شر ہے
نہین آتا ہمین ایجاد کرنا

یہہ عابد کی دعا ہے میرے مولا
دم آخر مری امداد کرنا

یہی الطاف خدا کیلئے جاری رہنا
بھولنا اوس کو نہ تم یاد ہماری رہنا

کہین برباد نہ ہو خاک ہماری ور در
اوسکے کوچہ ہی مین آباد ہماری رہنا

وہ گنہگار ہین دنیا مین نہین ہے ہمسا
یا نبی روز جزا لاج ہماری رہنا

سب سواری ہین مرپاس ہے ولت شیہ کی
اونکے افضال سے آسان ہے عماری رہنا

یار کے مست ہو عابد ہمین معلوم ہوا
آپکا رنگ ہے آنکھون کو خماری رہنا

آجکل اوج پہ چمکا ہے مقدر اپنا
اپنے آغوش مین رہتا ہے وہ دلبر اپنا

جانکے کس کوچہ سے آتی ہے نسیم سحری
ہو رہا ہے جو دماغ آج معطر اپنا

دغدغہ حشر کا اورونکو رہے دنیا مین
ہجر دلدار مین ہر روز ہے محشر اپنا

ہم تو کشتہ ہین تری تیغ ادا کے ظالم
کیا ڈراتا ہے ہمین کھینچ کے خنجر اپنا

فکر فردائے قیامت کی نکر اے عابد
شافع روز قیامت ہے پیمبر اپنا

اس سے بہتر نہین دنیا مین ٹھکانا اچھا
یار کے کوچہ مین بستر ہے لگانا اچھا

اپنے عاشق سے نہین منہ کو چھپانا اچھا
ایسے مشتاق کے ہے سامنے آنا اچھا

ہوس خلد نہین تیری گلی ہے مرغوب
ہمین کونین مین اب اس سے ٹھکانا اچھا

وصل ہو یا نہ ہوا اپنا تو یہی ہے مذہب
عشق مین یار کے اپنے کو مٹانا اچھا

عشق صادق ہو جنہین کچھ نہین اونکو پروا
گر کہین بد نہین یا سارا زمانا اچھا

انتہا بھی ہے نصیحت کی جناب ناصح
چپ رہین آپ نہین دل کا جلانا اچھا

دیر ویران ہوا بت ہے خدا اپنا بنا
کعبہ دل کو خدائی سے بسانا اچھا

مردے زندہ ہوے ہے تیرے کرشمہ کا یہہ فیض
تو مسیح اپنا ہے ہم کو بھی جلانا اچھا

بادۂ عشق کی عابد ہے یہی کیفیت
اسکا پینا بھی ہے خوب اور پلانا اچھا

تھا حقیقت مین جو معبود ہوا عبد نما
بندہ مین کیون نہ ہویدا صفت ذات خدا

واعظا مجھکو نکر منع گنہ سے اصلا
صفتِ عفو خدا ہوگی گنہ سے پیدا

جسنے دیکھا نہین دنیا مین خدا کا جلوہ
یان بھی اندھا ہے وہ ناکام وہان بھی اندھا

ہے بلا عین عرب اور بلا میم احمد
شکل انسان مین ہوا آکے یہان جلوہ نما

جو ہوا تیری غلامی مین اوسے اے آقا
اوسکو رضوان نے کہا میوہ جنت کے لے کہا

کبھی معبود کبھی عبد کبھی ہے عابد
رنگ اپنے وہ دکھاتا ہے جہا مین کیا کیا

جسے دیکھا تجھے دیکھا جو کچھہ پایا تجھے پایا
بجز تیرے نظر مجھکو نکوئی دوسرا آیا

کوئی حد بھی ہے اس وحشت کی یارب ہجر جاناں مین
کہ کوسون بھاگتا ہے آجکل مجھہ سے مرا سایا

بنا ہے شمع محفل وہ ہین گرد اگر دسب عاشق
وہی پروانہ سان ہوگا کہ جسنے داغ ہی کھایا

مجھے اس بیقراری نے بنایا اور بھی مضطر
الٰہی کیا ہوا نامہ نہ ابتک نامہ بر لایا

عبادتگاہ مین رہکر ہوا ہے رات دن مغرور
نکر نخوت کبھی عابد تکبر کا ہے یہہ مایا

اوسکا آنا نظر نہین آتا
نہین آتا نظر نہین آتا

آنکھہ ملتی ہے یار سے لیکن
اوسکا ملنا نظر نہین آتا

وہ جوانی کدہر گئی افسوس
عیش ڈہونڈہا نظر نہین آتا

جان لینی تو ہے انہین منظور
آزمانا نظر نہین آتا

سب ہین دیوانے عشق مین تیرے
ایک سیانا نظر نہین آتا

کعبہ و دیر مین بھی ٹھیک ترا
کچھہ ٹھکانا نظر نہین آتا

اندنون ڈہنگ آپکا عابد
ہم کو اچھا نظر نہین آتا

شہرہ ماہ درخشان کو نہین جانتے کیا
اوسکو ہم جانتے ہین دوسرے پہچانتے کیا

شہر ہی ہے کہ ہم عاشق صادق ہین ترے
حال کہا جان ہم اپنی نہین گذرانتے کیا

شہر تو پہر کیا ہے تامل ساقی
سنئے بیدرد ہے شفا اوسے چہانتے کیا

اونکو محفل مین نہ دیکہا تو مری جان نکلی
دیکہکر دل مین خدا جانے اوپہر ٹہانتے کیا

سن لو عابد کا بھی کہنا یہہ جنابِ ناصح
دوست کی دوست کوئی بات نہین مانتے کیا

شوق ہے ہر دم نئے بیداد کا
حوصلہ دیکھو ستم ایجاد کا

شوخ کی تصویر وہ کہینچے اگر
ہاتھ کانپے مانی و بہزاد کا

مین جنون مین رہنمائے قیس ہون
عشق مین اوستاد ہون فرہاد کا

کیسے غافل کیسے بے پروا ہو تم
منتظر مدت سے ہون مین یاد کا

دل مرا نخچیر اوس کا ہو چکا
ہے نصیبا اوج پر صیاد کا

المدد اے سخت جانی المدد
تیز ہے خنجر بہت جلاد کا

ہے خلش دل مین مرے آٹھون پہر
وہ مژہ ہے نیشتر فصاد کا

دو جواب صاف عابد کو کوئی
منتظر ہے آپ کے ارشاد کا

بہر قتلم تیز کن صمصام را
شہرۂ آفاق کن گمنام را

ساقیا جامے بدہ این خام را
تا شناسد مایہ انجام را

آرزوے صید میدارد دلم
صید کن صیاد بر چین دام را

سجدہ گاہ من خم ابروے تست
زان دوگانہ میگذارم شام را

بعد عمری گشت حاصل آن صنم
صرف کردم در طلب ایام را

نامہ بر مقتول شد نامہ کجا
عالم بالا کنی پیغام را

می خوری ز ان شیوۂ خود کردہ ام
می پسندند اہل دل بدنام را

عابد اہست این معمّا یا غزل
کے شود مفہوم شعرت عام را

ردیف الباء

ہے یون عزیز خاطر اغیار کیا سبب
مین ہو گیا ہون دل پہ ترے بار کنیا سبب

گستاخ تمنے کر دیا سرکار کیا سبب
ڈرتے نہین ہین غیر گنہگار کیا سبب

گر مشورہ نہین ہے مرے قتل کا تو پہر
کرتے ہین غیر سے کے مراد کار کیا سبب

ہر ایک شئے مین شکل مین تو جلوہ گر ہی ہے
پوشیدگی کے ساتہہ پہر اظہار کیا سبب

اقرار ہے یون تو کیا تمنے لاکہہ بار
لیکن وفا کے کچہہ نہین آثار کیا سبب

پہہ دام عشق گر نہین عاشق کے واسطے
پہر ہے گلے مین تیر پہہ زنّار کیا سبب

آدم کا نورِ پاک سے سارا خمیر ہے
عابدؔ علاقہ ہمسے رہے نار کیا سبب

آدمی کو آدمی دیگا برابر کا جواب
تم تو بت ہو ویسکے کیا کوئی تپہر کا جواب

کعبۂ دلکو بنا کر بتکدہ بت نے کہا
کیا بنایا ہمنے ہے اللہ کے گہر کا جواب

گالیون سے تم نہ باز آئے دعائین مین دین
خیر ہو سکتی ہے کب فرمائے شر کا جواب

سیکڑون اوسمین بلائین ہین ہزار دن آفتین
ہے شب فرقت ہماری روز محشر کا جواب

فرض کر لو ہم شہنشہ بہی ہوے پہر ایکدن
کہوپری اپنی بہی ہے فغفور کے سر کا جواب

ابرو مژگان ہین تیزی مین برابر کیا نہین
تیر بہی رکہا ہی تونے یار خنجر کا جواب

عرصۂ محشر مین عابدؔ جمع ہونگے سب نبی
پر نہوگا کوئی بہی اپنے پیمبر کا جواب

ایسی باتون سے ہوگا نام خراب
تم کو زیبا نہین کلام خراب

بیوفا تم نے دل مرا لیکر
اسکو کہتے ہین انتظام خراب

بندۂ باوفا نہین ملتا
بیوفا ہوتے ہین غلام خراب

جلتے ہین داغِ عشق کے سکے
حسن کے شہر مین ہین دام خراب

اسکو کہتے ہین عالم ناسوت
ہر آدم ہے یہہ مقام خراب

مشر کو بدکہین نہین پروا
ہوتا ہے عاشقون کا نام خراب

غیر کو ساغر لطیف ملین
ہمکو دیتے ہین ٹوٹے جام خراب

روٹی ملتی نہین ہے کہانیکو
پینے والے رہینگے مدام خراب

زہد و تقوے کہان گیا عابد
کام کرتے ہو تم تمام خراب

جا کے قاصد اوسے سنا مطلب
کہ سنے مطلب آشنا مطلب

دیکھا خط سارا پڑہ لیا مطلب
کیا جواب آپکا ہے کیا مطلب

دید میں دید ہے مجھے منظور
نہیں ہے کوئی دوسرا مطلب

بندۂ بت ہوں شیخ سے کہدو
بت پرستی سے سیری کیا مطلب

خوب کی قدر ایک ہی سمجھا
میرا مطلب رقیب کا مطلب

ہجر میں کچھ تھا تجسس تھا
تیرے ملتے ہی مل گیا مطلب

ارے ظالم میں تجھپہ مرتا ہوں
اب بھی سمجھا نہیں مرا مطلب

اب چھپانے سے فائدہ کیا ہے
تیرے ہی خط سے کھلگیا مطلب

بات میری کہیں نہ غیر سنے
اوسپہ افشا نہ ہو مرا مطلب

عشق میں داغ اپنے دیتے ہو
مل گیا خوب مدعا مطلب

عابدِ حق پرست ہوں صاحب
کچھ نہیں ہے بجز خدا مطلب

آئیگا میرے گھر وہ بت بد شعار کب
تسکین پائیگا یہ دل بیقرار کب

وہ وہ سہے فراق کے صدمہ کہ مر گئے
گر اب نہین تو آئیگا غفلت شعار کب

جو مین طلب کرون وہ عنایت سے مجکو دے
گر اب نہین تو پہر مرے پروردگار کب

تجکو تو وصل مین بھی وہی اضطراب ہے
تسکین اب نہین تو دل بیقرار کب

وعدہ خلافیون سے ترے ناکمین ہے دم
نکلی نہ میری جان دم انتظار کب

عابد وہ یار دیکھئے ملتا ہے کب مجھے
ہوتا ہے سازگار مرا روزگار کب

روبرو اپنے بلا لیجئے آپ
ہم سے پردہ نکیا کیجئے آپ

جس جگہے آپ ہی ہون غیر نہو
اوس جگہے ہمکو بلا لیجئے آپ

چاک دل چاک جگر ہے عاشق
ہاتہہ سے اپنے ذرا سیجئے آپ

دل مرا لیکے مکر نا کیا
سر پہ قرآن اٹہا لیجئے آپ

نشہ کی آئے گی پہر کیفیت
ہاتہہ سے میرے کبھی پیجئے آپ

آپ معبود ہین عابد بندہ
جو وہ مانگے اوسے اب دیجئے آپ

اتنے باتین نکیا کیجئے آپ
غنچہ سان چپ کے رہا کیجئے آپ

عاشق زار کو اپنے بدنام
ہائے ہرگز نہ کیا کیجئے آپ

دل مرا صاف ہے آئینہ مثال
دلکو اپنے بھی جلا کیجئے آپ

اک نئی شان سے آکر ہر وقت
ہمکو دہوکا نہ دیا کیجئے آپ

نقد دل اے شہ خوبان جہان
نذر عاشق سے لیا کیجئے آپ

عابد ساکن مسجد سے بھی
جا کے خلوت مین ملا کیجئے آپ

ردیف التاء

گذری ہے سیری پوچھو نہ کیونکر تمام رات
وحشت سے ابنا تہا مرا گہر تمام رات

گھر مین مرے رہے گا وہ دلبر تمام رات
ساقی رہے کہ ناب مئی احمر تمام رات

وہ وعدہ کرکے شب کو جو آئے نہ میرے گھر
تڑپا کیا مرا دلِ مضطر تمام رات

رویا خیال کرکے جو دندان یار کا
گرتے تھے میری آنکھہ سے گوہر تمام رات

ہاتون سے تنگ تھا مین دلِ بیقرار کے
بیچین ہی رہا ہے یہہ کافر تمام رات

مانو بھی بات ضد نہین اچھی وصال مین
برپا کروگے کیا یونہین محشر تمام رات

عابد بتاؤن کیا دل سوزان کا اپنے حال
اڑتے تھے میری آہ سے اخگر تمام رات

بعد مدت کے یہہ آئی ہے ملاقاتکی رات
ہے مکان آپکا رہجاؤ یہین آجکی رات

دل کی دل ہی مین ہی جاتی ہے حسرت ساری
بات کرنے نہین گذرتی ہے ملاقاتکی رات

شام سے حضرت اہد ہین رندون مین بیٹھے
ہوگی آج یہین بسر قبلۂ حاجاتکی رات

مست محمود ہین دنیا کی خبر کچھہ بھی نہین
واہ کیا رات ہے یہ اہل خرابات کی رات

شب معراج ہے ملنے مین نہ تکرار کرو | کس فضیلت کی ہے آج ملاقات کی رات

یار آغوش مین اور ہاتھہ مین ہے ساغر مے
عابد اب لطف بہت دیتی ہے برسات کی رات

سوز پنہان سے ہے یہ دیدۂ تر کی صورت | اشک آنکھون سے نکلتے ہین شرر کی صورت

وحشیونکی سی مگر طرز ہے تم مین ناصح | گو بظاہر نظر آتی ہے بشر کی صورت

محفل غیر کا احوال نہ پوچھو ہم سے | رات بھر جلتے بجے شمع سحر کی صورت

صرف بوسہ کی طلب پر یہ بگڑنا کیا خوب | کس سے پیدا ہوئی فرمائے شرر کی صورت

کس جگہہ آپکی شہرت نہین اے ماہ جمال | کسنے دیکھی نہین دنیا مین قمر کی صورت

مجکو حاصل یہہ ہوا عشق کمر مین صاحب | ہوا معدوم زمانہ سے کمر کی صورت

ذبح کے بعد نہ دل چھیڑ کے دیکھو میرا | دیکھتے کیا ہو تم اجڑے ہوئے گھر کی صورت

اک نظر دیکھہ تو لے آنکھہ اوٹھا کر ظالم | کھینچ لینگے ابھی ہم دل مین نظر کی صورت

صورت اچھی نظر آئی تہو ائی کچھہ تسکین
سیر گلزار سے ہے سیر طبیعت اپنی

آجکل ہے یہہ مرے درد جگر کی صورت
روش دل پہ کھڑے ہین وہ شجر کی صورت

عابد اب آمقرب ہین کسی کے عاشق
زرد صورت نظر آتی ہے جو زر کی صورت

یون نہ پردے ہین تو چھپا صورت
محو یا تنگ ہون تیری اُلفت مین
اور تسکین ہو مرے دل کو
آئینہ بن گیا ہے دل میرا
مختلف ہون اگرچہ پیرائے

ارے ظالم مجھے دکھا صورت
مطلقاً تیری نبگیا صورت
اک ذرا اور بھی دکھا صورت
دیکھنا ہو تو دیکھہ جا صورت
نہین ہے ایک کے سوا صورت

سیکڑون صور تو نمین اے عابد
ایک ہوتی ہے دلربا صورت

حیدرآباد فیض آباد است
بلکه بشک خجسته بنیاد است

قامتِ یار رشک شمساد است
صفتش عین سرو آزاد است

کارِ دنیا که سست بنیاد است
زینکه بنیاد دهر برباد است

نزد شکل خوبرو از دل
شیشه اش مجبس پریزاد است

عشق عشاق را بدشاهی
تیشه افسر بفرقِ فرهاد است

ساقیا ساغرے عطا فرما
کشورِ دل زباده آباد است

در فراقش مدام عاید را
ناله و آه و شور و فریاد است

می خور که یار در بر تو هست این سزاست
هر بیخودی که هست خدا میکند رواست

بگذر ز رنج خار اگر خواهی وصل گل
شو عندلیب قدس و نظر کن چه خوش فضاست

پیدا از وصف لم یزل و لایزال است
ذاتت که ابدی و پاک ز انتهاست

بیہودہ گفتگوئے تو با عاشقان خطاست
کن گوش واعظا سخنم عقل تو کجاست

انصاف نیست در حق عشاق یا کہ جو
شاہنشہی ترا و مرا خدمت گداست

ناصح خموش عیب زمانہ چہ می کنی
بر عیب خود نگر کہ ہمین بہر تو سزاست

تا آنکہ ہمنشین منی زندہ دان مرا
واندم کہ دور باشی ہماندم مرا فناست

فاعل چو گشتۂ و مرا فعل ساختی
در اختیار نیست صوابست و یا خطاست

بشنو کلام عابد و این نکتہ یاد دار
تو بندہ را ببین بدان صورت خداست

ردیف الثاء

اکثر یہان جو کرتے ہین قال جناب غوث
معلوم ہی نہین نہین حال جناب غوث

حاصل ہے جس کسیکو کمال جناب غوث
نکلا ہے اونکے دل مین ہلال جناب غوث

مطلب کی بات دیدۂ حق بین مین کیون نہو
ہے نور کا ظہور جمال جناب غوث

محبوب حق کے آپ ہین ہم نام اس لئے
خُلقِ محمّدی ہین خصال جناب غوث

تکریم کرتے ہین جو ربیع دوم کی ہم
اس ماہ مین ہوا ہے وصال جناب غوث

پیران پیر کیون نکہین جان و دل سے ہم
حق مین ہوے ہین کرکے خیال جناب غوث

وہ نامراد ہے جسے حضرت سے ہی خلاف
قہر خدا ہے رنج و ملال جناب غوث

کرتی ہے عاشقون کو یہہ نعلین سرفراز
سر پر ہے ہمیشہ نعال جناب غوث

عابد کے آگے اب نہین صولت کیسکی کچھہ
دیکھا ہے اوس نے جاہ و جلال جناب غوث

زندگی مین بھی مجھے نخوت عبث
اب یہہ سمجھا ہون کہ ہے دولت عبث

جب یہہ ٹھہری موت کا ہے ایکدن
سات اقلیمونکی بھی شوکت عبث

کُلُّ شَیٍٔ ھَالِکٌ اِلَّا وَجہہٗ
سچ تو یہہ ہے دولت و حشمت عبث

ہے یہہ دنیا فاحشہ اک پیرزال
آشنائی اس سے ہے صولت عبث

یار کی جانب سے جب ہے خیر و شر
پہر تو عابد دوزخ و جنت عبث

وہان آتے نہین کیا باعث
لطف فرماتے نہین کیا باعث

غیر بیٹھے ہین جو گھر مین تیرے
یان سے اٹھہ جاتے نہین کیا باعث

آرزو دل سے ملاقات کی ہے
آپ گہر آتے نہین کیا باعث

مر گئے پر بھی خیال اوس بت کے
دل سے بہہ جاتے نہین کیا باعث

عاشق دشت نشین کو احباب
شہر مین لاتے نہین کیا باعث

حال عابد پہ تم اے جان جہان
لطف فرماتے نہین کیا باعث

ردیف الجیم

مسیح سے نہوا ہے نہو ہمارا علاج
وہی کرینگے یہہ ہوگا انہین سے سارا علاج

طبیب دیکھہ کے حالت مری یہہ کہتے ہین
ہوا ہے اور نہ ہوگا کبھی تمہارا علاج

مین مر رہا ہون کسی پیاری پیاری صورت پر
علاج ہو بھی تو میرا ہو پیارا پیارا علاج

مریض عشق ہون مرجاؤنگا یونہین اک روز
کرو نہ اب مرا بہر خدا دوبارا علاج

طبیب تھک گئے عاجز ہوے تنگ آئے
مگر نہ حضرت عابد ہوا ہمارا علاج

دل مضطر بہت تپان ہے آج
رنج ہے درد ہے فغان ہے آج

مین بھی حاضر ہون موت بھی ہے کھڑی
لیجئے وقت امتحان ہے آج

کل اسی منہہ مین خاک ڈالے گا
مرے منہہ مین تری زبان ہے آج

تھا جسے کل غرور دولت پر
وہی دنیا سے بے نشان ہے آج

خوب بر آئین گے مرے مقصد
متفق مجھسے آسمان ہے آج

جسکو مین چاہتا تھا مدت سے
میرے گھر مین وہ مہمان ہے آج

خوب گذرے گی آج عابد کی
ہم بغل ایک نوجوان ہے آج

دلربائی ہے دلربا کی سچ
بے وفائی ہے بے وفا کی سچ

تیرا وعدہ ہے انتہا کا جھوٹ
بات میری ہے انتہا کی سچ

لعل و یاقوت اور مرجان مین
نہین رنگت تری حنا کی سچ

جھوٹ جانے زمانہ گو اوسکو
بات ہے اپنے آشنا کی سچ

اک نہ اک روز ہم کو مرنا ہے
آئے گی اک گھڑی قضا کی سچ

جھوٹے وعدون پہ کیون بگڑتے ہین
کہتے ہین آپ انتہا کی سچ

عابد اپنے حضور آصف کی خلد اللہ ملکہ
مدح کرتا ہے انتہا کی سچ

ردیف الحاء

نہ آنہ آمرے آگے کبھی نہ آنا صح
دکھا نہ صورت منحوس جلد جا ناصح

یہہ ہمنے مانا بُرائی ہے دل لگانیمین
دلیل کیا ہے ترے پاس اسکی لا ناصح

مزا کچھہ آیگا تجھکو بھی مہر و الفت کا
مگر عوض مین کبھی تونبھی رنج کہا ناصح

نصیحتون سے تری ناک مین ہے دم میرا
خدا کے واسطے میرا نہ سر پہرا ناصح

نکر تو پند و نصیحت ستا نہ عابد کو
گراب تو بیٹھہ کے اک جا خدا خدا ناصح

ردیف الخاء

مری آنکھون مین ہے وہ خوشنما رخ
جسے نظرون مین پہر کیا دوسرا رخ

گرے شمس و قمر رتبہ سے اپنے
نظر آیا ہمین جس دم ترا رخ

اگر منظور ہے الفت بڑہانی
تو پردے سے مجھے اپنا دکہا رخ

حسینان جہان کے اے مری جان
ترے ہی رخ سے پاتے ہین جلا رخ

ترا عابد کہڑا ہے کب سے مشتاق

جھروکے سے ذرا اپنا دکھا رخ

ردیف الدال

خدا مجھکو پہونچا دے سوے محمدؐ
دکھا دے مجھے جلد روے محمدؐ

مرے دلمین ہے جستجوے محمدؐ
مرے دل مین ہے آرزوے محمدؐ

یہی خلد ہے مین یہین جان دونگا
پسند آگیا مجھکو کوے محمدؐ

صبا اور کچھہ دلمین حسرت نہین ہے
سنگھا دے مجھے لاکے بوے محمدؐ

تمنا ہے عابد کے دل مین یہہ ہردم
رہے اوسکی آنکھون مین روے محمدؐ

اور ہوتے ہین صنم طور پسند
صرف ہمکو ہے ترا نور پسند

تجھکو کوثر ہو مبارک ناصح
مجھکو ہے شربت انگور پسند

شیفتہ ہین جو تمہارے رخ کے
کیونکر آئےگی انہین حور پسند

ذکر ہوتا ہے جہان اوس بت کا — مجکو آتا ہے وہ مذکور پسند

شیفتہ دل سے ترا ہے عابدؔ
نہ پری ہے نہ کوئی حور پسند

ردیف الذال

اے مرے دلربا دکھا تعویذ — دل ہے چوٹی مین تیری یا تعویذ

داغ ہے سینہ کا کہ تمغہ ہے — یا یہہ سرکار سے ملا تعویذ

نون نگینہ ہین نورتن کے جڑے — واہ کیا خوب ہے ترا تعویذ

مرے مرنے کے بعد اے ظالم — میری مرقد کا تو بنا تعویذ

حول دل جس سے کم ہو عابدؔ کا
ارے ملّا تو ایسا لا تعویذ

ردیف الراء

ہے کیا غرض مجھے جو کروں مین جہانکی سیر
ہر وقت ہے نصیب مجھے لامکانکی سیر

اس نالۂ رسا کی رسائی تو دیکھیے
کرتا ہے ہجر یار مین یہہ آسمانکی سیر

جینے مین مرنیکا مجھے حاصل ہوا ہے لطف
ہر دم مین کر رہا ہون ہین ہر دو جہانکی سیر

کیا حال ہم بتائین دل داغدار کا
کیجیے کبھی تو آپ بھی اس گلستانکی سیر

معلوم ہو گیا ہمین معلوم ہو گیا
عابد کرے گا محفل پیر مغانکی سیر

اس در پہ ہم آ بیٹھے ہین اب گھر سے نکلکر
ہم جائین کہان یار ترے در سے نکلکر

مضطر کبھی نالان کبھی حیران کبھی گریان
آتا تھا کوئی کوچۂ دلبر سے نکلکر

اب دشت نوردی مین گذرتی ہے ہماری
ہم چھانتے ہین خاک ترے گھر سے نکلکر

یون ہوتی ہے ایک ایک مژہ دل سے مقابل
جس طرح سپاہی لڑے لشکر سے نکلکر

الحضرت عابد یہہ بتائین تو ہمین آپ

جائینگے کہان کوچۂ دلبر سے نکلکر

مینہہ برستا نہین گلشن مین ہے میخوارون پر
سایہ افگن تری رحمت ہے گنہگارون پر

اب کوئی دم مین ہمین غم سے امان ملتی ہے
مہربان موت ہوئی عشق کے بیمارون پر

واہ کیا جھوم کے آئی ہے ہوا پر بادل
واہ کیا رحمت غفار ہے میخوارون پر

محفل غیر مین مانا کہ نہ تھی رات کو تو
یہہ جو بوسون کے نشان ہین ترے رخسارون پر

صومعہ مین ہے کہان واعظ نادان ایسا
دیکھہ کیا نور ہے میخانہ کی دیوارون پر

دیکھو اچھا نہین عابد یہہ برے ہین اطوار
جان دیتے ہین عبث آپ دل آزارون پر

نہین ہے اچھا غرور اتنا یہہ صورت اپنی دکھا دکھا کر
کہ تم سے اچھے ہزارون نقشے مٹا دئے ہین بنا بنا کر
کیا برہمن نے بہت سے ہمکو بتون کا جلوہ دکھا دکھا کر

مگر یہہ دل کہہ رہا ہے اپنا خدا خدا کر خدا خدا کر

وہ صورت اپنی دکہا گئے ہین وہ ہمکو عاشق بنا گئے ہین

ہین اپنے گھر وہ ہنسی خوشی سے کن آفتون مین ہمین پہنسا کر

رضا و تسلیم اور کیا ہے یہی تو اے عاشقو مزا ہے

وہ قاتل آتا ہے وار کرنے لو گردن اپنی جہکا جہکا کر

ہوا ہون محو جمال ایسا رہا شب وصل بہی تو بیخود

وہ جانتے ہین یہہ سو رہا ہے اٹہا رہے ہین جگا جگا کر

نثار پروانہ شمع پر ہے تو اوسکی پروا نہین ہے ہمکو

کرینگے اوس شمع رو پہ قربان ہم اپنے دل کو جلا جلا کر

مری ہے خاطر کچہہ اوسکو ایسی پسند کوئی جگہہ نہین کی

نہ عرش پر ہے نہ فرش پر وہ رہا مرے دلمین گہر بنا کر

پڑی ہے عابد یہہ مشکل ایسی یہان خموشی کو فرض جانو
جو جا ہون کہدون ہین راز اونکا وہ مار ڈالین گلا دبا کر

دل پر جو پڑا عکس اُٹھی یار کی تصویر
عشاق کے سینہ مین ہے دلدار کی تصویر

غفار مصور ہے ہمین خوف گنہہ کیا
بول اُٹھے گی منہہ سے یہہ گنہگار کی تصویر

اے برہمنو صورت بیمثل کو پوجو
یہہ خاک مین مل جائیگی احجار کی تصویر

اس صورت زیبا کو تو زیبا ہے یہی گھر
آئینہ دل مین رہے دلدار کی تصویر

بازار کے نقشون سے ہمین کام نہین ہے
ہو شاہ دکن کے کوئی دربار کی تصویر

مکاری مکار کو سمجھا نہ تھا عابد
اب ذہن نشین ہو گئی مکار کی تصویر

اتنا گھمنڈ زندگی مستعار پر
یہہ نخوت و غرور ہے کس اعتبار پر

افشا نہین ہے اوس بت غفلت شعار پر
صدمے جو ہین مرے دل امیدوار پر

پڑتا ہے عکس تیرے جو گالونکا ساقیا
جوبن ہے آج اور مئی خوش گوار پر

اب جان بھی بچیگی نہ اوس دام زلف سے
قبضہ تو کر لیا ہے دل بیقرار پر

بے سونچے سمجھے یون جو ہوا اوسکا شیفتہ
افسوس ہے مجھے دل ناکردہ کار پر

صیاد عندلیب کو کرتا ہے کیون ہلاک
ہین اس غریب مین تو فقط تین چار پر

عابد نہ مجھ سے پوچھ مرے دل کا حال تو
مین مر رہا ہون ایک بت پردہ دار پر

مری قسمت سے ہے یہ مری تقدیر
ہجر مین مین ہون اور تری تصویر

ترے کوچہ کی خاک کے آگے
مرے نزدیک خاک ہے اکسیر

سب کے آنکھون کا ہے تو نور نظر
کون کرتا نہین تری توقیر

سحر آمیز ہے نگاہ تری
اک اشارہ مین کر لیا تسخیر

ناز و انداز مین حسینون مین
کون تیرا زمانہ مین ہے نظیر

دونون زلفونکی ہے اندھیری رات
اودھین رخ کی ہے مہر کی تنویر

اوسکو لایا نہ راہ سے گھر تک
دل نادان کی رہ گئی تدبیر

بے سبب رنج کا سبب نہ کھلا
کیا خطا کی تھی مین نے کیا تقصیر

تیرے دشمن کے واسطے عابد
ہو گیا حکم بنتی ہے زنجیر

آنکھونکی سرشک اور صدف مین ہین گہر اور
دُر کی ہے جلا اور ہے مرے لولوی تر اور

اب تخم محبت کا تری بویا ہے دلمین
اے رشک چمن پاگئے ہین ہم اسکے ثمر اور

نسبت نہین لیلی کو مرے حور لقا سے
جنگل کا درخت اور ہے جنت کا شجر اور

تم عرش پہ کیون جلوہ نما ہو ادہر آؤ
دلمین رہو کیونکہ ہے یہہ گھر اور وہ گھر اور

منہہ پھیر کے کیون جاتے ہو تم صبح شب وصل
دیکھو تو مجھے مڑ کے ادہر ایک نظر اور

چھلنی ہے یہ پہلے ہی سے تیر نظر سے
کیون باندھی ہے چو تنگ لگانے پہ کمر اور

کب داغ دلی کم ہے سہیل یمنی سے
یاقوت سے رنگین ہے مرالخت جگراور

لذت وہی جانے کہ جو لے بوسۂ جانان
شیرینیٔ لب اور ہے اور شہد وشکراور

ادل تو ترے گیسوئے پرخم نے پہنسایا
ہے واسطے دل لینے کے دزدیدہ نظراور

زاہد کو یئے حور ہے فردوس کی خواہش
دیکہو جو ذرا غور سے ہے وضع بشراور

یہہ شعبدہ بازی ہے عجب آپکی صاحب
صورت کو دکہا دیتے ہین شام اور سحراور

عابد کی جو خواہش ہے وہ صورت نہین بنتی
اکبار تو دیکہا ہیون کئی بار مگراور

تری قدرت سے ہے جہان معمور
اسکو سمجہے بشر کا کیا مقدور

نہین کونین کی خبر ہمکو
اپنی حالت مین آپ ہین مسرور

کیون انا الحق کہا یہہ تہی کیا بات
راز کیون فاش کردیا منصور

جہلا ہائے تجکو کیا جانین
اُنکی آنکہون سے ٹوٹتے ہین سپند

کُلُّ شَیٍٔ مُحِیطٌ جس نے کہا
ہے یہہ کونین مین اوسی کا ظہور

اور کچھہ مدعا نہین میرا
اک نگاہ کرم ہو مجھہ پہ ضرور

شیخ کعبہ چلا برہمن دیر
جستجو ایک ہی کی ہے منظور

چار دن کی یہہ مگر چاندنی ہے
حسن پر اپنے تو نہ ہو مغرور

[illegible] اوفا ہوں حائل ہون
کیون بلاتے نہین ہو اپنے حضور

ردیف الزاء

دیکھا نہین ہمنے تو اس انداز کا انداز
اوس شوخ کو آتا ہے یہہ کس ناز کا انداز

معبود کہین ہی تو کہین صورت محبوب
دیکھے کوئی اوس یار فسون ساز کا انداز

کیا بھید ہے کیا بات ہے اے قاصد نادان
کچھہ آج الگ ہے ترے آواز کا انداز

تون پہ مرجاتے ہین عشاق ہزارون
دیکھو تو لب صاحب اعجاز کا انداز

سر پھوڑتے ہو تم در دلدار پہ عابد
دیکھا نہین ایسا کسی جانباز کا انداز

مرے دل مین آتے ہین مہمان شب و روز
غم و درد و اندوہ و ارمان شب و روز

رخ صاف دیکھون کہ زلف سیہ کو
یہی ہے مرے دل مین ارمان شب و روز

ترے زلف کی یاد مین اسے ستمگر
مین رہتا ہون اکثر پریشان شب و روز

وہ نیرنگیان ہین ترے زلف و رخ کی
ہوے جاتے ہین جسپہ قربان شب و روز

جدائی مین عابد کے کب چین پایا
تڑپتے ہی گزری مری جان شب و روز

ردیف السین

ہم کیا بتائین آپکو کیا ہے ہمارے پاس
کافی ہے بس یہی کہ خدا ہے ہمارے پاس

بیمار عشق جو ہین چلے آئین شوق سے
اک آزمودہ اسکی دوا ہے ہمارے پاس

ہم جسکو دیکھتے ہین وہی ہے نگاہ مین
عاشق ہین جسکے ہم وہ خدا ہے ہمارے پاس

دل آئینہ ہے رخ جانان کی یاد مین
بے مصقلے کے ہوئی جلا ہے ہمارے پاس

شاہ دکن یہ شاہ امم کی رہے نظر
عابد یہی تو ایک دعا ہے ہمارے پاس

ذات اقدس دیکھ لے ہو تو اپنے دم کے پاس
کیون بھٹکتا ہے تو رکھ اپنے ہی ہمدم کے پاس

کہدو پھر جراح سے ہم زخمی تیغ ادا
مر بھی جائین تو نہ جائینگے کبھی مرہم کے پاس

پان کا لاکھا جمائین اس لب رنگین پہ آپ
چاہئے یاقوت بھی اس لعل گون خاتم کے پاس

آنکھ ہے مخمور اوسکی اور بھوین خمدار ہین
خم ہین دو رکھے ہوئے محراب ہی کے خم کے پاس

مقتضائے وقت نادانی کہون غفلت کہون
کیا بجز گندم نہ تہا دانا کوئی آدم کے پاس

آپکی دریادلی کی اک نظر بس ہے حضور
خاص فلسی ہو پھر کیا جاؤنگا مین حاتم کے پاس

رات دن اچھے گذرتے ہین خدا کا شکر ہے

کیا غرض عابد کو جائے کیون وہ رنج و غم پاس

ردیف الشین

ہوتا نہین دل سے مرے دلدار فراموش
گر یہہ ہو تو ہو جاؤنگا مین یار فراموش

وہ فتنہ ہین اسمین کہ ہر اک شخص کے دل سے
کر دیگی قیامت کو یہہ رفتار فراموش

کیا وجہہ کہ اوس شوخ ستمگار کے دل سے
اک لحظہ بھی ہوتے نہین اغیار فراموش

ہوگا نہوا ہے کبھی اے غیرت خورشید
کر دین جو تجھے تیرے پرستار فراموش

مجکو بھی کبھی یاد تو کر اے بت خودکام
ہو مجھہ سے نہ اس طرح سے ہر بار فراموش

مجھہ سے ہین ہزارون تمہین تم ایک ہو مجکو
مجکو نکرو اے مرے سرکار فراموش

عابد کی خبر لی نہ پس مرگ بھی افسوس
کچھہ ایسا ہوا وہ بت عیار فراموش

نہین ہے اور کوئی گھر کی تلاش
مجکو کافی ہے ترے در کی تلاش

اے مرے سیمتن ترے عاشق
کہین کرتے ہین سیم و زر کی تلاش

تجکو ڈہونڈا تو کیا برائی کی
کیا بشر کو نہین بشر کی تلاش

اوسکی تیر مژہ کو رہتی ہے
کبھی دل کی کبھی جگر کی تلاش

خانۂ عشق کی ہے منزل دور
فرض و واجب ہے راہبر کی تلاش

مر گئے اوسکی جستجو مین ہم
ہو گئی خاک عمر بہر کی تلاش

ہم عدم کو چلے گئے آخر
کرتے کرتے تری کمر کی تلاش

عرش پر فرش پر اوسے ڈہونڈہ
اودہر کی کبھی ادہر کی تلاش

…رے گہر وہ روز آتے ہین
اب نہین مجکو نامہ بر کی تلاش

…ملا ڈہنگ اوسکے ملنے کا
تھی وہ ناکام پیشتر کی تلاش

جستجو اور کچھ نہین عابد
صرف ہے شوخ سیمبر کی تلاش

کس جا کہان نہ کیگئی دلدار کی تلاش
افسوس رائیگان گئی سب یار کی تلاش

پہرتا ہون گردباد کی مانند دشت مین
آٹھون پہر ہے مجکو اوسی یار کی تلاش

جز تیرگی ملی نہ ہمین اس جہان مین
ہم کرکے تہک گئے ترے انوار کی تلاش

اوس بت کی شوق دید مین افسوس اب ہمین
کرنی پڑی ہے خانۂ اغیار کی تلاش

مسجد مین رہ کے حضرت عابد کرینگے کیا
اب آپ کیجیے کوچۂ دلدار کی تلاش

ردیف الصاد

مرغ دل کو ہے اسی دام کی حرص
حلقۂ زلف سیہ

ساقیا کوئی غرض اور نہین
صرف ہے ایک تیرے جا

ہر جگہ ہے جلوہ ترا دیکھتے ہین
کون کرتا ہے در و باہ

اور ناسون سے یہان کام نہین
ایک باقی ہے ترے نا

قدرتی اپنا ہے جامہ عابدا
کیون کرین جامۂ احرام کی حرص

اوسکی نگاہ مین ہین اگر تیر کے خواص
ہین یان ہمارے دل مین ہی نخچیر کے خواص

پوچھین نہ ہمسے کوئی کہ ہم اوس سے دور ہین
تدبیر کے الگ ہین کہ تقدیر کے خواص

زندہ کیا کسیکو کسیکو کیا ہلاک
ہین سب الگ الگ تری تقریر کے خواص

چھوڑا کسیکو پیچ مین لائی کسیکو یہ
مین کیا بتاؤن زلف کی زنجیر کے خواص

بندہ کے واسطے ہے توکل عجیب شئے
اب اور کیا بتاؤن مین تدبیر کے خواص

جسپر پڑی نگاہ وہین کٹ گیا گلا
ہین سارے اوس نگاہ مین شمشیر کے خواص

یانتک ہوا ہین محو تری یاد مین صنم
ہین مری شکل مین تری تصویر کے خواص

وہ آجکل زمین دکن پر ہین رونقین
پیدا ہین اسمین خطۂ کشمیر کے خواص

عابدا جوان ہوکے یہہ توبہ شراب سے

پیدا کہاں سے تو نے کئے پیر کے خواص

ردیف الضاد

عصیان ہمارے رکھتے ہیں غفار سے غرض
رحمت کو ہو سکے ہے جو گنہگار سے غرض

ساری جہاں میں ہمکو ہے دلدار سے غرض
جب عشق ہمکو ہے تو ہمیں یار سے غرض

گر ہے غرض تو کو چۂ دلدار سے غرض
جنت سے ہمکو کام نہ گلزار سے غرض

دولت نے عشق کی وہ غنی کر دیا ہمیں
درویش غرض سے ہے نہ زر دار سے غرض

عابد کو کام کچھ نہیں اسلام و کفر سے
تسبیح سے غرض ہے نہ زنار سے غرض

دنیا میں مجھکو کب کسی مردم سے ہے غرض
مطلب تمہیں سے اور فقط تم سے ہے غرض

عاشق ہوں تیرا مجھکو تکلم سے ہے غرض
گر یہ نہیں تو پھر بھی تبسم سے ہے غرض

دریا کو ایک قطرہ سمجھتے ہیں بادہ نوش
کیا ہے بساط جرعہ کی یاں خم سے ہے غرض

اوس رشک آفتاب کی گھر سی ہے ہمکو کام
عیسائیونکو چرخ چہارم سے ہے غرض

بیداد ہے تمہاری زمانہ مین مشتہر
کہتا ہے کون تمکو ترحم سے ہے غرض

افشان تری ہی نظر مین جو اپنی سما گئی
آنکھون کو پہر تصور انجم سے ہے غرض

بہکائین لاکھہ غیر تمہین تم نہ ماننا
تمکو ہے مجھسے اور مجھے تم سے ہے غرض

بہاتی نہین کچھہ اور غذا ہمکو دوستو
ہم آدمی ہین ہمکو تو گندم سے ہے غرض

ہے زندگی میری تری ٹھوکرین اے صنم
مطلب مسیح سے نہ مجھے قم سے ہے غرض

عابد نہ خاک چہان پہر کر صنم کے پاس
پانی نہ جب ملے تو تیمم سے ہے غرض

فیاض کو ہے فیض ہوا ابلسان فیض
شمہ بھی ہمسے ہو نہین سکتا بیان فیض

برپا بمحفل شعرا ہے نشان فیض
شاہی جملہ ملک سخن ہے ازان فیض

ہے فیض بخششون سے جہانمین نشان فیض
روشن ہے چمن خلد برین مین مکان فیض

سیارہ نجم اوس کے مضامین خوش سبھی
زیبا ہے بر زمین سخن آسمان فیض

بوٹے ہیں گل سخن سے زمانہ ہے خوش مشام
ہے سوم بہار سے سب بوستان فیض

توصیف کیا ہو ذرہ سے ممکن نہین یہہ امر
خورشید سے بھی جھلکین نمایان ہے شان فیض

اقبال و عمر کے لئے عابد دعا کرو
شاہ دکن کا وارث ہے یہہ آستان فیض

ردیف الطاء

اون سے بدظنی ہے ہوشیاری شرط
ایسی کوئی نہین ہے پیاری شرط

بوالہوس ہین جو شور کرتے ہین
عاشقی مین ہے رازداری شرط

جب تو ہے کچھہ نباہ کی صورت
دو نو جانب سے ہے دوستداری شرط

سیم و زر کی نہین ہے کچھہ اوقات
دوستی مین ہے جان نثاری شرط

...ن کی ٹھہرے
پہلے پوری کرو ہماری شرط

مری جان جبکو عشق ہے تیرا
اوسکے دل کو ہے بیقراری شرط

یون وہ کہتے ہین وصل مین مجہہ سے
آپنے جیتی ہمنے ہاری شرط

اوس کے دیدار کے لئے عابد
ہے مجھے اب گناہگاری شرط

مین نے اونسے کہا وفا ہے شرط
تو وہ کہنے لگے جفا ہے شرط

بوسہ لینے مین آپ کا صاحب
کیا کوئی اور بھی جدا ہے شرط

گر بلانا ہے اونکو گہر اپنے
پہلے اسکے لئے دعا ہے شرط

بوسہ جبر آلیا تو کہتے ہین
اسمین پہلے مری رضا ہے شرط

تجکو ناصح ہے شرط خاموشی
اور میرے لئے صدا ہے شرط

یون نہ دل دیگا آپ کو عابد
غمزہ و عشوہ و ادا ہے شرط

ردیف الظاء

رات دن کرتا ہے رندونکو ملامت واعظ
جنکو ہے اوسکو ہے میخوارونکی عظمت واعظ

تونے پی بھی ہے کبھی بہر خدا کہہ تو سہی
خود بخود کرتا ہے یا مے کی مذمت واعظ

کوچۂ یار سے رکھتا ہون قدم کب باہر
رہے تجکو ہی مبارک تری جنت واعظ

مے گلگون سے خدا نے ہے ترا منہہ بارا
پائی ہے تو نے عجب طرح کی قسمت واعظ

عابد مست ہون مشرب ہے مرا رندانہ
تو نکر بہر خدا مجکو نصیحت واعظ

کہتے ہو آدمی کے طبیعت مین ہو لحاظ
کس بات کا بتایئے الفت مین ہو لحاظ

کیا لطف آئے عاشق مضطر کو وصل مین
جب اسطرح کا تیری طبیعت مین ہو لحاظ

جو جو گنہہ کئے ہین شفاعت پہ آپکی
اس بات کا حضور قیامت مین ہو لحاظ

ایسا نہو کہ دل ہی مچلجاے ناصحا
کچھہ جی بہلنے کا بھی نصیحت مین ہو لحاظ

عابد بُرا جو کہتے ہین مجھکو بُرا کہین
توہین و طعن و طنز و شکایت ہین ملحوظ

ردیف العین

صبح کی ہے شام کی ہے اطلاع
آپ کے ہر کام کی ہے اطلاع

قادر و قہار ہے غفار ہے
تیرے ہر ایک نام کی ہے اطلاع

صبح تیرا حال ہے مجھپر کھلا
ہوتی ہر اک شام کی ہے اطلاع

اے دل نادان تو محبت نکر
تجھکو نہ اس دام کی ہے اطلاع

آپ تو عابد سے ہین واقف مگر
بکی ہے بدنام کی ہے اطلاع

آپ کی خاطر ہین مہمان مجتمع
دل ہین حسرت اور ارمان مجتمع

کعبہ دل ہوگیا ہے کوہ قاف
ہین ہزارون اسمین پریان مجتمع

یون ہی دل مین گر ہے خط کا خیال
چند دن مین ہوگا دیوان مجتمع

مشرب رندانہ جب سے ہو گیا
ہوتی ہے اک بزم رندان مجتمع

اوسکا غصہ اور انداز و ادا
قتل کے ہیں سے ہین سامان مجتمع

خاص خاصہ کے لئے اجناس ہین
یہہ دل و جان دونون ہیں یان مجتمع

گریہ عابد پہ ہنستے آپ ہین
ایک جگہہ ہین برق و باران مجتمع

ردیف الغین

اب ملیگا مجھے یار کا سراغ
پوچھ لینگا اپنے دل سے ہی دلدار کا سراغ

تو نے ایسا بتا دیا
ملتا نہین کسیکو تن زار کا سراغ

ہمیت مین ڈھونڈھتا ہے مگر
منصور گر ملے تو ملے دار کا سراغ

مرتا ہون کوئی
ملتا نہین مجھے درِ دلدار کا سراغ

عابد نام اسکی لغت مین دیکھو تو غور سے
ملتا ہے کچھ یہان دل بیمار کا سراغ

دیکھو تو داغ دل کہ ہے کیا خوشنما چراغ
پاتا ہون اپنے سینہ مین جلتا ہوا چراغ

شعلے نکلتے ہین دل مضطر سے ہجر مین
مین دیکھتا ہون جب کہین جلتا ہوا چراغ

وہ آتے آتے رہگئے یان دم نکل گیا
افسوس شام ہی سے مرا گل ہوا چراغ

کافی ہے داغ دل ہی مرا قبر مین مجھے
رکھتے ہین میری قبر پہ کیون آشنا چراغ

دیکھے تو کوئی چہرے کے داغون سے ہجر کے
روشن ہین میرے سینہ مین بے انتہا چراغ

تعبیر ہے یہی کہ جلائے گا دل کوئی
مجکو جو کوئی خواب مین کل دکھیا چراغ

سوز تپ فراق سے عابد شب فراق
روشن مجھے ہین گھر مین مرے جا بجا چراغ

ردیف الفاء

پڑتی ہے آنکھ جب ترے رخسار کیطرف
مین دیکھتا نہین کبہی گلزار کیطرف

سجدہ کیا جو کعبہ کی جانب کو ہم نے
منہہ پہر گیا مرا در دلدار کیطرف

روز جزا یقین ہے مرے الکو ایک گہر
رحمت تمہی اٹہیگی گنہگار کیطرف

دن رات سبحہ کہتا ہے کو تسبیح ہاتہہ مین
رغبت ہے دلکی رشتۂ زنار کیطرف

کعبہ سے خالی آیا ہوا دیر مین دلیل
جا کر پہرا جو احمد مختار کیطرف

عابد تمہارے سینے کے جو داغ دیکھ لے
تا حشر منہہ کرے نہ وہ گلزار کیطرف

جوش وحشت کہہ رہا ہے چل بیابان کیطرف
دلکی حسرت ہے کہ جاؤن کوے جانان کیطرف

آنکھ اوس عارض کی شیدا دل اسیر زلف یار
ایک کافر کیطرف ہے اک مسلمان کیطرف

ابر آئی ہوئی پہر مجہکو وحشت ہمدم
لیچلا ہے پہر جنون کوہ و بیابان کیطرف

صحرے ہے جنون اس حد اب یہ
ہاتہہ اوٹہتا ہے تو جاتا ہے گریبان کیطرف

آجکل عابد مجھے صحرانوردی کا ہے شوق
لیچلے احباب میرے مجھکو زندان کیطرف

کہو منہہ پہ اے مہربان صاف صاف
نہین ہے تمہارا بیان صاف صاف

تڑپتے ہین بسمل وہان نامہ بر
یہہ ہے اوسکے گھر کا نشان صاف صاف

مرا راز دل سنکے کہتے ہین وہ
سنائی ہے کیا داستان صاف صاف

کہلے ہے جواب اوسنے وہ کہہ نامہ بر
تو کہتا ہے کیونکر بیان صاف صاف

خدایا بچا اسکے فتنون سے تو
رہے مجھہ سے یہہ آسمان صاف صاف

طلب اوس سے بوسہ تو عابد نکر
سناتا ہے وہ جان جان صاف صاف

ردیف القاف

مارے ہین دل پر وہ اوسنے تیر عشق
بنگیا گویا کہ ہر

ہون ازل سے مین اُسیکا شیفتہ
ہے کبھی دلمین مرے تصویر عشق

قیس اور فرہاد پہ کیا منحصر
پڑ گئی ہے مجھپہ بھی تاثیر عشق

جان و دل سے اوسپہ ہوؤن جان نثار
سب سے اچھی ہے یہی تدبیر عشق

جھوٹ ہی وہ کیون نہوا ہمدمو
دل سے بھاتی ہے مجھے تقریر عشق

ہے یہہ میرے وحشی خستہ کا حال
سر مین چکر پاؤن مین زنجیر عشق

خاک پا اوسکی ملی [illegible] سے مجھے
تھی جو قسمت مین مرے اکسیر عشق

جو زمانہ مین تیرا ہے عاشق
ایسے عاشق کا خدا ہے عاشق

[illegible] اسے نہین مجکو مطلب
پیر اللہ جدا ہے عاشق

[illegible]شق کے قابل کوئی نہی
آپ تو اپنا ہوا ہے عاشق

[illegible] نہ پہونچا
مرا معشوق ترا ہے عاشق

عابد خستہ جگر کی ہو خبر
سنتے ہین اب وہ ہوا ہے عاشق

ردیف الکاف

سخن آتا نہین لب سے زبان تک
مری پہونچی ہے اب حالت یہانتک

شکایت کیا کرون تمسے عدو کی
گلہ رہتا تلک ہے آکر زبان تک

ارادہ ہے کہ اب چلا کے رو ون
کرون ضبط فغان آخر کہانتک

بس اب کیا عذر ہے ملنے مین مجھسے
لیا تمنے ہمارا امتحان تک

کچھہ ایسے روٹھہ کر واپس چلے وہ
انہین لایا تو تہا اپنے مکانتک

بجز تیرے نہین آنکھون مین میری
نظر تو ہی پڑا دیکھا جہانتک

اب آگے میری قسمت ہے خدایا
مین پہونچا تو ہون اوسکے آستانتک

ہوا کیون کر یہہ افشا حال میرا
نہین میرا ہے کوئی رازدا تک

شب فرقت جو کرتا ہون مین آہین | پہونچ جاتی ہین اکثر آسمان تک

خدا چاہا تو اب شاہ دکن کی (خلد اللہ ملکہ) | رسائی ہوتی ہے ہندوستان تک

پڑا رہتا ہے عابد مست و بیخود

کیا جلوہ سرا بیخود یہان تک

مری جائیگی شاید روح وان تک | گذر قاصد کا کب ہو انکا نتک

کرون توصیف مین تیری کہان تک | مرے منہ مین نہین ہے اب زبان تک

ہے بے [illegible] | مین یون پہونچا ہون اوسکے آستان تک

کہون کیا حال مین سوز جگر کا | لگی ہے آگ اک دل سے زبان تک

نہ ہو مسجد مین بیٹھے سست عابد

چلو ہم چلتے ہین پیر مغان تک

بزور ہے یون حباب طوفان اشک | کیا ڈوبیگا جہان باران اشک

رحم کب آتا ہے اوس بے رحم کو
ہے عبث یا رب جو ہون نازان اشک

یاد مین دندان کی جب روتا ہون مین
ہوتے ہین پیدا در غلطان اشک

جان عاشق کی چلی روتے نہین
کب نکالوگے کہو ارمان اشک

عابدا اب رونے سے مت دیکہنا
ہوگیا ہے جابجا باران اشک

ردیف اللام

مین سن لیتا ہون تیری بار بادل
کبہی تو مان لے میرا کہا دل

نہ یون پہر خدا میرا جلا دل
نہ یون میرا تو مٹی مین ملا دل

یہہ وحشی چال کیون تیری ہوئی ہے
تجہے کیا ہوگیا کیا ہوگیا دل

دیا تہا صرف مین نے دیکہنے کو
سمجہکر مفت اوس نے رکہ لیا دل

نہ کچہہ خواہش میر دلمین ہے باقی
تمہارا سا میرا کیا اب ہوا دل

ترے رخ کے تصور نے جلادی
مجلّے ہے بغیر از مصقلا دل

امامت ہے تری تسلیم ہم کو
کیا جاتا ہے اب تو اقتدا دل

ہزاروں حسرتیں اسمیں بھری ہیں
بنا ہے آجکل وحشت سرا دل

لگا لایا اوسے باتوں میں یانتک
کیا کیا کام تو نے مرحبا دل

خدا کے دیکھنے کا ہے ارادہ
جو یوں اب کر رہا ہے ولولا دل

ہوا جب رو برو ناصر کے صاحب
باخلاق حسن پایا خدا دل

بہت ہمنے پی ہے شراب اول اول
یہہ حالت تھی اپنی خراب اول اول

وہ چھپتے ہیں پردے میں اسرار کیا ہے
نہ تھا اونکے منہہ پر نقاب اول اول

انھیں کے ہیں دل اب بخیلوں سے بدتر
جو کرتے تھے کار ثواب اول اول

وہ اب مجھہ سے کرتے ہیں الفت کی باتیں
جو کرتے تھے مجھپر عتاب اول اول

گو آخر مین تشریف فرما ہوے ہین ۔ ہین سب سے رسالت بلب اول اول

کہان ہین اب عابد وہ اگلی سی باتین
کہ تھے لطف جو جو جناب اول اول

بہولونگا مین نہ وصل کی وہ رات کا خیال ۔ آٹون پہر ہے اوسکی ملاقات کا خیال
جسپر نظر پڑی وہی آیا نگاہ مین ۔ ہر وضع سے ہے پیش نظر ذات کا خیال
وعدہ وفا ہو وعدہ خلافی کبھی نہ ہو ۔ خود غور سے تو کیجئے اوس بات کا خیال
توبہ تو کی ہے مے سے مگر پھر بھی اسدن ۔ باقی ہے دلمین پیر خرابات کا خیال
کرتے ہین جا نکر ہمین ناصح نصیحتین ۔ بدلا ہمین ہے قبلہ حاجات کا خیال

شکوے عدو ہزار کرین فکر کچھ نہین
عابد کو بس ہے اونکی عنایات کا خیال

ردیف المیم

عاشق ہین ترے شایق گلشن تو نہین ہم
ہین مست تو تیرے دوست کے دشمن تو نہین ہم

کیون اتنی صفائی پہ کدورت سے ہوا کیا
دل صاف کہو ہم سے کہ بدظن تو نہین ہم

بوسہ بھی جو لینگے تو رضا سے تری لینگے
کچھ چور نہین سارق رہزن تو نہین ہم

ذرے ہین تجسس مین تری شرق تا غرب
ہمدم ہین ترے ذرہ روزن تو نہین ہم

خاکی ہے بشر اسلیئے ہین خاک کے تابع
کیون تیری دو بختی کرین آہن تو نہین ہم

ملنا جو ہو بت کو تو ملے کعبۂ دل مین
کاشی مین نہ نکلوا برہمن تو نہین ہم

بھاتی نہین ہم کبھی کو ادا سے بت انگلنڈ
اے صاحبو کچھ ساکن لنڈن تو نہین ہم

سوموتی کی درخواست جو وہ کرتے ہین ہم سے
لے آئین کہان سے کہو معدن تو نہین ہم

عابد سے یہان پوچھتے ہین حال نکیرین
یہہ بات نئی ہے تہ مدفن تو نہین ہم

ترے گھر سے کبھی نہ جائین ہم
مسکن اپنا یہین بنائین ہم

اب یہ ٹھانی ہے زہر کھائین ہم
رنج کب تک ترا اٹھائین ہم

تھا جو کچھہ نذر کر دیا تیری
دوسرا دل کہانسے لائین ہم

دل مضطر کو چین آجائے
آ ترے منہہ سے منہہ ملائین ہم

پوچھتے ہین وہ کسپہ مرتے ہین
ہمکو حیرت ہے کیا بتائین ہم

یون وہ جھنجلا کے وصل مین بولے
پھر نہ ایسونکو منہہ لگائین ہم

جی مین ہے ان بتونکی الفت مین
دلکو ہندوستان بنائین ہم

غیرت وان مرے اٹھاؤ تم
اور یہان اپنا جی جلائین ہم

سنکے عابد سے یون وہ کہتے ہین
آ تجھے آج آزمائین ہم

ہجر مین اوس بت کے کیا روتے ہین ہم
ہاتھہ اپنی جانسے دہوتے ہین ہم

خلد کے ملنے مین ہے پھر کیا کلام
حضرت آدم کے بچّے ہین ہم

وار [illegible] رپہ ہر سے آگئی
اور ابھی غفلت مین یان سوتے ہین ہم

پہر [illegible] رپہ شب ہجر آگئی
اور ابھی یان اٹھہ منہہ دہوتے ہین ہم

[illegible] بکر روتے نہین
تیغ کو جلاد کی دہوتے ہین ہم

[illegible] ہین ہوتی ذرا
اور ذلیل و خوار یان ہوتے ہین ہم

عاشقونکے ساتہہ ہنستے ہین مدام
عابد وہین بیٹہکر روتے ہین ہم

جب عشق مین تیرے مرگئے ہم
دنیا ہی سے بس گذر گئے ہم

شکل آئی نظر تمہاری اوسمین
جب آئینہ دل کو کر گئے ہم

آتا ہے ترا خیال بھی ساتھ
دوڑے دوڑے جدہر گئے ہم

کعبے [illegible] تھے دیر پہونچے
جاتے تھے کدہر کدہر گئے ہم

[illegible] وصل ہوا کسیکا عابد

خوش ایسے ہوئے کہ مرگئے ہم

ردیف النون

تم نور حق نہان ہین ہزارون حجاب مین
مشتاق دید کیون نہ ہے اضطراب مین

وہ مہروش نہایا جو دریا کے آب مین
ہے نور آفتاب کا ہر ہر حباب مین

ہے شیخ کیا یہہ مسئلہ تیری کتاب مین
مئے نوشیان حلال نہین ہین شباب مین

عکس جمال یار نہین ہے شراب مین
چمکا ہے ماہتاب نیا آفتاب مین

تکرار نامہ بر سے ہے کچھہ میرے باب مین
تاخیر ہو رہی ہے جو خط کے جواب مین

تہوڑی سی پیکے گہر کا پتا پوچہنے لگا
زاہد کے ہوش اڑ گئے چلو شراب مین

یارب ہو ربط عاشق و معشوق یون بہم
جیسا ہے ارتباط شراب و کباب مین

وہ لالہ رو ہو گا لون سے سرخی ٹپکتی ہے
رنگت کہان سے آگئی ایسی شہاب مین

عاشق کو اپنے بوسہ بہی دینا ثواب ہے
اقبال کرلے آپ ہون داخل ثواب مین

الفت نے کر دیا — وقصہ ہمارا درج نہین کس کتاب مین

ٹپکی ہے اسکے زخم کے انگور کی مغان — آتا ہے خونِ دل کا مزہ جو شراب مین

دل مین ہوا ورخیال مین برسا نہین مینے — کرسی پہ آکے بیٹھو تو میرے جواب مین

یوسف کا حسن سنتے ہی معلوم ہو گیا — بڑھکر ہو تم تو اونسے بہت آب وتاب مین

بے ہوشیان پسند ہین نفرت ہے ہوش سے — سوتے ہین ہم تو آتے ہین اکثر وہ خواب مین

رشک و حسد سے پاک خدا نے ہمین کیا — حاسد تمام رہتے ہین کس پیچ وتاب مین

موسم شباب کا تو نہین اس سے فایدہ — داڑھی جو تو نے شیخ رنگی ہے خضاب مین

اوس بادہ کش کو بادہ کشی کا جو شوق ہے — ساغر ہے آفتاب کا بزم شراب مین

ملکی ہمارا شاہ کریگا ہمین عطا — نوبت ہماری آئیگی اسکے خطاب مین

ہون جرم سارے عفو بحقِ حبیب خویش

عابد کی یہہ دعا ہے خدا کی جناب مین

کیا کچھہ مزے تھے اپنے بھی عہد شباب مین
رہتے تھے مست آٹھہ پہر ہم شراب مین

تڑپا رہے ہین اور مجھے اضطراب مین
جھلکی سی اک دکھا کے وہ اپنی نقاب مین

درپردہ جان لیتے ہو عاشق کی جانِ جان
اچھی ادا نکالی ہے تمنے حجاب مین

پڑھتے ہین جو نماز جنازے کی بعد قتل
لیکر عذاب ہوتے ہین داخل ثواب مین

ممنون جان و دل ہون ترا مین جذب عشق
وہ آپ آ گئے مرے خط کے جواب مین

پیش نظر ہزارون کتابین رہین مگر
جو وصف تیرے رخ مین ہین کب ہین کتاب مین

عابد عبث ہے ناز تمہین اوسکی چاہ پر
فرمائیے تو آپ ہین وان کس حساب مین

کب خوشی ہوگی مجلس غم مین
لطف جنت کہان جہنم مین

یہہ صفت ہوگئی ہے اب ہم مین
مر کے جیتے ہین اپنے ہردم مین

تعزیت کو میری وہ آئے ہین
کیا خوشی ہو رہی ہے ماتم مین

اوسکی مرضی پہ ہو گیا راضی
جو مزہ بیش مین وہی کم مین

کلب سینہ ہے اوسکے چہرہ پر
گھر گیا آفتاب شبنم مین

تلخ دشنام نے مجھے مارا
ہے کہان یہہ اثر کسی سم مین

قابل دید ہے یہہ آئینہ
شکل ہے تیری چشم پرنم مین

دل کا ناسور بھر نہین سکتا
کچھہ اثر اب نہین ہے مرہم مین

عابدون کے لئے ہو آب طہور
غسل دو مجھکو آب زمزم مین

مین ہون عابد بھی اور عاشق بھی
ہے یہ مشہور سارے عالم مین

لگا ہے اسلئے دل عاشقی مین
یہہ سر جائیگا اوسکی پیروی مین

یہہ طراری یہہ شوخی ہے کسی مین
لیا کرتے ہین وہ دل کو ہنسی مین

خدا شاہد ہے اون سا اور کوئی
نہ دیکھا مین نے اپنی زندگی مین

کہین مطلب کی باتین فاش ہونگین
کہون کیا تم ذرا سوچو تو جی مین

بہت دن ہوگئے چھوٹے ہوے گھر
ٹھکانا کرلیا تیری گلی مین

زمانہ مین خوشامد مال کی ہے
نہین کوئی کسیکا مفلسی مین

جو باتین راز کی مخفی ہین عابد
سر بازار کہتے ہو خوشی مین

شور محشر عشق مین برپا کرون
تو ہی ڈر جائے تو پھر مین کیا کرون

کاشی جاؤن یا حرم جایا کرون
اوسکے ملنے کیلئے کیا کیا کرون

اس جبین کا ہیہ مقدر ہو خدا
سنگ در پر اوسکے سر گڑا کرون

باغبان کی تو توجہ ہی نہین
مثل گل گلبنک مین کملایا کرون

وصل مین ہوتا رہے میرا وصال
آپ فرمائین تو مرجایا کرون

درد دل اپنا ہے اپنے واسطے
چیز یہہ ایسی نہین بانٹا کرون

صبح ہوتے ہی وہین پہر شام ہے
عاشق صادق ہون طالب وصل کا

اس جہان پر کس طرح تکیہ کرون
کیا طلب تجہسے ہے مین اک بوسہ کرون

ہے زمانہ کی تگاپو بے حصول
اسپہ ہی عابد کیون تکیہ کرون

تذکرہ کچھہ آپ کا اچہا کرون
دل مین آتا ہے کہ بت پوجا کرون
ایک خوش ہوگا تو اک ہوگا خفا
بے سمجہے کے کوئی کام اپنا نہین
حسن آرائی کا اوسکو ہے خیال
کسکو جنت چاہئے اور کسکو حور
اس محبت پر یہہ دوری کسلئے

صورت منصور مین چرچا کرون
تیری صورت رات دن دیکھا کرون
کافر و مومن کہو مین کیا کرون
ناصح نافہم کیون توبہ کرون
اوسکی خاطر دل کو آئینہ کرون
تو ملے تو اونکو لے کر کیا کرون
تم نہین آتے تو مین آیا کرون

دل مرا کعبہ بھی ہے اور دیر بھی | ایک مین دو جلوہ مین دیکھا کرون

رند مشرب ہون مجھے کچھہ ڈر نہین
عابد و زاہد کو مین سیدھا کرون

مرے دلمین کر چکا گھر خدا مجھے اب خیالِ بتان نہین
مگر اپنے بُت کی کرون صفت مرا منھہ نہین یہہ زبان نہین
ملے برہمن مجھے دیر مین ملے شیخ کعبہ مین بھی اگر
کوئی پوچھے مجھسے ترا پتا کہون کیا کہان ہے کہان نہین
جو احد مین میم بڑہا دیا تو حقیقت اوس کی ہو کب جدا
فقط اتنا پردہ ہے درمیان یہہ سمجھہ نہان ہے عیان نہین
مجھے تیرے بھید و نکی ہے خبر کوئی مجھسے پوچھے او نہین اگر
وہ کہون پتے کی ذرا ذرا وہ بتاؤن جسکا گمان نہین

میرے دم کے سات خدائی ہے نہین دم تو بات پرائی ہے

نہ ہون مین جبکہ جہان مین تو جہان نہین یہہ جہان نہین

وہی دیر مین وہی کعبہ مین تجھے واعظ اتنی نہین خبر

یہہ بتا تو مجھکو کوئی جگہہ کہ جہان خدا کا مکان نہین

یہہ عبادت آپکی عابدو کرے وہ کریم قبول سب

تمھین فکر جس کی ہے رات دن اوسے دیکھلو وہ نہان نہین

اہل زبان بہت ہین فصیح اللسان نہین

جو داغ کی زبان ہے ایسی زبان نہین

وہ کونسی جگہہ ہے جہان وہ عیان نہین

دیکھو تو میری آنکھہ سے اوسکو نہان نہین

جلوے اوسی کے ہین یہہ اوسیکا ظہور ہے

واعظ یہہ ظاہرا کوئی حسنِ بتان نہین

مجھکو وفا سے کام اطاعت سے مدعا

پروا نہین بلا سے جو وہ مہربان نہین

لیلے وشون سے پوچھیے مجنون کی حالتین

جسکو کہے ہر ایک یہہ وہ داستان نہین

سر کاٹ کر جو غیر کا وہ بہیجدین مجھے

دنیا مین بڑھکے اس سے کوئی ارمغان نہین

وہ مجھسے پوچھتے ہین مری دل لگی کا حال

پہر اور بات کیا ہے جو یہہ امتحان نہین

واعظ کو خبط ناصح نادان ہے بیوقوف

دونون مین ایک اوسکا نہین رازدان نہین

اوس بت کے گھر مین دیکھئے کسکی طلب ہے آج
دربان ہین در سے دور کوئی پاسبان نہین
عابد جو کچھ کہے اوسے ہر دم سنا کرو
مانو بھی بات کو نکھو میری [illegible] نہین

مین تجھسے ناامید ہون ایسا [illegible]
وہ کونسی جگہہ ہے جہان تیرا گھر نہین
مجھ پر نظر ہے یار کی تجھپر نظر نہین
واعظ مین مست ہون مجھے اپنی خبر نہین
مطلق کو قید کر دیا نازان ہو عقل پر
اے ناصحو کہو وہ کہان ہے کدہر نہین
ضدی مزاج شوخ طبیعت ہے یار کی
نکلی اگر نہین تو وہ پہر عمر بہر نہین
تو غیرت پری نہین بیشک ہے شک حور
دعوی ہے جھوٹ سچ تیری بازو مین پر نہین
حاجت جبھی تہی ہجر مین اب تو وصال ہے
پروا نہین ہے عاشقو گر نامہ بر نہین
اونکا دہن ہے تنگ تو غنچہ دہن ہوے
یہہ عیب بھی ہوا ہے ہنر جو کمر نہین

طمعِ جہان جہان مین ہے بے سود و بے ثبات — جیسا درختِ سرو کو حاصل ثمر نہین

بے یادِ یار کوئی نفس رائگان نکر — اِس دم کا کیا بھروسہ اِدھر ہے اُدھر نہین

دُہوکا نہ دیجیے عطر کو بیچتا ہون خوب — یہہ عطر ہے سہاگ کا عنبر اگر نہین

سمجھائین کسکو کون سے کس سے ہم کہین بیان — اونکو ہماری بات کا مطلق اثر نہین

ناصح جنہین یہہ کہنا اونہین کہیا کرین
عابد کے باب مین تو نہین اسقدر نہین

اونہین معلوم کیون ہونگین جو سرکارونکی باتین ہین
کہان سمجھین گے بازاری یہہ دربارونکی باتین ہین

تمہاری ایسی باتین ہین کہ عیارون کی باتین ہین
ہماری یہہ جو باتین ہین خریدارون کی باتین ہین

پیئے ہین خُم کے خُم سارے ابھی ہوشیار بیٹھا ہون

ذرا سی پی تو زاہد یہہ ہوشیارون کی باتین ہین

مقام عشق مین اپنے یہان کیا کام ناصح کا

بہت یہہ دور کی باتین خبردارون کی باتین ہین

خبر لے آتے ہین ونرات اپنے یار کی دایم

مرے ہر ایک دم مین صاف ہرکارونکی باتین ہین

تری مجلس بھی واعظ ہوگئی ہے میکدہ سی کچھہ

شرابون کا بیان ہے اور میخوارونکی باتین ہین

لیا دلبر نے دل عابد سے پھر کہنے لگا ایسا

یون ہی لیتے ہین دل تیرا یہہ دلدارون کی باتین ہین

ہندو کے گھر مین ہین نہ مسلمان کے گھر مین ہین

حق بات پوچھتے ہین تو وہ میرے بر مین ہین

جلوہ فروز یون وہ ہماری نظر مین ہین

مشہور خبر مین ہین تو مستور شر مین ہین

واعظ کی پند عاشقون کے کام کی نہین

مصروف یہہ تو مدحتِ دیوار و در مین ہین

بے پردہ آئے یہان اغیار کون ہے

پردہ ہے کس سے کسلئے خوف و خطر مین ہین

عالم وہی تو لوگ ہین سخت سے حسن کو یاد

یہہ زاہدانِ خشک تو تحصیل زر مین ہین

دار وے وصل کہتے ہین اور جان دیتے ہین

ملنے کے ڈہنگ اونسے نہان کچہہ

منزل کا کچہہ پتا نہ ٹہکانے کا کچہہ سرا

عابد تمام بہٹکے ہوئے رہگذر مین ہین

شب وصل کا لطف پائے ہوئے ہین
اسیواسطے ہم پہر آئے ہوئے ہین

یہہ جل دیکہے دربانونکو آئے ہوئے ہین
نہ روکو ہمین ہم بلائے ہوئے ہین

رقیبونکی تعلیم سے کچہہ نہ ہوگا
وہ مدت کے اپنے سدہائے ہوئے ہین

مجہے اونکی نظرون سے ثابت ہوا ہے
بغل مین مرا دل دبائے ہوئے ہین

مسلمان مین مین ہین ہندو مین ہندو
وہ ماتہے کا قشقہ مٹائے ہوئے ہین

نصیحت ہمین خود فضیحت ہے ناصح
یہہ باتین تری آزمائے ہوئے ہین

نہین کام اب تیرا قاصد چلا جا
یہان خود وہ تشریف لائے ہوئے ہین

اگر ہو گئی ہے خطا عفو کیجے
کہ لاتقنطو اُسکے آئے ہوئے ہین

ٹہرنے نہ پائے وہان جاکے عابد
گلی سے جو اونکے پہر آئے ہوئے ہین

سن تو لون منه سے ذرا اونکے وه کیا کہتے ہین
نیک کہتے ہین مجھے یا وه برا کہتے ہین

رہتی ہے شیخ و برہمن مین یہه تکرار عبث
کسکو بت جانتے ہین کسکو خدا کہتے ہین

اپنی چاہت کا خطاوار مجھے ٹھہرایا
مہربان خوب کہا اسکو خطا کہتے ہین

اس زمانه مین نہین جا کے چھپا ہے کسجا
نام باقی ہے فقط جسکو مزه کہتے ہین

عشق کو ناصح نافہم برا کہتا ہے
لوگ اسواسطے سب اوسکو برا کہتے ہین

آپکا گر ہون خطاوار تو پھر دیر ہے کیا
جلد فرمائیے کیا پھر سزا کہتے ہین

آپ ہی وعده کرین اور وفا بھی نکرین
اس سے بڑھکر کسے بیداد و جفا کہتے ہین

ہین زمانه کے عجب طور خدا خیر کرے
ہان دعا کیجئے عابد یہه بجا کہتے ہین

دوست پر جور و ستم آپ یہه کیا کرتے ہین
دشمن اپنے [illegible]

چال یہه کیسی زمانے نے یہه سیکھی تم سے
دوست دشمن [illegible]

دل چرائے ہین جو میرا اُنہین تم جا نگے ہو
نہین معلوم کہان اب وہ رہا کرتے ہین

پہلے ہی مانگنے سے ملگئے بوسے شبِ وصل
حسن کہتا ہے ترا قرض ادا کرتے ہین

ہمکو آرام سے رکہا ہمین راحت دی ہے
اپنے مالک کی نحسب روز دعا کرتے ہین

دوست عابد کے ہوے ہاتہہ مین لیکر تسبیح
را ت دن بیٹھے ہوے یاد خدا کرتے ہین

ہم جو مستِ شراب ہوتے ہین
ہاے کیسے خراب ہوتے ہین

دل کے ہاتون سے کیا کہون یارب
جان پر کیا عذاب ہوتے ہین

آجکل دور مین ترے ساقی
ہم بھی خانہ خراب ہوتے ہین

ایک حالت نہین زمانے کی
روز یان انقلاب ہوتے ہین

اونکا زیور یہ وہ خفا ہونا
لڑکے موتی عذاب ہوتے ہین

ئے گی وصل کی شاید
اندنون اچھے خواب ہوتے ہین

تو وہ خوشرو ہے تیرے پرتو سے — ذرّے بھی آفتاب ہوتے ہین

سچے عاشق وہ اپنے چُنتے ہین — ہم بھی اب انتخاب ہوتے ہین

تیرے فضل و کرم سے اب ہمکو — دیکھیے کیا خطاب ہوتے ہین

چلکے بیٹھو تو تم وہان عابد

ہم بھی حاضر جناب ہوتے ہین

وہ تو کب امتحان لیتے ہین — مفت عاشق کی جان لیتے ہین

جیسا ہوتا ہے چاہنے والا — دل مین اپنے وہ جان لیتے ہین

مرا دل دیکھکر وہ کہنے لگے — ہمتو ایسا مکان لیتے ہین

پہلے برعکس جب مجھسے چلتے تھے — اب جو کہتا ہون ہان لیتے ہین

نذر کرتا ہون جب مین دل اپنا — ہوکے وہ مہربان لیتے ہین

بارِ عشق اور چرخ پیر کا منہ — اپنے سر نوجوان لیتے ہ

دل جو لینا ہے آپ لے لیجے | مفت کیون میری جان لیتے ہین

اٹھ گئے ہین وہ قول پر عابد
مجھسے میری زبان لیتے ہین

واسطے تیرے مین رسوا سر بازار تو ہون | دل لگی کی تھی فقط اتنا گنہگار تو ہون
زر نہین پاس تو کیا مجکو تو سمجھا مفلس | جان حاضر ہے میری تیرا خریدار تو ہون
جلوہ موسی کو دکھایا مجھے محروم رکھا | گو نہ مین دیکھہ سکون طالب دیدار تو ہون
آپ مجھسے نہ کرین حضرت ناصح حجت | جان دینی نہ پڑے جان سے بیزار تو ہون
لاغری میری نہین میرے لئے کچھہ بیکار | چشم دشمن مین کھٹکنے کے لئے خار تو ہون
جو وفا ہو سو وفا کرے تو یہہ تیرا منصب ہے | مین نبہاؤنگا ہر طور وفادار تو ہون

کسقدر راہ سنے پلائی ہے مجھے آ عابد
اتنی پیکر بھی مین غافل نہین ہوشیار تو ہون

تمہارا سامنا ہے اور مین ہون | مقابل آئینہ ہے اور مین ہون

جدہر دیکہون نظر اپنی اٹہاکر | خدا ہے مصطفے ہے اور مین ہون

جہت سے جو مکان سے ہے مبرا | مرے دلمین بسا ہے اور مین ہون

جدہر دیکہا نمایان خود وہی ہے | نظر مین اینما ہے اور مین ہون

بجز تیرے کہان کوئی رہیگا | جہان دار فنا ہے اور مین ہون

جناب عشق نے نوکر کہا ہے | نگہبان اب خدا ہے اور مین ہون

عبادت کی ہوس باقی کہان ہے
وہی عابد ہوا ہے اور مین ہون

ہون محو حیرت [illegible] کیا کہون | اللہ کہون رسول کہون رہنما کہ

ہے ایک نور [illegible] مین جدا جدا | کسکو کہون رسول مین کسکا

آسان مشکلین مری ہو جائین سب وہین | دل سے اگر مین [illegible]

یہہ گنج فقر ایسا ہوا ہے مجہے نصیب
آئے جو سلطنت بھی تو مین اوسکو جا کہون

عابد عبادتون کو تو عالم بہی علم کو
بہولین گے اوسکی یاد مین جو عاجز بندا لا کہون

جو بات آپ کرتے ہین وہ روبرو کرین
غائب مین میرے آپ کچہہ گفتگو کرین

ہم کیا سفارشون سے تری آرزو کرین
تجہسے ہی تیرے وصل کی اب جستجو کرین

کہتا ہون باؤن پڑ ادب سے جناب دل
مشہور آپ ہمکو نہ یون کو بکو کرین

شاہی نہ بیچ سے ہو ذرا کوئی اپنی بات
توصیف لطف یار اگر مو بمو کرین

آئے اپنے پاس کوئی ڈہونڈہتا ہوا
اپنا ہی سا ہم آپ اوسے ہو بہو کرین

... ہے اپنے سوز ہو اللہ کا وہ اثر
... ہو کرین

... ین

پنجتن کے ہین خاص لختِ جگر — دلبرِ مرتضےٰ معین الدین

ہین یہہ اولادِ موسیٰ کاظم — دل و جان رضا معین الدین

ہند مین ہین یہی غریب نواز — سرورِ اولیا معین الدین

دردمندون کے عیسیٰ دوران — دردِ دل کی دوا معین الدین

سب کے دل کی مراد ملتی ہے — ہین وہ حاجت روا معین الدین

شش جہت مین جدہر جدہر دیکھو — ہین یہی جابجا معین الدین

نور ہین مظہر العجائب کے — خاص شمس الضحےٰ معین الدین

ہین عطاے رسول یہہ مشہور — ہین بجود و سخا معین الدین

عابدِ جان نثار کے ہین بس
پیرِ مشکل کشا معین الدین

زمانہ مین ہمارے فردِ یکتا شاہ مسکین ہین — بصارت ہے اگر دیکھو تو ہر جا شانِ مسکین ہین

قناعت اونسے ہی شیدا توکّل اونسے پیدا ہے
مرقع شکل تسلیم و رضا کا شاہ مسکین ہین

غلط کہتا نہین ہرگز نہین ہے فرق کچھ اسمین
مرید و پیر ہین اونکے اور آقا شاہ مسکین ہین

صفت اونکی جو سننا ہو تو احمد خیر دین سے سن
خدا کا اور خدا ایکا تماشا شاہ مسکین ہین

صفات و ذات کی تعریف عابد اونکی تو سن لے
احد احمد کا ہر اک جا پہ چرچا شاہ مسکین ہین

بزم طرب مین غیر ترا ہمنشین نہین
ہرگز یقین نہین مجھے ہرگز یقین نہین

جب دل ہی آگیا ہی تو پھر کیا کرے کوئی
گو وہ حسین نہین ہے کوئی مہ جبین نہین

قربان مین تو آپکے اس اعتقاد پر
کہتے ہین اوسکو آپ کہین ہے کہین نہین

رکھدے تو جام ہات سے ساقی زمین پر
مین خاک ہوئے ہیون کہ ہمنشین نہین

تعریف اونکے خال سیہ کی جو مین نے کی
کہنے لگے کہ تجھسا کوئی نکتہ چین نہین

انکار سے تمہارے ہے اقرار کا ثبوت
کہتے ہو میری بات پہ تم جو نہین نہین

اوس شوخ بیوفا پہ جو مرتے ہین عابد آپ
کہئے تو کیا جہان مین کوئی حسین نہین

اندرون حرم و بتکدہ دوسرا ہے کون
جسکو دیکہو وہ تمہارا ہی دم بہرتا ہے
پوچہتا ہون مین تجہی سے خالق یہہ بات
اے کبوتر تجہے قاصد نہ بناؤن کیونکر

ہر جگہ تو ہی تو ہے اوسکے سوا غیر ہے کون
تمسے رکہتا ہے مری جان کہو بیر ہے کون
کون ہے جانب شر اور طرف خیر ہے کون
تیز پر مثل ترے ہمہ تا طیر ہے کون

پہول لیتے پہو نہین گلشن مین تماشا عابد
آج کرتا روش باغ مین یہہ سیر ہے کون

ترے اک اک اداؤ ناز کا مین دل سے قائل ہون
یہہ تلوارین نہین خنجر نہین ہین پہر بہی بسمل ہون
کہون کیا حال اپنی بیخودی کا تجہہ سے اے قاتل

تری چیتون کا گھایل ہون ترے غمزہ کا بسمل ہون

نہو ادنی تو اعلی کی زمانیمین صفت کیون ہو

تری صورت ہے شکل گل تو مین بھی صورت گل ہون

جو تو خلوت مین تنہا ہے تو مین ہون بزم کثرت مین

اگرچہ دور ہون ظاہر مگر باطن مین واصل ہون

سراپا رند مشرب ہون نہ زاہد ہون نہ مین عابد

مگر تیرے کرم کا لطف کا رحمت کا سایل ہون

ردیف الواو

یہہ قاصد نے مژدہ سنایا ہے مجھکو
اوسکی زبانی بلایا ہے مجھکو

یہی وقت تہا تیرے آنیکا ناصح
کہ تو نے مزے مین ستایا ہے مجھکو

سکونت مین جنت کی کیا اوسکا بگڑا
وہان سے یہان کیون وہ لایا ہے مجھکو

ہنسایا تھا اک روز پھر عمر بھر ہی
بت سنگدل نے رولایا ہے مجھکو

پری کا نہ جن کا کسیکا نہین ہے
تری زلف شبگون کا سایا ہے مجھکو

تجھے یاد ہوگا بُرے وقت تو نے
کئی مرتبہ آزمایا ہے مجھکو

ہزارون ہی خط مینے لکھے ہین تجھکو
فقط ایک خط تیرا پایا ہے مجھکو

وہ رُوٹھا تھا کل آج راضی ہوا ہے
بڑی منتون سے بلایا ہے مجھکو

کھلا حال کونین کا مجھہ پہ عابد
وہ ساقی نے ساغر پلایا ہے مجھکو

اگر حرص جہان ہو تو شریک عاشقان کیون ہو
جو عاشق ہو گئے اوسکے تو پھر طمع جہان کیون ہو

کھین مئ مفت کی پی لی بہت سی مل گئی شاید
کھو زاہد ہوا کیا آج اتنے شادمان کیون ہو

تمہارے سے ہین واقف ہون مری حالت تمہین روشن
یہہ احسان نامہ بر کا اور دقت درمیان کیون ہو

کبھی وہ دوست بنتے ہین کبھی دشمن سے بڑھکر ہین
یہی تو چال ہے اونکی پہر اونکا امتحان کیون ہو

مری قسمت تو دیکھو کہتا ہے جانِ جہان از خود
بلالو اوسکو جسنے کی ہے محنت رائگان کیون ہو

بلایا خود بٹھایا بھی بنے پہر اجنبی ہم سے
تعجب ہے یہہ کہتے ہو کہ عابد تم یہان کیون ہو

کس طرح اوس صنم سے کوئی بدگمان نہو
وعدہ یہہ شرط ہے کہ خدا درمیان نہو

بدنام ہو رہا ہے زمانہ مین کون اب
کہتے نہ تہے کہ غیر سے تم ہمزبان نہو

اے دل نکر تو یاد خدا وقت نزع دیکھہ
اوس بت کا خوف ہے کہ کہین بدگمان نہو

کہتا نہین کسی سے مجہی مین اپنا حال زار
منظور ہے کہ کوئی مرا رازدان نہو

دیدے کے عاشقونکو سر بزم گالیان
مشہور اک جہان مین تو بدزبان نہو

کہتے ہین سنکے حال مری عاشقی کا وہ
کیونکر یقین آئے کہ جب امتحان نہو

عابد تو اوسکے عشق سے نادان باز آ
مین چاہتا ہون عمر تری رائگان نہو

شہرت تری زمانہ مین کیون چار سو نہو
ایسا بھی کوئی دل ہے کہ جسمین تو نہو

کیا حال تمسے میرے دل زار کا کہلے
جبتک کہ تمسے بات مری دو بدو نہو

ویران ہو وہ دل و پریشان ہو دماغ
جسمین کہ تیرے عشق و محبت کی بو نہو

ایدل تو اوسکے بزم مین جاتا تو ہے مگر
ایسا نہو کہ تیری وہان آبرو نہو

برہم وہ ہو رہے ہین کے مجہپہ خفا ہو رہے ہین آج
ارشاد ہو رہا ہے کہ تو روبرو نہو

مین اور ترک عشق بتان خوب ناصحا
مرو خدا یہ مجہسے کبھی گفتگو نہو

	تیری محبت اور ترے عشق کے سوا عابد کے دلمین اور کوئی آرزو نہو	

جگہہ دیتا ہے بزم عام مین پہلو مین دشمن کو

نہین آتی ہے کچھہ بھی شرم اوس بے مہر و پرفن کو

گواہی کے لئے روز جزا مجکو یہہ کافی ہے

لگا ہے خون کا دہبہ مرے قاتل کے دامن کو

ترے اس بے نشان کا کچھہ نشان رہنے دے اے ظالم

مٹاتا ہے لگا کر ٹہوکرین کیون میرے مدفن کو

خدا حافظ ہے اے دل اب ہمارے آشیانہ کا

غضب سے دیکھہ تی ہین بجلیان ہر دم نشیمن کو

کھڑے ہین سیکڑون دیدار کے خواہش مین احباب

اٹھاؤ تو ذرا تم سامنے سے اپنے چلمن کو
سنا ہے طور پر موسی ہوے بے ہوش غش کہا کے
بناؤ مجھکو بھی بیخود دکہا کر روے روشن کو
وہ ہنس کر مسکرا کر مجھ سے کہتے ہین محبت سے
چلو تم آج عابد ساتھ میرے سیر گلشن کو

جانکر ہوتا ہے مجھسے کسلئے انجان تو
یاد ہے کس آئینہ رخسار کی ادیل بتا
اک نظر ملتے ہی عقل و ہوش اور تاب و توان
جان ہی لونگا تجھے پہچان ہی لونگا تجھے

کون ہون مین دیکھ تو مجھکو ذرا پہچان تو
صورت آئینہ ہے کیون شسشدر و حیران تو
لیچلا سب لوٹ کر اپنا سر و سامان تو
لاکھ مجھسے روپ بدلے جان من آن تو

تو ہی مالک ہے مرے دل کا مرے ایمان کا
جان عابد کی نہین ہے جان جان پہچان تو

وہ جنھجلا کر یہہ کہتے ہین محبت اپنی رہنے دو

یہہ الفت اپنی رہنے دو یہہ چاہت اپنی رہنے دو

مرے حال پریشان پہ عنایت اپنی رہنے دو

زیادہ کچھہ نہین تہوڑی سی محبت اپنی رہنے دو

غرور حسن کرتے ہو برا کرتے ہو اسے صاحب

گہمنڈا چہا نہین وہ دن کی دولت اپنی رہنے دو

نہین رہتے ہو دم بہر بھی تصور مین مرے آکر

کوئی دم میرے دلمین بھی تو صورت اپنی رہنے دو

وہ سنکر حال دل میرا لپٹ کر مجھہ سے کہتے ہین

چلو بس ہو چکا جہگڑا شکایت اپنی رہنے دو

یہہ مانا حضرت ناصح کہ ہم رندانہ مشرب ہین

برُے ہین یا بھلے ہین تم نصیحت اپنی لے رہنے دو

تمہین پروا نہین میری مجھے معلوم ہے لیکن

ذرا میرے طرف مایل طبیعت اپنی رہنے دو

نصیحت سے نہین کچھہ فائدہ اے حضرتِ ناصح

بنائی ہے جو خالق نے وہ قسمت اپنی رہنے دو

وہ دیکر جام اپنے ہاتھہ سے ہنس ہنس کے کہتے ہین

ذرا تم حضرتِ عابد عبادت اپنی رہنے دو

کہلین گے غنچہ بہت لب سے لب جدا بھی ہو

بنو نہ بت سے زبان سے کوئی صدا بھی ہو

یہہ کہری کہری تو باتین نہین پسند ہمین

مزہ جبھی ہے کہ ہمسے خلا ملا بھی ہو

عدو سے عہد و محبت ابھی وہ کیا جانے

اٹھائے بار وہ ایسا یہہ حوصلہ بھی ہو

یقین آئے ہین کس طرح سے ایضا حبیب

تمہارے وعدہ خلافی کی انتہا بھی ہو

خدا کرے کہین جلدی تمہارا حسن ڈھلے
غرور کی کوئی حد بھی ہے کچھہ سزا بھی ہو

سناؤنگا دل مضطر کا حال مین سب کچھہ
کبھی تو اوس بت کافر سے سامنا بھی ہو

وہ میکدہ مین مجھے دیکھکر یہہ کہتے ہین
کہ تم تو رند بھی عابد بھی پارسا بھی ہو

بیوفا اور ستمگار نظر آتے ہو
تم ابھی سے مجھے عیار نظر آتے ہو

وعدۂ وصل پہ کہتا ہون مین آدم سے
تم بہت صادق الاقرار نظر آتے ہو

بے پئے مئے کے ہین مخمور تمہاری آنکھین
تم نئی طرح کے سرشار نظر آتے ہو

مجکو وہ دیکھہ کے محفل مین یہہ فرماتے ہین
باعث رونق دربار نظر آتے ہو

دل کا کچھہ حال تو معلوم نہین ہے عابد
تم بہ ظاہر مین ہوشیار نظر آتے ہو

اپنی زبان پاک سے اظہار بھی تو ہو
انکار تو ہمیشہ ہے اقرار بھی تو ہو

مثل کتان مین چاک جگر کو بناؤنگا
اوس رشک ماہتاب کا دیدار بھی تو ہو

کچھہ فائدہ نہین ہے مجھے عرض حال سے
منصف مزاج آپکی سرکار بھی تو ہو

مجھ طالب وصال پہ کیونکر نہ رحم آئے
مجھسا کوئی جہان مین طلبگار بھی تو ہو

جنت کی ہے ہوس تمھین دیدار کی نہین
عابد بنے ہو ہو گنہگار بھی تو ہو

مرنیکے بعد رنج نہ دو خاکسار کو
ٹھکراؤ اس طرح سے نہ میرے مزار کو

انداز و ناز و غمزہ کرشمہ ادا و شرم
مین دل سے چاہتا ہون انہین تین چار کو

کبتک ترے فراق کے صدمے اٹھاؤن مین
کچھہ تو ملے جواب اس امیدوار کو

وہ ہون گناہگار کہ جسکا نہین شمار
کیا اپنا منہہ دکھاؤنگا پروردگار کو

ہوتا ہے یان جدا مرے پہلو سے دل مرا
وہ وان ملا رہے ہین ادا سے ستار کو

جب سے دوئی کا ہمنے تعلق اٹھا دیا
پاتے ہین ہر مقام پہ ہم روے یار کو

عابد سے ہنسکے بات تو کیجے کبھی کبھی
کچھہ تو ملے قرار دل بیقرار کو

زلف جانان کا تصور ہے ہمیشہ مجکو
کیا بنادیگا خدا جانے یہہ سودا مجکو

ہے گذر کسکا بجز تیرے گلی مین اوسکی
اے صبا اپنے ہی ہمراہ تو لیجا مجکو

جسنے اپنے کو ہے از روئے حقیقت دیکھا
اوسنے بیشک نہین جانا کبھی بیجا مجکو

اپنے دلمین مجھے تھوڑی سی جگہہ دے ظالم
نہ نکلوا کہ محبت نے ہے کھینچا مجکو

حرم و دیر مین کیون شیخ و برہمن کی ہے جنگ
مجھہ مین سب کچھہ ہے مگر کوئی نہ سمجھا مجکو

بزم جانان مین بہت لوگ تھے لیکن عابد
کیا غضب ہے کہ کسی نے بھی نہ پوچھا مجکو

تصور مین ترے رخ کے مین بہولا صاف قرآن کو
خدا شاہد ترے جلوہ نے چھینا دین و ایمان کو

تصور مین یہان آٹھون پہر ہے صورت جانان
ہوا ہے اور نہو گا دخل میرے دلمین شیطان کو

یقین ہے مجکو میرا دل یہین اولجھا ہوا ہو گا
ذرا تم کہولکر دیکہو تو اپنی زلف پیچان کو

ہمارا طایر دل مضطرب ہوتا ہے پہلو مین
نہ یون پہلاؤ اپنے رخ پہ تم زلف پریشان کو

نمایش اس سے ہے دونون جہانکی سمجہہ مین کہتا ہون
نہ سمجہین صرف پتلا خاک کا ہے کوئی انسان کو

قسم حق کی تمہارے مصحف رخ کے تصور مین
کیا کرتا ہون ہر دم ہر گہڑی مین حفظ قرآن کو

نہین دیتا ہے مجکو بار اوسکی بزم مین حاجب

آلہی موت آجائے در دلبر کے دربان کو

کیا بے سبب تمنے مضطر کسیکو
ستاتے ہو کیون بندہ پرور کسیکو

جو دل اپنے مانگا تو ہنسکر یہہ بولے
دیا ہی نہین ہمنے لیکر کسیکو

بہوین تن ہین نگاہین ہین تیر جہی
نہ چہوڑینگے جیتا یہہ خنجر کسیکو

بجز میرے آجان جابہو لکر بہی
نہ دینا جگہہ دل کے اندر کسیکو

میری شکل دیکہی تو بولے وہ غالب
کہ تو چاہتا ہے مقرر کسیکو

ردیف الہاء

دل بہت بیقرار سا ہے کچہہ
آج پہر انتظار سا ہے کچہہ

یاد آتی ہین کسکی شوخ آنکہین
آج مجکو خمار سا ہے کچہہ

کہکے یون قبر کو وہ ٹہکرائے
یان نشانِ مزار سا ہے کچہہ

یون بظاہر تو صاف ملتا ہے
دلمین تیرے غبار سا ہے کچھ

رند نکلا وہین ہمارا دل
جسکو سمجھے تھے پارسا ہے کچھ

کسنے وعدہ کیا ہے حضرتِ دل
آپ کو انتظار سا ہے کچھ

تم جو پہلو مین ہو تو اے صاحب
آج دل کو قرار سا ہے کچھ

دل مضطر ہمارے پہلو مین
کسلئے بیقرار سا ہے کچھ

طایر دل کو دیکھہ کر بولے
نظر آتا شکار سا ہے کچھ

ابر سمجھین ہین جسکو گردون پر
مرے دل کا غبار سا ہے کچھ

کس لئے آج عابد مضطر
بیخود و بے قرار سا ہے کچھ

لطف و کرم ہے آپ کا مجھپر ستم کے ساتھ
اقرار بھی اگر ہے تو جھوٹی قسم کے ساتھ

آتا ہے تیرے بزم مین درد والم کے ساتھ

عاشق کو تیرے ایک محبت ہے غم کے ساتھ

اس زندگی پہ ناز کرین کیا کہ عاقبت

ہمکو ملانیوالی ہے اہل عدم کے ساتھ

کھچ جائین اور بھی ترے ابروتو ہے مزہ

تلوار زیب دیتی ہے اے یار خم کے ساتھ

تحریر ہے سوال تو تقریر ہے جواب

اوسکی زبان چلتی ہے میرے قلم کے ساتھ

یہہ دل دکھا رہا ہے مجھے اک جہانکی سیر

کرتا ہون مین مقابلہ اب جام جم کے ساتھ

انکار سے جو وصل بھی ہو تو نہین ہے لطف

اک بوسہ لب کا دیجے سرا مہر کرم کے ساتھہ

نقارۂ سرور کی نوبت ہے عابد اب

منصب عطا ہے شاہ سے ہمکو علم کے ساتھہ

اب ناصح ناداں کی ہے ہر بات سے توبہ

توبہ ہے مری اوسکی مدارات سے توبہ

بوسہ کی عوض تونے لیا نقد دل اپنا

ظالم ہے تری ایسی مدارات سے توبہ

رندان خرابات اگر چھوڑدین جب ہے

بیٹھا تو ہون مین کرکے ہر اک بات سے توبہ

رہنے کا نہین بزم مین بے مجکو بلائے

ٹوٹے گی مری یار کے بہر ہات سے توبہ

فرقت کے زمانہ سے بچانا مجھے تا حشر

یارب مری اوسدن سے ہے اوس رات سے توبہ

ملتا جو نہین مجھہ سے تو اے شوخ ستمگر

کرلی تو نہین میری ملاقات سے توبہ

جس رات مین جس دن مین نہو پاس تو اپنے

اوسدن سے خدا را ہے اور اوس رات سے توبہ

فرقت مین کسیکے تو نہ یون جان دے عابد

حاصل نہو جس بات سے اوس بات سے توبہ

ردیف الیاء

تم نہوتے جو محمدؐ تو نہ ہوتا کوئی
رتبہ لولاک کا پایا نہین ایسا کوئی

تم تو ہو احمد بے میم کہے کیا کوئی
یا رسول عربی تمکو نہ جانا کوئی

شب معراجکا رتبہ نہین پایا کوئی
آپ سا جلوہ خدا کا نہین دیکھا کوئی

یون تو مرسل ہوا لاکھون ہی پیمبر لیکن
بخدا آپ کا ہمپایہ نہ آیا کوئی

ذات پر آپکے ہی ختم رسالت بیشک
پہر نبی دہر مین ہوتا نہین پیدا کوئی

طور پر پہونچے جو موسیٰ تو فلک پر عیسیٰ
عرش پر آپکے مانند نہ پہونچا کوئی

زلف واللیل تو عارض ہے تمہارا والشمس
پڑہ لی تفسیر تو کیا اونکو نجانا کوئی

جب تمہین جانتی ہے شافع محشر مخلوق
خوف پہر کا ہمکو عصیان کا لیگا کوئی

یہی افسوس ہے عابد کو شب و روز حضور

آپکی شان کا لکھا نہ قصیدہ کوئی

وصل دلدار کا مرشد سے سوال اچھا ہے ، ٹھیک یہہ رائے ہے اور اپنا خیال اچھا ہے

وصل کیواسطے اونسے یہہ سوال اچھا ہے ، ماہ اچھا ہے یہہ دن اچھا ہے سال اچھا ہے

تازہ تازہ اونہیں دل لینیکا اب شوق ہوا ، مرا دل لیکے بتاتے ہین یہہ مال اچھا ہے

عمر بہر لی نہ خبر میری مگر وقت اخیر ، پوچھتے ہین وہ مجھسے روز وصال اچھا ہے

حور کو دیکہا پری سے ملا یوسف کو سنا ، سب حسینون سے ترا حسن وجمال اچھا ہے

غیر کے لطف سے گر لاکھ خوشی ہو تو بری ، یار سے ایک بھی پہونچے تو ملال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آئے تو ہنس کر بولے ، یہہ تو مرنیکا نہین اسکا تو حال اچھا ہے

شکر ساقی کا نشہ مین ہین ادا کرتا ہون ، تو بھی اچھا ہے میان تیرا کلال اچھا ہے

عشق کے ساتھہ جو وصل ہوے لطف نہی ، بعد فرقت کے اگر ہو تو وصال اچھا ہے

زلف کو کھولکے پہیلا وہ مجھسے بولے ، طایر دل کے لئے تیر یہہ جال اچھا ہے

عشق بازی سے معرا ہین تمامی عابدا
لطف معشوق سے تجہہ مین یہہ کمال اچہا ہے

ہر مژہ اوس ترک کی اک تیر ہے
دل مرا اوسکے لئے نخچیر ہے

کچہہ بہلا ہو یا برا الکہہ دیجئے
آپکی تحریر ہی تقدیر ہے

آنکہہ کا پردہ کیا تو کیا کیا
میرے دل مین آپکی تصویر ہے

ہون مریض عشق بوسہ دیجئے
ان لبون کی جان فزا تاثیر ہے

بیل الفت کی بڑہی ہے اسقدر
عاشقون کے پاؤن مین زنجیر ہے

آج تو کچہہ ہے ارادہ قتل کا
تیز خنجر باڑ پر شمشیر ہے

بات اچھی بھی تو ہوتی ہے بری
کیا مری تقدیر کیا تدبیر ہے

وصل سے شاید ہون شیرین کام ہم
میٹھی میٹھی اونکی اب تقریر ہے

جلوۂ جانان نے دل روشن کیا

دل میں عابد کے وہی تنویر ہے

کہیں میرا کہیں ترا دل ہے / یہی اک اختلاف مشکل ہے

یہی رسم وفا سے قاتل ہے / جس جگہہ دیکھو ایک بسمل ہے

تیری کاکل میں جو مرا دل ہے / ایک دیوانہ ایک عاقل ہے

قشقہ ماتھے پہ تیرے یا تل ہے / کفر اسلام میں بھی شامل ہے

اب ترے ہاتھہ میں مراد دل ہے / دیکھہ لے آئینہ مقابل ہے

یوں تو لاکھوں حسین ہیں لیکن / حسن میں ایک تو ہی کامل ہے

ہو لے مجھسے حساب جور و وفا / کون باقی ہے کون فاضل ہے

مینہہ برستا ہے مے پلا ساقی / رحمت حق بھی ہم پہ نازل ہے

جامہ عمامہ کا ہے سب دہوکا / سمجھے عالم جسے وہ جاہل ہے

لا کو الا میں کیوں ملایا شیخ / یہہ تو سب جھگڑا تیرا باطل ہے

کیا کریگا وہ لیکے جنت کو — دل و جان سے جو تیرا واصل ہے

غیر سے کام کچھ نہین مجھکو — عشق مین تیری ذات حاصل ہے

جسنے چاہا تجھے ہوا بیکار — کوئی دیوانہ کوئی بیدل ہے

وہ حقیقی ہے یہہ مجازی ہے — کہ خدا کا خدا ایگان ظل ہے

عابدا اتنے سفر کئے پر بھی
عشق مین آج پہلی منزل ہے

تم سے اک مطلب کی کہنی بات ہے — سن لو جب جاؤگے تھوڑی رات ہے

آپ کی تحریر بھی ہے نقش حب — آپکی ہر بات مین اک بات ہے

دیکھنا اوس گیسو و رخ کی بہار — رات مین دن ہے تو دن مین رات ہے

کوئی ہمدم یار سے کوئی جدا — کوئی غمگین کوئی خوش اوقات ہے

بھیجتے ہین وہ سر خط کا جواب — اس سے بہتر کیا کوئی سوغات ہے

خیر جو تمنے دیا ہم نے لیا | بوسہ دیکر یہ کہتے ہو خیرات ہے

بازئی شطرنج ہے عارف کے ہات
عاشقون کی عابدون پر مات ہے

مجھسے وہ بار بار ملتا ہے | مضطرب کو قرار ملتا ہے
اوس کے ملنے کو دوستی ہے شرط | کہین غیرون سے یار ملتا ہے
سیہ سر سے گلبدن کا ہے ارشاد | طالب گل کو خار ملتا ہے
تیرے ملنے سے اے مرے محبوب | مجکو پروردگار ملتا ہے
جہو سٹا ہی وصل کا کر لے | یون بھی دل کو قرار ملتا ہے
انتقال مکان ہے اسکا نام | چھوڑ کر گہر مزار ملتا ہے

سخن قرب کے نغمہ کو عابد
رگ گردن کا تار ملتا ہے

میرے دل مین تو جان اور ہی ہے | اور تیرا گمان اور ہی ہے

اولیا سب بزرگ ہین لیکن | اپنے مرشد کی شان اور ہی ہے

تونے حاجی حرم مین کیا دیکھا | اوس مکین کا مکان اور ہی ہے

میرے قاصد نے راہ ٹہیک نہ لی | اوسکے گہر کا نشان اور ہی ہے

پان کہائے ہین ہمنے اکثر سے | ہاتہہ کا تیرے پان اور ہی ہے

ناصحا بس کر اب نصیحت کو | بات اک میری مان اور ہی ہے

اہل دہلی کے ہے زبان مین لطف | کہ وہان کی زبان اور ہی ہے

ہون زمانہ مین لاکہہ اہل سخن | داغ کی آن بان اور ہی ہے

بہت افسانے سن لئے عابد
اپنے غم کا بیان اور ہی ہے

تم ہوگئے کس مکان مین کونسا گہر جائیے | کعبہ یا دل یا کلیسا یا کہ مندر جائیے

حسن آرا ہو نہیں ہے عیب دل دیکھو مرا
دیکھنی شکل آئینہ مین اپنی اگر چاہیے

تم کسی سج دہج مین آؤ ہم اوسی دم تاڑلین
وضع ہان اچھی ہے پر اس سے بھی بہتر چاہیے

دل کی وقعت کچھہ نہین جبتک حسین دلبر نہو
دل اگر پہلو مین ہو تو کوئی دلبر چاہیے

ہجر مین زاہد کے خاطر ہوگئی گرمی حرام
وصل مین تو عاشق صادق کو ساغر چاہیے

کیا غرض عیسی سے مجکو یا ہوس موسی کی ہو
میری بخشش کیلئے میرا پیمبر چاہیے

اس غزل کی قدر جب ہوگی کہ اہل دل سنین
اور فرمائین کہ عابد اس سے بہتر چاہیے

یہہ طلب میری نہین ہے اور بڑہکر چاہیے
مرضی والا جو ہو وہ بندہ پرور چاہیے

مال و زر دے تو گدا کو مانگتا ہے لال و زر
چشم الطاف و محبت تیری ہمپر چاہیے

وصل کا پیغام دو یا ہجر مین کچھہ کام دو
شغل عاشق کیلئے کوئی مقرر چاہیے

نور سے کیا حور کو ہمکو نار سے کیا غرض
دلمین عاشق کے نرالا کوئی اخگر چاہیے

وعدۂ فردا یہ بھی انکار ہو تو کیا عجب
اوسنے دستاویز لکھوانی مقرر چاہئے

کیونکہ اوسکے رخ کو چھولون سانپ ہین دو پاسبان
دفع کرنیکو مجھے رب کوئی منتر چاہئے

کہتے ہین وہ عشق مین دادوستد کا ہی مزہ
ایک بوسہ لو تو اک بوسہ برابر چاہئے

پارسائی ہو کہ رندی ہین یہ سب فعل عبث
جس سے تو راضی ہے وہ اپنا مقدر چاہئے

اوس لب شیرین کا مجھکو ایک ہی بوسہ ملا
آرزو یہ ہے کہ پھر قند مکرر چاہئے

مشکل آسان جلد کیجے یا علی مشکل کشا
مہربانی آپکی عابد پہ حیدر چاہئے

سمجھ اے بیخبر جانان کہان ہے
کہانکا ہے سفر جانا کہان ہے

مرے پہلو مین کیون بیچین ہے تو
تجھے رشک قمر جانا کہان ہے

مقام عاشقی مین اے مجنو
تمہین کہدو کہ مرجانا کہان ہے

نہین انکار ہے وعدے سے اونکو
وہ راضی ہین مگر جانا کہان ہے

نہوتا ایک بھی مرنیسے ناخوش | خبر ہوتی اگر جانا کہان ہے

چلا عابد حرم ہندو بنارس
یہہ جاتے ہین کدہر جانا کہان ہے

گو مرے گہر مین مرا آئینہ رو آتا ہے | سخت حیرت ہے کہ ساتھ اوسکے عدو آتا ہے

بیدھڑک محفل جانان مین چلا جاؤنگا | توبہ توبہ مجھے کب خوف عدو آتا ہے

یہہ ہمارا دل شیدا تو نہوا اے دلبر | کرکے تعویذ جو تو زیب گلو آتا ہے

جب سے نظارہ ہوا نرگس فتان تری | جام آتا ہے مجھے خوش نہ سبو آتا ہے

دم بخود ہون تری الفت مین کچھ ایسا ظالم | ہاے آتی ہے مرے لب پہ نہ ہو آتا ہے

اتنی جلدی نہ پڑہو میر جنازہ [illegible] | [illegible] ٹہرو وہ ابھی کرکے وضو آتا ہے

یہی رونا تو ہے دل کی مرے خیر نہین | اشک کیسا تہا اب آنکہون سے لہو آتا ہے

دل کو بہلاتا ہون یون کہکے تسلی شب ہجر | کوئی دم جاتا ہے وہ آئینہ رو آتا ہے

شیخ کے منہہ سے برستی ہے جو مستی ایسی
کیا مے ناب سے یہہ کرکے وضو آتا ہے

کچھہ عجب حال ہے اے عابد مضطر تیرا
آج کس بزم سے اٹھا ہوا تو آتا ہے

ملکی آپکے باعث ہیں دولت دل کی
اسمیں پتلے ہے خدا بڑہ گئی وسعت دل کی

ساکن فرش ہے کرتا ہے مگر عرش کی سیر
آزمائی ہے بہت جرأت و قدرت دل کی

دل سمجھتی ہے جہان جسکو وہ ہے مضغۂ گوشت
اس سے کیا کام ہو جب ایسی ہو صورت دل کی

آنے جانے کو نفس کے نہ سمجھنا بیکار
یہہ کسی کام کو جاری ہے سفارت دل کی

دوست تو دوست ہے دشمن کو بھی اپنا جانے
ایسا دل چاہئے ایسی ہو مروت دل کی

اب یہہ تنجا نہ بنا پہلے [illegible]
پیار سے کوئی بدل جا جو حالت دل کی

میں مراقب جو ہوا آئی ندا آخر شب
ایسے ہی وقت کہلتی ہے حقیقت دل کی

ناصحا خوب ہے کے حالت دل کیا معلوم
ہو جو معلوم تو کہئے سیر حضرت دل کی

کوئی حاجت نہین اسواسطے ہے استغنا
تہہین معلوم تجہے اب بہی امارت دل کی

لاکہہ مین ہے تجہسے سوا اور حسین دنیا مین
کیا کرون اونپہ نہین تجہپہ ہے رغبت دل کی

نہ تو زاہد سے ہے کچہہ کام نہ عابد سے غرض
وقت آخر مجہے کافی ہے وصیت دل کی

عرش اعظم سے بہی بڑہکر ہوئی رفعت دل کی
اللہ اللہ یہہ قسمت ہے یہہ عظمت دل کی

جذبۂ شوق سے وہ آئے ہین میرے گہر مین
مجہکو معلوم ہوئی آ یہہ کرامت دل کی

کیفیت مے کی دکہاتی ہے اوسکی صورت
ملتی ہے جام مین بہی خوب شباہت دل کی

اپنے عاشق پہ خفا کہیل یہہ تیرا اچہا
تجہپہ الزام نہین ہے یہہ شرارت دل کی

جان ہے مال ہے حاضر ترے دم کے لئے
آزماتا ہے تو کیا میری سخاوت دل کی

کیون کرین میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
گوش ادراک سے سنتا ہون نصیحت دل کی

یہہ قسم ہے جنس بہا ہا فقط اون کے نزدیک
دلربا کرتے ہین سب عزت و وقعت دل کی

دل مرا تیرے لئے مجھسے ہی لڑتا ہی مدام
یہی تکرار ہے ہر دم یہی حجت دل کی

کیون ڈراتا ہے خفا ہوتا ہے تقصیر ہے کیا
اسمین مجبور ہون مین تجھپہ ہی چاہت دل کی

دل سے راضی ہی تو ظاہر مین ہوا مجھسے خفا
تیرے چہرے سے نمودار ہے فرحت دل کی

اعتراض اسنے کیا مول جو مانگا مین نے
جان لیکے دل تو مجھے لیتا ہی قیمت دل کی

عشق نے گھر سے نکالا ہی مین جنگل کو چلا
مجھکو مجنون سے ملائیگی یہہ وحشت دل کی

حق یہین ہی جو ذرا دل کی طرف غور کرو
ابھی کھل جائے تمہین خوب حقیقت دل کی

سیر آگے نکرو واعظو دوزخ کا بیان
ایسی تسکین کرو جاے جو وحشت دل کی

دل کا مقصد نہ بر آئیگا کسی سے ہرگز
وہ نکلے تو نکل جائیگی حسرت دل کی

اسی انکار سے اقبال کی بو آتی ہے
کیسا بیجا ہین کہتے ہین صولت دل کی

لو پھر آتا ہی وہ غارت گر دین اے عابد
اب خبر رب کہئے بدل جائے نہ نیت دل کی

رہین سرسبز مرے دل کے جلانیوالے

تیرے انداز وہ ہین مجھکو ہلانیوالے
بیخ و بنیاد کو عاشق کی مٹانیوالے

ملتفت گر نہو معشوق مجازی تو خیر
کیا نہین ہین دل عاشق مین منانیوالے

منتظر تیری طلب کا رہون آخر کبتک
دیر سے بیٹھا ہون مشتاق گھر آنیوالے

کیا کمی ہے تیری درگاہ مین ار رب کریم
دینے والے ہین مجھے اور دن سے دلانیوالے

دیر ویران کئے مسجدین خالی کردین
تیری پہلو مین ہین ہمکو بسانیوالے

میری سنتا نہین سنتا ہے تو ہوتا ہے خفا
اپنا ہی حال سنا خیر سنانیوالے

کیجئے گا ہمین پامال پس مردن بھی
خاک امید ہے مٹی مین ملانیوالے

وہ تو ہر جا ہے دعا دل سے تو کر اے غالب
ہاتھ کیون خالی اوٹھاتا ہے اوٹھانیوالے

جہان مین مجھسا برا نہین ہے
نہین ہے اسے کبریا نہین ہے

مین چاہتا ہون تجہے ستمگر — کچہہ اور منشا مرا نہین ہے
بسل کے دل کو وہ کہہ رہے ہین — یہہ تیری پوری سزا نہین ہے
فدا ہے کیون اوسپہ اک خدائی — یہہ مین نے مانا خدا نہین ہے
وہ دیکہکر داغ دل یہہ بولے — چمن کچہہ ایسا ہرا نہین ہے
مین دل سے شیدا ہون تجہپہ ظالم — تو مجہپہ کیون مبتلا نہین ہے
مین دیکہتا ہون جو غور کر کے — جہان مین مجہسا برا نہین ہے
تمہین یہہ کہدو ہمارا آنا — تمہارے گہر مین بجا نہین ہے
جو دور ہم داغ ہے جگر مین — یہہ کہہ تو لو کیا کہرا نہین ہے

کسیکی الفت مین دل ہمارا
قسم ہے عابد ہرا نہین ہے

وہ روٹہہ ہی گئے ہین تو جاکر منائین گے — دکہہ درد منتون سے ہم اپنا سنائین گے

مشتاق وصل چھوڑکے یہہ در نجائینگے
مقصد ہمارے آپ ہی سے سب برآئینگے

مرجائینگے تو جائینگے زندہ نجائینگے
اس در سے اوٹھکے اور کہان گھر بنائینگے

عاشق سے کیسا پردہ چھپیگا نہ رازِ دل
مین تاڑ جاؤنگا وہ جب آنکھین ملائینگے

بیمار تیرے نرگس بیمار کے یونہی
مرمرکے دردِ عشق کی لذت اوٹھائینگے

دل خانہ خدا ہی بسو چین سے یہان
ایسے مکانمین تمکو مکین ہم بنائینگے

رنجیدہ کیون ہے آتو قاصد ہو سو کہو
اونکو غرض ہے آئینگے ورنہ نہ آئینگے

عابد ہون پر خلاف عبادت ہین فعل سب
جنکا ہون امتی وہی جنت دلائینگے

دکھایا صبح منہہ یان کہاکے
ہوئی جب شام تو مسی لگاکے

کیا دیوانہ تو نے دلمین آکے
کہون یہہ بات اب مین کس سے جاکے

کہے جاتا ہے تو اپنی ہی ہر وقت
ذرا میری بھی سن بندے خدا کے

زبان سچی ہے کسکی کون جہوٹا
مجہی سے کہتے ہو مطلب سنا کے

یہان آئینے سے کچھہ تنگ کچھہ عاے
وہ ملتا ہے تو گہر اپنے بلا کے

اشارون سے ادا کرتے ہے مطلب
عجب غمزے ہین اس دلربا کے

طبیعت صاف ہے غصہ نہین ہے
پہرا کہتا بھی ہے تو مسکرا کے

ہمراہی نامہ کیا مجھکو ملا ہے
دیا کیا جلد خط قاصد نے آکے

تمہارا کیا کام تمہار ندو نہین ناصح
سلامت اب کہان جاتا ہے آکے

یہہ عابد دوستی کا اوسکے ہے پہل
ملا ہے داغ بھی تو دل جلا کے

کوئی کافر کوئی مومن کیلئے
گہر بنائے تونے کن کن کیلئے

ایک ہی ہو جاؤن بس مین اور تو
غیر ممکن کب ہے ممکن کیلئے

وحدت و کثرت کا جہگڑا ہے بڑا
مین ملا ہون اسمین جنا من کیلئے

ہو جو غایب اوسکو حاضر دیکھلین — فرض ہی یہہ اہل باطن کیلئے

غیر کے سایہ سے یارب تو بچا — وہ پری موزون نہین جن کیلئے

خوش رہین سلطانِ محبوب علی خلد اللہ ملکہ (آمین) — مانگتے ہین ہم دعا ان کیلئے

کر جوانی مین نہ عابد ترکِ مے

مقتضی ہے یہہ اسی سن کیلئے

اوسکے بوسے ہمنے تن تن کے لئے — کچھہ تو بیباکی ہو اس فن کے لئے

صاف کب ہوتا ہی دیکھا چاہئے — کیا کرین ہم ہاے بدظن کے لئی

دور ہین وصل بت خود کام سے — ہمنے جینے کے لئی مرنکے لئی

مرکے بھی اوٹھون نہ اس دہلیز سے — دے جگہہ تھوڑی سی مدفن کے لئی

وہ جتاتے ہین جو ملون اپنا عشق — کہدین قیمت کیا ہی فی من کے لئی

جامۂ عریان ہے کافی اسے جنون — زیبِ عاشق ہے یہی تن کے لئی

آج عابدؔ کوچۂ دلدار مین
ہم جگہہ دیکھین گے مدفن کے لئے

خلاف کہنے مین ہے کیا مزا کہو تو سہی
وہ قول مجہسے جو تہا کیا ہوا کہو تو سہی

وفا شعار ہون یا بیوفا کہو تو سہی
بہلا ہون یا مین بُرا تم ذرا کہو تو سہی

مسیح جانین گے تمکو اگر شفا ہوگی
ہمارے درد کی ہے کیا دوا کہو تو سہی

مین ایسے ویسونکا عاشق نہین قسم لیلو
ہے تم سا اور کوئی دوسرا کہو تو سہی

تمہین جو چاہا خطاوار ہو گیا بیشک
مرے یہہ جرم کی کیا ہے سزا کہو تو سہی

پلا کے مے مہِ رمضان مین یون وہ کہتے ہین
یہہ روزہ کیون ہے قضا آپکا کہو تو سہی

جو دلمین دیتے ہو تم بددعا نہین پروا
زبان سے اپنے کچہہ دعا کہو تو سہی

وہ مے کا جام دکہا کر مجہے یہہ کہتے ہین
[illegible] ہو کب سے تم پارسا کہو تو سہی

بیان عیش بھی ہان [illegible] عیش ہی عابدؔ

شب وصال کا کچھہ ماجرا کہو تو سہی

غیر کرتے ہین تیرے پاس شکایت میری
اونکو یہہ ڈر ہے کہ بڑہ جائے نہ عزت میری

آرزو دل کی یہی اور یہی حسرت ہے میری
اوسکے کوچہ مین آلہی بنے تربت میری

یہہ حقیقت ہی حقیقت مین حقیقت میری
نہ یہہ گہر میرا نہ زر میرا نہ صورت میری

خود نمائی مین ہے مشغول ہر اک فرد بشر
کون سنتا ہے زمانہ مین نصیحت میری

اے طبیبو نکرو فکر دوا میرے لئے
اب سنورتی ہے کہین بگڑی طبیعت میری

اپنے مطلب کی کہا کرتا ہے ہر کوئی وہان
ذکر میرا نہین آتا کبھی قسمت میری

بتکدہ کو مین چلا چہوڑ کے راہ کعبہ
اب خدا جانے یہہ کیون بدلی ہے نیت میری

نام لیلی کا کہان ہو گیا مجنون ما حسنی
ذکر ہر جا یہہ ہے تیرا تو حکایت میری

کفر و اسلام بد و نیک شب و روز ہین ایک
ایسی دنیا مین نہین جیسی ہے غفلت میری

تو بڑی بات سمجھتا ہے اے عابد

سخن رشک کی توجیہہ یہہ ہے نوبت میری

مجھسے وہ پوچھتے ہین آج یہہ حالت کیسی
باتون باتون مین بگڑتی ہے طبیعت کیسی

بات بھی تو نہین کرتے وہ کدورت کیسی
نامِ الفت سے وہ ڈرتے ہین محبت کیسی

وصل ہے شاد عدو ہمکو ہے دیدار حرام
ہمسے نفرت ہی تو غیرون سے محبت کیسی

ہمکو کیا حق ہے وہ بخشتے کہ نہ بخشتے ہمکو
ہم ہین مجبور وہ مختار ہے حسرت کیسی

آج کل دہر مین ہے اوج پہ حرمت کا عروج
جانتا ہی نہین کوئی کہ ہے حلت کیسی

ترے مہجور ترے ہجر مین یہہ کہتے ہین
یہہ قیامت جو نہین اور قیامت کیسی

آپ آتے ہی یہہ کہتے ہین کہ ہم جاتے ہین
بیٹھہ بھی جاؤ مری جان یہہ عجلت کیسی

امتیاز اب نہ رہا تیری محبت مین مجھے
نام عزت کا ہے کیا اور ہے ذلت کیسی

آج کچھہ نشہ کیا حضرتِ واعظ نے ضرور
ورنہ پہر اونکی زبان مین ہے یہہ لکنت کیسی

غیر کیا کچھہ نکیا اوسکو برا کچھہ نہ کہا
مجھسے ہی کرتے ہو تم میری شکایت کیسی

آج میخانہ مین کیسے نکل آئے عابد
آپ اور آپکو میخوارونکی صحبت کیسی

اون کو دل کی خبر نہو جائے — کہین غصہ ادہر نہ ہو جائے

یہی ہوگا سکوت کا باعث — باتون باتون مین شر نہو جائے

صرف ہوتا ہے وان سہاگ کا عطر — پیسے تولہ اگر نہو جائے

گہورتے ہین وہ عاشقونکی طرف — تیر اونکی نظر نہو جائے

نہین دیتے وہ اسلئے تصویر — عشق کا کچھہ اثر نہو جائے

نقشہ بے مثل حسن ہے یکتا — حور وہ سیمبر نہو جائے

رہنے دے مشت خاک عاشق کی — اے صبا دربدر نہو جائے

گہر یہہ اللہ کا ہے اے عابد
کہین مسجد ہی گہر نہ ہو جائے

[illegible] گھر آئے	[illegible] کہ گھر راہ بھٹک کر آئے
[illegible] آنکھوں سے بہا دیتے ہیں	[illegible] کہ وہ کسی [illegible] سمندر آئے
[illegible] جو کبھی ملنے کو آئے [illegible]	[illegible] آئے
تھے سراپا وہ پریشان ہی [illegible]	جو تصور دل [illegible] کے اندر آئے
آج پہلو میں خلش ہے [illegible] یارب	ہم کہاں چھوڑ کے اپنا دل مضطر آئے
مجھ سے جب ملتے ہیں تو میری تسلی کیلئے	کہتے ہیں وہ بخدا یاد تم اکثر آئے
امتحان لیکے وفادار مجھے کہتے ہیں	شکر کی جا ہے کہ مدت میں وہ راہ پر آئے
جذبۂ شوق میں جس سے یہ نظر میری پڑی	بخدا آپ نظر مجکو برابر آئے
کہتے ہیں حضرت ناصح نہ کرو عشق بتان	واہ میرے لئے کیا خوب یہ رہبر آئے

عابدِ عارفِ باللہ بصد صولت و جاہ

ہو کے دریائے حقیقت کے شناور آئے

حسرت نہیں ہے تیرا ارمان سے نئے
کرتا ہون شوق وصل کے سامان سے نئے

جھوٹی قسم کو آپکی سچا سمجھا ہون مین
کس کام کے ہین وعدہ و پیمان سے نئے

باتین نہیں ہین آپکی دھوکا ہی ہے سب
آئے ہین انجمن مین جو انسان سے نئے

منظور تمکو ہے مین کرون تمہارا پاس
اسواسطے بدلتے ہو دربان سے نئے

ظاہر ہے پردہ اور چلمن سے آن جھانک
دیکھے تمہارے غمزے مری جان سے نئے

عارض کا بوسہ ایک دو اور لب کا دوسرا
ہوجائین مجھپہ آپکے احسان سے نئے

لیلے کی راہ پوچھلو مجنون سے عاشقو
دیکھے ہین اوسنے پھر بیابان سے نئے

وہ پوچھتے ہین وصل کی شب مجھسے کیا کہون
کیا کیا گمان تھے شب ہجران سے نئے

یہہ باتین راز کی میرے سمجھینگے اہل دل
کیا جانتے ہین انکو سخندان سے نئے

عابد یہہ عشق یار مین کیا ہوگیا تجھے
کرتا ہے چاک روز گریبان سے نئے

عشق ہین بدلے ہین اطوار یہہ دیوانے نکلے
دشمن اپنے کے تو ہم دوست ہین بیگانے نکلے

آنے جانے سے ترے کچھ یہہ نہین قاصد مطلب
کاش سامان کرین خود وہ یہان آنے نکلے

دوستی ہین نے جتائی تو کہا غصہ سے
تو خطاوار ہی قابل ہے سزا پانے نکلے

اتنا کیون ہو لیے ہمین یہہ بھی ہماری قسمت
اے سبب ہو ان سبب ہم اونہین یاد آنے نکلے

ایک بات ایسی کہی مینے وہ ہنسکر بولے
ڈہنگ اچھے ہین سمجھہ والو نکے سمجھانے نکلے

کیا یہہ جائینگی جو انکی انگین بیکار
نہ یہہ دن ہین نہ یہہ سن ہین ترے شرمانے نکلے

ذکر جبتک وہ مرا سن لین او نہین جب نہین ہین
اونکی محفل مین ہین ہم حرف مرے افسانے نکلے

عابدا خلد مبارک ہو بسو عین سے تم
ہم تو ساکن ہین ہمیشہ ہی سے ویرانے نکلے

ایک مدت سے ہین مشتاق وہ گہر جانے نکلے
منتظر ہین جو ترے ذکر مین مر جانے نکلے

وعدۂ وصل کا کس طرح یقین ہو ہمکو
تم تو عادی ہو ہمیشہ سے مکر جانے نکلے

دل مرا صاف حرم پاک ہی کاشی بھی قریب
صاف کہدیجے ارادی ہین کدہر جانیکے

حالت خوف بھی ہے قاتل جان عاشق
دل و جان سے ہین تصدق ترے ڈر جانیکے

زندگی اپنی اسی حال مین گذری غالب
زندہ جبتک تھے رہے خوف مین مر جانیکے

گھڑی ساعت ہے اب میری شفا کی
مسیحا بنکے قاتل نے دوا کی

ادائین طرز ہے یہان قضا کی
عجب حالت ہے یہان خوف ورجا کی

کہین بت بنگئے بت گر کہین ہو
خبر رکہتے ہین ہم بھی جابجا کی

پڑی جب آنکھہ میری تو وہ بولے
یہہ گستاخی تو دیکھو بے حیا کی

اوسی کے نور سے ہے ماہ روشن
ضیا چمکی ہے اسمین مہ لقا کی

قیامت ہین تری ترچھی نگاہین
جدہر دیکھا ادہر شورش بپا کی

نہ تو زاہد نہ تو عالم ہے عامل
فقط باتین ہین سب تیری ریا کی

معافی حق کے حقکی حق کرے گا
ہو علت دور کیونکر ارتشا کی

سنون عابد کی بھی مین رندکی بھی
کہین سب اپنے اپنے مدعا کی

مجھے امید تھی جس سے وفا کی
اوسی ظالم نے پہر مجھسے دغا کی

مرے دلمین ہے قدرت کبریا کی
مرے دلمین ہے صورت مصطفی کی

کوئی باعث بھی مجھہ سی روٹھہ نیکا
خطا کچھہ تو کہو مجھہ بے خطا کی

غضب مین جان آئی دل لگاکر
گھڑی کب آئیگی یارب قضا کی

مری اونکی ہین باتین دل ہی دلمین
خبر ہے آشنا کو آشنا کی

ہزارون مبتلا ہین شیفتہ ہین
عجب بانکی ادا ہے دلربا کی

تری فرقت مین ہے بیچین عابد
قسم کہا کر وہ کہتا ہے خدا کی

جو بات ہی فضول ہی اس خود فروش کی
واعظ سی کچھ نہ پوچھئے جوش و خروش کی

آتا ہے کسکی بزم سے ظالم اُٹھا ہوا
طرز روش ہی آج تری بادہ نوش کی

اے محتسب خطا نہین اسمین ذرا مری
اوسنے پلائی ہات سی تو مین نے نوش کی

بے ہوشیون سے کام ہی مستی سے ہے غرض
کیفیتین ہین بادۂ وحدت کے جوش کی

مجکو نزول رحمت باری کی ہے امید
حاجت ہے مری قبر پہ کیا قبر پوش کی

لے نقد ہوش ہوش ربا دی مجھے شراب
منت مین کر رہا ہون ہی میفروش کی

عابد ہون یا کہ رند ہون راضی رضا پہ ہون
ناصح کو کیا خبر ہے مرے عیب پوش کی

خود مینے بوسے خنجر جلاد کے لئے
اب منہہ نہین رہا مرا فریاد کے لئے

قاصد سی ہمکو کام نہ خط و پیام سے
یہہ دم کا آنا جانا ہے بس یاد کے لئے

دل میرا خود بخود ہے گرفتار دام حسن
حاجت نہین ہے دام کی صیاد کے لئے

کچھ ہست و نیست وصل کے وعدہ پہ کیجئے
زیور لباس زینت و آرائش اے صنم
پوچھو نہ مجھسے کوئی مری بیخودی کا حال
کی ہے دعا جو مین نے اوسیکا ہی سب اثر

مین منتظر ہون آپکے ارشاد کیلئے
ہے کیا ضرور حسن خدا داد کیلئے
دیتا ہون جان اک ستم ایجاد کیلئے
تجویز شاہ کی جو ہوئی شاد کیلئے

عابد سے مینے سیکھے ہین الفت کے سب طریق
شاگرد بھی رشید ہو اوستاد کیلئے

عاشقون کو عشق مین کیا چاہئے
یار روٹھا ہے منایا چاہئے
دل نہ دنیا سے لگانا چاہئے
غیر سے ملنا تم اپنا چھوڑ دو
اونکے دل کو بھی کہین دھوکا نہو

لوٹنا رونا تڑپنا چاہئے
خانۂ دل مین بٹھانا چاہئے
دہر فانی سے کنارا چاہئے
جو کہون مین یاد رکھنا چاہئے
حضرت دل یون نہ رونا چاہئے

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہے
عشق مین دُہوکا نہ دینا چاہیئے

لوح خاطر پر تسلی کے لئے
عکس اک اوس بت کا لینا چاہیئے

چاہیئے جنت نہ فردوس برین
اوسکے کوچہ مین ٹہکانا چاہیئے

ہُو کا بندہ ہون خدا درکار ہے
قطرہ پانی کا ہون دریا چاہیئے

محفلِ رندان مین عابد چپ رہو
تمکو کچھہ منہہ سے نکہنا چاہیئے

لگا بیٹھا ہون لو اپنے صنم سے
مجھے کیا کام ہے دنیا کے غم سے

کسی دن بھی نہ پوچھا حال تونے
محبت سے مروت سے کرم سے

ترا وصف کمر کرتا ہون دن رات
مجھے فرصت نہین ذکر عدم سے

خدا سے ڈر خدا کو مان اے شوخ
تجھے کیا فائدہ جھوٹی قسم سے

یہی تعظیم ہے عاشق کی افسوس
جو ٹھکراتے ہو سر میرا قدم سے

میں لکھنی چاہتا ہوں بات کچھہ اور
ادا ہوتی ہے کچھہ میرے قلم سے

جو خوگر ہیں ترے ظلم و ستم کے
نہ دیکھیگا کسیکو بڑھکے ہم سے

بہر صورت رہے مجھپر ترا لطف
نہیں مطلب مجھے کچھہ بیش و کم سے

تہ و بالا زمانہ ہوگیا ہے
اٹھا تو ہات اب ظلم و ستم سے

میں فدوی ہوں شہ آصف (خلد اللہ ملکہ) کا دل سے
مجھے کیا کام ہے دارا و جم سے

جمال یار کی توصیف عابد
کریں ہم کیا نہ پوچھیں آپ ہم سے

مرے دلمیں ہی میں پوچھوں انہیں سے
ملوگے کب کبھو تم اس حزیں سے

غرض ہے کسکو فردوس بریں سے
امیدیں خواہشیں سب ہیں تمہیں سے

پسا جاتا ہے در پردہ مرا دل
لڑی ہے آنکھہ اک پردہ نشیں سے

کھڑے ہیں بام پر وہ بے تکلف
میں اونکو دیکھتا ہوں دوربیں سے

یہہ کہنا اوس سے جو تجکو نجانے
یہہ باتین ناصحِ نادان ہمین سے

ترے انکار مین ہے طرز اقرار
نہین ہے مجکو اندیشہ نہین سے

خیالِ یار مین کیون بدگمان ہو
ملین جاکر کہین اہلِ یقین سے

محلے مین اوسیکے گہر بنائین
یہی بہتر ہے سب روئے زمین سے

بنایا خوبصورت زشت خو کو
گلا مجکو ہے صورت آفرین سے

حرم خالی ہے بالکل دیر ویران
نکالو ڈہونڈکر اوسکو کہین سے

بنا عابد سے عاشق اللہ اللہ
رہا اب کام کیا دنیا و دین سے

کہون کیا حال مین اوس بدگمان سے
ادا ہوتا نہین میری زبان سے

بگڑ کر کیون چلے میرے مکان سے
قصور ایسا ہوا کیا میزبان سے

بیان کردون اگر دل کی زبان سے
ابھی واقف ہون سب رازِ نہان سے

بڑے بے رحم ہو سفاک ہو تم
ہوا معلوم مجکو امتحان سے

تری ہی ذات سے دونون جہانمین
ہوا ثابت مجھے تیرے بیان سے

یکایک غیر کا آنا ترے ساتھہ
یہہ کیا کچھہ کم ہے مرگ ناگہان سے

یہان آؤ تو مانونگا مین احسان
وہان کیون جاکے الجھون پاسبان سے

تجھے ہے تیری یکتائی کا دعوی
ترا ثانی کرون پیدا کہان سے

دعا دیجے ولی نعمت کو اوستاد
ملی ہے آپکو جاگیر یان سے

قرار اسکو ثبات اسکو نہین ہے
نہ دل عابد لگانا اس جہان سے

تری رحمت کا جب دم ابر برسے
تو پہر کیونکر کوئی پانی کو ترسے

در نایاب تہا اک ایک آنسو
گرے جب اشک میری چشم تر سے

وہ تو مژدہ سنا قاصد مجھے آج
کہ ہو دل کو تسلی جس خبر سے

الٰہی خیر وہ کیون دیکھتے ہین — غضب ہے قہر ہے تیڑہی نظر سے

جو دل مین ہے وہی مضمون ہے خط مین — عبارت دوسری لاؤن کدہر سے

عجب کچھ شوق ہے کوے صنم کا — کہ مین رہتا ہون آگے اوہر سے

ملے ہین داغ دل داغ جگر دو — ثمر مجکو محبت کے شجر سے

ہوے یانتک ہم اوسکے عشق مین گم — ہوے ہین بیخبر اپنی خبر سے

مقدر جب بگڑتا ہے تو منعم — نہ نکلے کام کچھ بھی سیم و زر سے

شب فرقت لگی رہتی ہین آنکھین — کبھی چھت سے کبھی دیوار و در سے

لیا جب نقد دل جب وصل ٹھہرا — تجھے ہے شوق ظالم سیم و زر سے

ذرا دیکھو تو حالت عاشقون کی — ذرا نکلو تو باہر اپنے گھر سے

وہ خود آتے ہین میرے گھر مین ہر روز — نہین مطلب مجھے اب نامہ بر سے

نہ واعظ اب ڈرا مجکو مرا دل — مبرا ہو چکا خوف و خطر سے

اگر آجاے میخانہ مین زاہد | اتارین رند عمامہ کو سر سے

اثر عابد اب اوسکے دلپہ ہوگا
لکھا ہے حال دل خون جگر سے

آنے لگے وہ گھر مین ہمارے کئی دن سے
کچھ اوج پہ ہین اپنے ستارے کئی دن سے
کس روز ٹہرتی ہے ملاقات کی دیکھین
ہوتے تو ہین اب اون سے اشارے کئی دن سے
اسلام سے منہہ پہیر کے ہم عشق بتان مین
کعبے سے ہین کاشی کو سدہارے کئی دن سے
حالت یہہ مری فرقت جانان مین ہوی ہے
راتون کو گنا کرتا ہون تارے کئی دن سے

اب دشت جنون کا مین بنا وحشی کامل
مانوس جو ہین مجھ سے ہیکارے کئی دن سے

پریان تو کیا ہر حور تو ہو جائے مقابل
رہتے ہین وہ اپنے کو سنوارے کئی دن سے

عشاق کے سر کاٹ کے میدان مین شب روز
وہ کھیلتے ہین گیند ہزارے کئی دن سے

وان غیر کے سر مین وہ کیا کرتے ہین کنگھی
یان چلتے ہین سر پہ مرے آرے کئی دن سے

اے دیدۂ گریان تو بہین سے پڑ کیا دے
جاتے ہین وہ دریا کے کنارے کئی دن سے

عابد تو نہ اب حور کی خواہش نہ پری کی

دیکھے ہین جو انداز تمہارے کئی دن سے

لگایا جس سے دل ہمنے ہوا وہ بیوفا ہم سے

گھلے جاتے ہین ہم آٹھون پہر یارب اسی غم سے

سکندر آئینہ گر تھا مرا دل خود ہے آئینہ

یہی آئینہ صورت آشنا ہے سارے عالم سے

یہہ ہٹ اچھی نہین ظالم نہ جا محفل سے تو اُٹھکر

منور ہے یہہ سب کچھہ بزم عشرت اک ترے دم سے

اشارون سے ترے طوف حرم حاصل نہو کیونکر

خم ابرو ترا ہم رتبہ ہے محراب کی خم سے

یہہ زخمی ہے کسی تیغ ادا کا تو نہین واقف

یہہ زخم دل نہ اچھا ہوگا اے جراح مرہم سے

نہ دیکھو تم مری جانب غضب انگیز آنکھون سے

نگاہ چشم خشم آلود ہرگز کم نہین سم سے

کسی کی یاد سے رونا ہے عابد رات دن مجکو

دکھائی کچھہ نہین دیتا ہے ابتو چشم پرنم سے

کیا مدہوش مجکو تو نے ساقی ایک ساغر سے

کرونگا کل مین کوثر پہ تری تعریف داور سے

زمانے سے نہ شکوہ ہے نہ گردون سی شکایت ہے

اگر کچھہ ہے تو ہے مجکو گلہ اپنے مقدر سے

رہونگا آپ مین مسکن بنا کر کوئے جانان مین

نہ قاصد کی خوشامد ہے نہ مطلب ہے کبوتر سے

یہان ہم دیکھتے ہین اپنے دل مین جلوہ جانان

وہان بس باز آئے وعدۂ دیدار محشر سے
یہہ گہر بیٹھے ہی جہگڑا عبد و رب کا کر رہے ہے کیون
نکل کر دیکھہ تو عابد کہین باہر ذرا گہر سے

مار ڈالو ابروے خمدار سے
کیون ڈراتے ہو ہمین تلوار سے

یاد ہے یہہ کس مژہ کے وار کی
چبہہ رہے ہین میرے دل مین خار سے

جان نثار و نکی نہین ہے کچہہ قدر
ہے محبت آپ کو اغیار سے

چال تیری حشر سے کچہہ کم نہین
فتنے اٹہتے ہین تری رفتار سے

اک بت کافر پہ ہین جب سے فدا
عشق ہمکو ہو گیا زنّار سے

عابد اب ایسا نہین محسن کوئی
مجھکو ملوادے جو میرے یار سے

دل نادان پہر اوسپہ آیا ہے
بارہا جسکو آزمایا ہے

پہر غضب ہے وہ مجکو دیکہتے ہین
وقت پہر امتحان کا آیا ہے

خون تہکواوئگے ہزارون سے
آج کیا تمنے پان کہایا ہے

کہے دیتی ہے نامہ بر کی خوشی
کچہہ وہان سے جواب لایا ہے

پاؤن پہراونگے رکہدیا ہے سر
وصل مین اس طرح منایا ہے

کیون بگڑتے ہو بات ہے یہہ تم
غیر نے تمکو کیا سکہایا ہے

اپنے دشمن سے مین یہہ کہتا ہون
تو یہہ قسمت کہان سے لایا ہے

تمکو دیکہا کرونگا آکے رہو
مرے دل کا یہی کرایا ہے

ہم مرین اونپہ اور وہ غیرون پر
یہہ نیا ماجرا خدایا ہے

مجکو پروا نہین ہے کچہہ عابد
مرے سر پر خدا کا سایا ہے

حال دل اپنا کہون کیا مفتری کے سامنے
افترا کرتا ہے مجہپر ہر کسی کے سامنے

لے تو بیٹھا ہون سر بازار پر یہہ فکر ہی
باغیون اوس غنچہ لب کی جب مجھے آئی ہی یاد
ہین حسینان جہان جو دلربا و دلستان
دھیان بدنامی کا رہتا ہی نہ رسوائیکا کچھہ

دل کی قیمت کیا کہون مین مشتریکے سامنے
ہو گیا ہون دل گرفتہ ہر کلی کے سامنے
گرد ہو جاتے ہین تیری دلبری کے سامنے
سوجھتی ہی کچھہ نہین ہی دل لگی کے سامنے

کیون مرا جاتا ہی عابد جاکے کر تو عرض حال
شاہ آصف جاہ محبوب علی خلد اللہ ملکہ کے سامنے

فدا تم پہ ہین میری جان کیسے کیسے
بہلا کہون سنا ہین وہ مجکو دل سے
وہی آج ویران مقتل پڑا ہے
ترے زلف و گیسو کے دیوانہ بنکر
کبھی جان دینگے کبھی دل تجہے ہم

حسین ماہ رو دلستان کیسے کیسے
دئے ہمنے بھی امتحان کیسے کیسے
تڑپتے تھے کل نیم جان کیسے کیسے
پڑے پہرتے ہین نوجوان کیسے کیسے
کہ تحفہ ہین یہہ ارمغان کیسے کیسے

گذر کس طرح ہو مرا ہائے وان تک	ترے در پہ ہین پاسبان کیسے کیسے

کہون کس سے جوش جوانی مین عابد
ملین ہین مجھے دلستان کیسے کیسے

رسول اللہ کو ہم مظہر ذات خدا سمجھے	بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے
نہ سمجھے جھوٹ اسکو حق مین ہون کہتا و کہا کم	وہی سمجھے خدا کو جو راز مصطفے سمجھے
ابھی تو ابتدا ہی ابتدا ہے اپنے الفت کی	بہت خوش تھے کہ ہم سر خفی کو انتہا سمجھے
نہ کیون کر اوسکے سایہ مین بھلا ہم پرورش پائین	کہ جب ہم شاہ آصف جاہ خلد اللہ ملکہ کو ظل خدا سمجھے

بجز حق کے نکر دینا و دین کی جستجو ہرگز
وہی اچھے رہے عابد جو ان دونون کو لا سمجھے

کوئی مبتلائے ادا ہو رہا ہے	کوئی اوسپہ دل سے فدا ہو رہا ہے
چھپایا تھا جو مدتون رازِ اُلفت	وہی ذکر اب برملا ہو رہا ہے

خطا کیا ہے میری بتاؤ تو صاحب | یہہ پوچھہ کیون افترا ہو رہا ہے

کچھہ ایسا ہے کوچۂ شہ حسن تیرا | یہان بادشہ ہر گدا ہو رہا ہے

وہ ہون آج قسمت پہ اپنی مین نازان | وہ نا آشنا آشنا ہو رہا ہے

ہوا اسقدر جوش فیض معین اب | مکدر دل اپنا صفا ہو رہا ہے

جلا دل کو عابد کے صولت نے دی ہے
کہ صیقل جو یہہ آئینہ ہو رہا ہے

کوئی آپ پر مبتلا ہو رہا ہے | ذرا دیکھئے تو یہہ کیا ہو رہا ہے

یہہ بنیاد ہر دو جہان کا ہے مظہر | خدا خود یہان مصطفے ہو رہا ہے

برہمن سے تو بہر بت لڑ نہ زاہد | یہہ سب کچھہ ظہور خدا ہو رہا ہے

قیامت مین بھی وہ اٹھاتے ہین فتنے | یہہ محشر مین محشر بپا ہو رہا ہے

مرے دل مین ہے جو تصور بتون کا | یہہ کعبہ بھی اب بتکدا ہو رہا ہے

وہ ہنستے ہین غیرون سے میرے ہی آگے
ستم آنکھون دیکھے بپا ہو رہا ہے

نہ ناصح کا طالب نہ عابد کی خواہش
سخن پر ترے اکتفا ہو رہا ہے

یونہین کبتک ترے ہی فرقت مین پریشان رہے
اپنے عاشق پہ کچھ الطاف مری جان رہے

تن مین جبتک کہ مرے جان مری جان رہے
مجھکو ہر وقت تری دید کا ارمان رہے

کیا رہی دہر مین گر صورت انسان رہے
یہہ حقیقت مین یہہ حیوان کی حیوان رہے

یون بچا ایک جو فدا ہے دل نادان اوپر
کچھ مرا دھیان بھی تجھکو دل نادان رہے

یہہ بجا نا کہ کوئی دل سے فدا ہے ہم پر
اپنے عاشق سے مری جان تم انجان رہے

اوسی انسان کی وقعت ہے جہان مین اکثر
جسکو عزت رہے اور آن رہے شان رہے

ہمکو اور آنکھ اوٹھا کر کوئی دشمن دیکھے
اوسکی محفل مین ہم عزت بصد شان رہے

مصحف روئے نگارین کے تصور مین ترے
ہم بھی برسون ہی مگر حافظ قرآن رہے

نہی و امر کو عابد نے نہ جانا صولت
ہم ازل سے بخدا تابع فرمان رہے

اک بوسہ ہمین دیجئے رخسار کا اپنے
اک پھول عطا کیجئے گلزار کا اپنے

مونس ہے مرا کوئی نہ غمخوار ہے کوئی
مین کس سے کہون حال دل زار کا اپنے

راحت ہے گلشن مین نہ صحرا مین ہے چین
ہے ڈھنگ نرالا دل بیمار کا اپنے

یان روز گذرتی ہے قیامت مرے دل پر
کیون وعدہ کیا حشر پہ دیدار کا اپنے

جس شے پہ پڑی اپنی نظر دیکھ رہے ہین
جلوہ ہے ہر اک رنگ مین دلدار کا اپنے

جو شخص وہی عکس نمودار یہان ہے
ثانی تو نہین پائین گے ہم یار کا اپنے

عابد یہ کسی شوخ ستمگر پہ فدا ہے
کیا حال کہون مین دل بیمار کا اپنے

غنچۂ دل کھلا دیا کس نے
مجھکو خندان بنا دیا کس نے

جلوہ اپنا دکھا دیا کس نے
مجھکو شیدا بنا دیا کس نے

منہہ دکھا کر چھپا لیا کس نے
مجھکو بے ہوش کر دیا کس نے

اوسکی محفل سے یک بیک مجھکو
فکر یہہ ہے اوٹھا دیا کس نے

ظالم و بے وفا ستمگر شوخ
تجھکو ایسا بنا دیا کس نے

ہے تمہاری تو یاد شام و سحر
تمکو دل سے بھلا دیا کس نے

ٹھوکرین مار کر سر مرقد
مجھکو عیسےٰ جلا دیا کس نے

یون جو مخمور و مست ہون ذرات
مجھکو ایسی پلا دیا کس نے

مونہہ پہ آنے کو شرم کرتے تھے
مونہہ سے مونہہ اب ملا دیا کس نے

مر گئے لاکھون قتل عام ہوا
اپنا ابرو ہلا دیا کس نے

مجھکو دیوانہ کر دیا ہے ہے
ایسی صورت دکھا دیا کس نے

مجھہ جفا کش کو اوس ستمگر سے
یہہ تعلق لگا دیا کس نے

گر نہین ہے وہ آئینہ رخسار | میرے دل کو جلا دیا کس نے

یون تو عاشق بہت ہین عابد خام
تجھکو پختہ بنا دیا کس نے

رہے شب مین صاحب کہان آتے آتے | مرے گھر مین تم میہمان آتے آتے
نہ آہین نکلتی ہین دل سے نہ نالے | کہان ہو گئے یہہ نہان آتے آتے
گئے جانب غیر کترا کے رستہ | یہہ کیا اونکو سوجھی یہان آتے آتے
بھلا تہا وہ جیسکپہ ہی آنا تمہارا | کیا تمنے رسوا عیان آتے آتے
خبر تھی مرے گھر مین آئینگی اونکے | گئے پہر کہان میہمان آتے آتے

کہون کیا مین عابد کہ ہنگام وعدہ
رکی اونکے ہونٹون پہ ہان آتے آتے

پڑے ہین جو شیشے شراب خانیکے | دن ہین یہہ توبہ آزما نیکے

دور مین میرے ذکر مجنون کیا
جہوٹے قصہ ہین اوس زمانیکے

طوف کعبہ کیا کرین زاہد
ہم ہین قربان اوس آستانیکے

مانگ کر بوسہ مین ہوا مجرم
آدمی آ گئے ہین ٹہانیکے

تیر دلبر لگا کے اوسنے کہا
تم نہ تہے قایل اس نشانیکے

چین ملنا ہے ہمکو اب دشوار
تم جو عادی ہوے ستانیکے

اونکو ہم مانتے ہین اے عابد
آدمی جتنے ہین ٹہکانیکے

کیا اپنا سخن قطعہ الماس نہین ہے
اے جوہری آنکہہ اسکی تیرے پاس نہین ہے

یہہ جان چکے ہین کہ شفا اسکو نہوگی
ہمکو مرض دل کی دوا راس نہین ہے

گل سونگہے بہت ہمنے گلستان جہانکے
اوس غیرت گلزار کی بو باس نہین ہے

ہمنے جو کیا منتخب اوس بت کو جہانمین
ایمان کی یہہ بات ہے وسواس نہین ہے

اے منعم زردار نگہ چشم حقارت
دل نے میری قندیل سی ہے روشنی دکھی
سنتا ہون کہ وہ آئین گے کل بہر عیادت
مرنیکی خوشی سے مجھے اے رشک مسیحا
یون لب جو مرے خشک ہین ہے عشق کی گرمی

دل میرا غنی ہے آ افلاس نہین ہے
جلتا ہے یہان خون جگر گیاس نہین ہے
دم بھر بھی تو جینے کی مجھے آس نہین ہے
پھولا ہے خوشی سے یہہ دل آماس نہین ہے
پیاسا ہون ترا ور مجھے پیاس نہین ہے

عابد کو بھی امید ترے فضل و کرم کی
یہہ آس ہی بس اور کوئی آس نہین ہے

ہوے آشنا گنج اسرار کے
مرے ہین ہمین دشت و گلزار کے
مسلمان رخ زلف ہندو ہوے
نہین خواہش خلد کچھ واعظو

بنے یار ہر یار و اغیار کے
کہین دوست گل کے کہین خار کے
شب و روز ہین جلوہ یہہ یار کے
کہ ساکن ہین ہم کوچہ یار کے

کیا کرتے تجھے جنسی ہم تاک جہانک — وہ روزن ہوے بند دیوار کے

کیا کسقدر تمنے افشاء راز
سزاوار عابد ہاہو تم دار کے

ہمین دیدار حاصل ہر گھڑی ہے — تری تصویر آنکھونمین کھڑی ہے
لڑی موتی کی نیلم مین جڑی ہے — نہ دندان جو یہ لب پر دہڑی ہے
اگر دام شکار دل نہین ہے — یہ چوٹی کسلئے پیچھے پڑی ہے
دکھاتے ہین وہ برہم ہوا آنکھین — اجل گویا مرے سر پر کھڑی ہے
مرے رونے پہ وہ کہتے ہین ہنسکر — برستی ایک ساون کی جھڑی ہے
مین بیزار اس جہان سے اسلئے ہون — یہہ دنیا کا تماشا اک گھڑی ہے
مسخر کر لیا ہے جس کو دیکھا — ترا تعویذ جوگی کی جڑی ہے

دردندان کے عابد ہین جو اوصاف

ترا ہر شعر موتی کی لڑی ہے

مصروف غمزہ جو نگہ فتنہ گر ہوئی
آباد دل کے قتل پہ تیری نظر ہوئی

جب شب کو بام پر وہ پری جلوہ گر ہوئی
شرم و حیا سے دور ضیاء قمر ہوئی

جب سے جدا ہوا ہون مین تجھسے ہر ایک شب
تیری ہی یاد مین مری اکثر سحر ہوئی

عاشق جگر برشتہ سہی خستہ دل سہی
کیون اوسکی نقل گھر مین ترے رات بھر ہوئی

اب فخر ہمکو ہوگا زمانے مین دیکھنا
اہل وفا کی قدر انھین بیشتر ہوئی

اچھی جگہ نکالی ہے پیر دکی تاک کر
دل مین مرے وہ رشک پری جلوہ گر ہوئی

اب کون ہے جو ہین مقتل مین دیکھئے
تلوار میرے یار کی زیب کمر ہوئی

کس طرح سے تڑپتے ہین کیسے ہین داغ داغ
کچھ عاشقون کے دلکی تجھے بھی خبر ہوئی

روتا ہون تیرے ہجر مین اے شوخ مین مدام
میرے لئے بھی تیری کبھی چشم تر ہوئی

دل کے ہی پار اور کلیجا بھی چھید گیا
برچھی ہمارے حق مین تمہاری نظر ہوئی

ٹھوکر بھی تیری آکے نہیں سر نوشت مین
میری جبین اگرچہ ترا سنگ در ہوئی

مارا ہے سیکڑونکو تو بسمل کئے ہزار
تیری نگاہ تیر ستمگر جدہر ہوئی

کس طرح وعدہ پر ہو ترے ہمکو اعتبار
اک بات بھی کبھی نہ تری معتبر ہوئی

افسوس وان اثر نہوا اونکے دلمین کچھہ
یان رات میری آہ و فغان مین بسر ہوئی

عابد کو کہتے سنتے زمانہ گذر گیا
تسکین قاصدون سے نہ اوسکو مگر ہوئی

ہر لب پہ ہی گفتگو تمہاری
ہر دل مین ہے آرزو تمہاری

دندان ہین گہر کشیدہ ابرو
دونون سے ہی آبرو تمہاری

گلزار جہان کے گل ہین جتنے
ہر اک مین بسی ہے بو تمہاری

جو ڈھونڈے تمہین وہ آپ گم ہو
کیا خوب ہے جستجو تمہاری

یہہ ہو گئی ہے ہر کسیکو مرغوب

عابدا جو ہے نیک خو تمہاری

سنا کرتے ہین ہم کہانی تمہاری
یہی یاد رہتی ہے جانی تمہاری

بڑی جوش پر ہے جوانی تمہاری
جو ہو وصل ہو مہربانی تمہاری

اگر داد ملجاے مجکو وفا کی
مری آبرو قدردانی تمہاری

ہزارون حسینونکو دیکھا ہی ہمنے
الگ سب سے ہے طرز جانی تمہاری

مجھے اپنا عاشق بنا تو چکے ہو
یہ کس سے ہے پھر لن ترانی تمہاری

نہ شیرین کا قصہ نہ لیلیٰ کا ہے ذکر
یہان ہوتی ہے قصہ خوانی تمہاری

پتا ہی نہین ہے دہان و کمر کا
شبیہ آکے کیا کھینچے مانی تمہاری

کبھی آؤ گھر مین ہمارے بھی صاحب
کرین ہم بھی تو میہمانی تمہاری

تمہارا ہی دم بھر رہا ہون ہمیشہ
میری نسبت ہے زندگانی تمہاری

یہی رتبہ ونکا ہی آگے تمہارے
کہ حورین کرین پاسبانی تمہاری

ہزار امتحان ہو چکے ہین ہمارے | یہہ جاتی نہین بدگمانی تمہاری

امیری فقیری مین گو ضد ہے عابدؔ
یہی طرز ہے خاندانی تمہاری

وہ کافر مسلمان ہوا چاہتا ہے | جدا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے
ترے پرتو رخ سے ہر ایک ذرہ | مگر مہر تابان ہوا چاہتا ہے
جو زیر و زبر پڑہکے ناظر بنا ہے | رخ اپنا ہی قرآن ہوا چاہتا ہے
ہر اک جا رہا ہے جو خلد برین کو | جہان سب ویران ہوا چاہتا ہے
انا الحق کا دعوے جو بندیکو ہے اب | خدائیکا سامان ہوا چاہتا ہے

حقایق کے اشعار لکہا ہے عابدؔ
تصوف کا دیوان ہوا چاہتا ہے

ذکر و تسبیح پر یہہ نخوت ہے | شیخ صاحب کی کیا عبادت ہے

نور اوسکا ہے تیری رگ رگ مین　　دلکی بستی مین کیون یہ کثرت ہے

جسنے تجکو بنایا اے زاہد　　رند بھی تو اوسیکی صنعت ہے

بیخود شوق کو نہین معلوم　　کون ذلت ہے کون عزت ہے

ذبح کر پوچھتا ہے کیا قاتل　　کونسی تیرے دلمین حسرت ہے

اپنی تعریف غیر کی توہین　　اچھے لوگونکی کب یہہ خصلت ہے

کیون پھر آتا ہے مغز اے ناصح　　یونہین بکبک کی تجکو عادت ہے

کلمہ گو ہوکے اور عشق صنم
تجہسے عابد یہہ سخت حیرت ہے

وہی یار کا یار جو ماہ رو ہے　　کھلی چاندنی اوسکی یہہ کو بکو ہے

یہہ نطق و سخن تیری ہی گفتگو ہے　　نہین میری ہستی فقط تو ہی تو ہے

ہوے ہین جو وحدت سے کثرت مین داخل　　ہماری یہان اسلیے آبرو ہے

نہ کہہ باز تو اوسکی نعمت سے ناصح
کہ فرمایا اوسنے کلوا و اشربو ہے

اشارہ سے ابرو کے یار ہے تونے
عجب خاصیت تیری اے جنگجو ہے

نہ طاعت سے خوش ہے نہ عصیاں سے ناخوش
غنی ہے وہاں بے نیازی کی خو ہے

یہ ناصر یہ صولت یہ عابد یہ حافظ
یہ سب تیرے بندے ہیں اللہ تو ہے

جو شہرگ کے نزدیک اسرار سے ہو
ملا نحن اقرب سے میرا گلو ہے

جو نکلا میں وحدت سے بہچانا تجکو
تو کثرت سے اپنی مرے روبرو ہے

تو ہے شخص تو میں ترا عکس ہوں خود
جو قامت ہے وہ سایہ ہو بہو ہے

تری ذات میں ہے جو میری صفت گم
مجھے اب کہاں پھر تری جستجو ہے

یہی گوش نے دہوش کرتا ہے مجکو
کہ دیوانہ جسنے بنایا وہ تو ہے

غزل سنکے عابد سے کہتے ہیں زاہد

یہہ ہماری حقایق کی خوش گفتگو ہے

غصہ مین تم جو میان سے تلوار لیچلے
ہم بھی جھکا کے سر کو وہین زار لیچلے

خواہش ہوئی کہ وصل بھی ہوجاے گر ذرا
جب خوب اونکے بوسۂ رخسار لیچلے

ایکبا ہے سپر پاس جو اللہ نام کے دو ن
اک جان تھی کہ وہ بھی ستمگار لیچلے

اب بھی نہین بھروسہ ہمین تیرے قول کا
گویا کہ تجھسے وصل کے اقرار لیچلے

عابد اب اور کرتے ہین کیا زند دیکھئے
عزت تو میری راہ مین میخوار لیچلے

دنیا سے ہم یہ ایک دل زار لیچلے
اور دوسرا فقط غم دلدار لیچلے

ہے جلوہ گر جو بام پہ وہ غیرت مسیح
ہم بھی برائے نذر دل زار لیچلے

اپنی غرض جتاتے انہین سنتے غیر بھی
ہم دلکی بات دل ہی مین دلدار لیچلے

رنگت زمانیکی ہے جدا در خت ایک
گل لیچلے کوئی تو کوئی خار لیچلے

منصور کا مقولہ تھا حق مقتضےٰ زمان
تقصیر کیا ہوئی جو سوئے دار لیچلے

حابد بنا کوئی کوئی آزاد بنگیا
دنیا و دین کا لطف یہی یار لیچلے

پیچھا تو تم خدا کو تو تمکو خدا ملے
میرا سخن جو جھوٹ ہو مجکو سزا ملے
بوسہ ہو سیب زنخ کا کہ عناب لب کا ہو
دل لیکے اوسنے بوسۂ رخ تو دیا مگر

اسیر عمل ہو یار تو دیکھو مزا ملے
سچی اگر کہوں تو پھر انعام کیا ملے
بیمار عشق ہوں مجھے کچھ تو دوا ملے
دیکھوں تو مجکو اسکے سوا اور کیا ملے

حابد میں کیا کہوں مری قسمت کی بات ہے
جو آشنا ملے مجھے وہ بیوفا ملے

وہ سر راہ ہیں ابرو کو ہلاتے جاتے
آپ جسدن سے مرے دل میں ہیں آتے جاتے

اس اشارہ سے ہیں عاشق کو بلاتے جاتے
رفتہ رفتہ ہیں محبت کو بڑھاتے جاتے

دیدۂ تر کا یہ رونا ہے مجھے رہتا ہے دلم
دل کو کہا انکی یہ عادت نہیں اچھی ناصح
اسطرح دونو طرف آگ لگاتے ہیں رقیب

غم گذرتی ہے تو نہیں اشک بہاتے نہ بنا
دیکھئے پچھتائیگا تو ہم ہیں ستاتے جاتے
ادسکو پھر کہتے ہیں اور ہمکو جلاتے

عابد اب ہم تو ہیں مصروف عبادت ہر وقت
عشق کا حال ہے کیوں آپ ستاتے جاتے

اک شکل مجسم نورانی
تم عشق حقیقی کے بانی
اب کوئی نہیں تیرا ثانی
ہو جاتے ہیں عفو قصور تمام
میں ایک خدا کا بندہ ہوں
دیکھا جو تمہیں مجنون وہ ہوا

آ بیٹھے ہو دل میں وہ جانی
پھر کون نظر میں ہے ثانی
تو غیرت یوسف ہے جانی
اب ہو گیا فضل رحمانی
سب میری نظر میں اک آنی
کیا بات تمہاری ہے جانی

اک خلق خدا سے ہے تجھہ فدا
عابد ہی نہین کچھہ قربانی

دیکھہ تو نام و نشان یار و یہہ سب ہے لا شئے
تجھے بھلائی دو دکان یار و یہہ سب ہے لا شئے
اوسکی قدرت کے سوا اور نہ دیکھا نہ سُنا
نظر آتے تو کچھہ اوصاف بھی اونکے لکھتے
ایک ہی چار طرف اوسکا ہی جلوہ ہے عیان
سند و خاک برابر ہین ہمارے نزدیک
بادشاہی بھی فقیری بھی ہین دو اک چیز

یہہ حویلی یہہ مکان یار و یہہ سب ہے لا شئے
سود ا ارزان کہ گران یار و یہہ سب ہے لا شئے
ماسوا اوسکے یہان یار و یہہ سب ہے لا شئے
سند ہین ہے نہ میان یار و یہہ سب ہے لا شئے
اور باقی ہے گمان یار و یہہ سب ہے لا شئے
کچھہ یہان ہے نہ وہان یار و یہہ سب ہے لا شئے
ہے ثبات اسکو کہان یار و یہہ سب ہے لا شئے

کوئی عابد سے ذرا پوچھے حقیقت انکی
کیا زمین اور زمان یار و یہہ سب ہے لا شئے

ملک دل آباد کیون کیسی کہی | شاد ہوا سے شاد کیون کیسی کہی

دوست تیرے شاد کیون کیسی کہی | ہون عدو برباد کیون کیسی کہی

عدل و انصاف شہ محبوب سے | ہے دکن آباد کیون کیسی کہی

ہو گئے اعدا سبھی تم خوش رہو | لو مبارکباد کیون کیسی کہی

وہ کہان لطف و کرم ہین آپ کے | کیجئے ارشاد کیون کیسی کہی

تم بہت دن سے ادہر آتے نہین | کرتے ہین ہم یاد کیون کیسی کہی

قدردانی آپ پر ہی ختم ہے | سچ کہو استاد کیون کیسی کہی

آرزوے سیر گلگشت ارم | لے گیا شداد کیون کیسی کہی

نرگس شہلا ہے پیش چشم یار | کور مادرزاد کیون کیسی کہی

کم نہین قامت قیامت سے ترا | غیرت شمشاد کیون کیسی کہی

داغ آئے بنگیا یہہ شہر بہی | اب جہان آباد کیون کیسی کہی

غیر سے خوش ہم سے ناخوش صبح و شام
سن تو یہہ فریاد کیون کیسی کہی

شکل کوئی اور ہی ہے یا رسی
سمجھہ تو کہہ بہزاد کیون کیسی کہی

اک نگہہ کر پھر قتل عاشقان
اے ستم ایجاد کیون کیسی کہی

جان شیرین عشق شیرین مین نہ کھو
سن تو اے فرہاد کیون کیسی کہی

حضرت آصف سے خلداللہ ملکہ عابد آپ کو
روز ہو امداد کیون کیسی کہی

حیران ہون یارب آج مجھے یہہ صبح سے کیسی وحشت ہے
بیچینی سی بیچینی ہے کچھہ اور ہی دل کی حالت ہے
یہہ نحن اقرب کا تو بیان قرآن ہے سارا دیکھو عیان
بندے ہوئے تو بھی دور نہین اللہ سے حاصل قربت ہے
معشوق مجازی ہو کے کہین عشاق مین عاشق بنکے بسے

دیکھا ہے جدہر پایا ہے ادہر ہر جا یہ تمہاری علامت ہے

تو اصل تو میں ہون نقل اوسکی تو مغز تو اوسکا پوست ہون میں

جز اوسکے کہان ہے مجھکو نظر ہان یہہ ہی تیری کرامت ہے

مین ڈہونڈ رہا تہا تیرا پتا اپنی ہی خبر دل رکہتا تہا

پایا ہون جواب تجہکو بخدا تو آپ ہون گم یہہ حیرت ہے

الفاظ تو ظاہر جانتے ہو معنی کی نہین کچہہ تمکو خبر

تم کیسے عارف ہو عابد یہہ کیسی تمہاری عبادت ہے

جانان برخست نقاب تا کے	از عاشق خود حجاب تا کے
رحمے بنما و لطف فرما	بر بندۂ خود عتاب تا کے
از شرب شراب شوق مستم	این بنت عنب خراب تا کے
پیر یست کنون و شد جوانی	لہو و لعب شباب تا کے

از سوزِ ہجر بروں شود ایں دل | ایں وعدۂ عذاب تا کے
پیداست شام جان ہمہ پیش | عطرِ آگر و گلاب تا کے
بحرِ کرم است در تلاطم | عصیانِ مرا حساب تا کے
بریان جگرے بدست دارم | شوقِ گزک و کباب تا کے
از علم یقین شدہ کشودم | بحر است بپا حباب تا کے
دریاے محیط ہست ہر جا | ایں جہل تو اے سراب تا کے

عابد تو باو سپار خود را
جنگی ملکی خطاب تا کے

مخمسات

مخمس بر غزل جناب امیر احمد صاحب مینائی المتخلص بہ امیر

سورۂ اخلاص ہے ارشاد ابن شاہ کا | پایا بافیض احد رتبہ فنا فی اللہ کا

خاک پر نقش قدم روکش نہ کیون ہو ماہ کا	نور وحدت سے بہ عالم ہے دل آگاہ کا

مہر ہے ایک ایک ذرہ بھی گرد راہ کا

بحر ہستی مین عجب لہرا رہا ہے لا الہ	تا بساحل جز ن سیلاب سا ہے لا الہ
خود نمونہ ظاہراً گرداب کا ہے لا الہ	فی الحقیقت غوطہ بحر فنا ہے لا الہ

ہے ابھرنا اس بہونسے ذکر الا اللہ کا

بیوفا ہے قحبۂ دنیا کی الفت سے گذر	اس جہان مین سیر او ر عیش و عشرت سے گذر
بندہ ہو ہو کی تو ہر ایک علت سے گذر	حق سی چاہے تو ہفتاد و دو ملت سے گذر

منزلین طے ہو تو حج حاصل ہو بیت اللہ کا

ہو صداقت بھری وہ خوبی گفتار ہو	وعدہ ہو یا قول ہو پیمان ہو یا اقرار ہو
بات مین اک بات ہو وہ بات مین اسرار ہو	صحبت احباب یا دربار یا سرکار ہو

بات وہ کہئے بھلا ہو جسمین خلق اللہ کا

اسے دل پہ فیض تھا جوش فنا تجھکو عشق کا
آیا الف احمد احد کا صاف جلوہ گر گیا

نقش وحدت کے غم مین مثل شبنم رو دیا
آنسو نکا جوش یہ ذکر الٰہی مین ہوا

بن گیا سر و کنار جو الف اللہ کا

ای دل اب عشق حقیقی کو بجان مرغوب کر
مصطفےٰ محبوب حق ہین انکو تو محبوب کر

آگیا ساحل پہ پار ہو غوطہ خواری خوب کر
گوہر مقصد ملا بحر سخن مین ڈوب کر

تہ کو جب پہنچا تو مضمون ہاتھ آیا چاہ کا

ہو گیا ملک دکن مین گو کہ عابد آ کے اسیر
پر مدینہ کی سکونت چاہتا ہے یہ حقیر

حصول دولت زیارت سے او سے بخشینگے پیر
ہو ذرا ایسا دیدہ دلکو خدا بخشے امیر

سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ کا

خمسہ بر غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمۃ

پردۂ احمد مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
صورت پیر بنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوہ آدم میں کیا تھا مجھے معلوم نہ تھا
شکل انسان میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حق سے ناحق میں جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

تھا جو مکتب کا پڑا ہوگیا بیفائدہ سب
من عرف کہنے سے ذہن میں آیا مطلب

مصحفی چہرہ سے بندے کے خدا دور تھا کب
باوجودیکہ ترا فقرۂ نحن اقرب

گرچہ قرآن میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ملکی جبکہ صفت ذات کی آب و گل میں
باد و آتش کی تجلی ہوئی آب و گل میں

ہے تعرج کا تنزل سبھی آب و گل میں
ہوکے سلطان حقیقت آئے آب و گل میں

در بدر مثل گدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مہر جس شکل سے ہو جاتا ہے شبکو مخفی
اسطرح تخم میں پنہاں شدہ ہے نخل اور ڈالی

آکے تفصیل میں اجمال جو بہولا آپ ہی
مطلع دلبر مرے چھپایا تھا نگار خودی

چاند بدلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وصل مین ہجر کے صدمہ کو اوٹہایا ناحق
ہوگیا اپنے دوئیکا مجہے ہوکا ناحق

شیخ و کافر سے پتا یار کا پوچہا ناحق
ایک مدت حرم و دیر مین ہونڈا ناحق

سیمبر بر مین چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

بند جب آنکہہ ہوئی یار کا چہرہ دیکہا
لب جو مسدود ہوئی اوسکا ہی جلوہ دیکہا

سما پیدا کیا مین کہون آپ سے کیا کیا دیکہا
ہوکے خاموش عجب سیر و تماشا دیکہا

رنگ بے رنگ ہوا تہا مجہے معلوم نہ تہا

خمسہ بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

دیکہئے یہہ بہید نیا ہوگیا
ہوش و خیال اپنا ہوا ہوگیا

اب مجہے کہنا یہہ روا ہوگیا
مظہر بیچون جو خدا ہوگیا

آپ ہی رب عبد نما ہوگیا

اپنی یہہ صورت ہے سو شکل صنم
آپ ہی خود اپنی ہو شکل صنم

در نظر کیون ہو شکل صنم | برزخ کبرا ہے جو شکل صنم

سجدۂ بت مجھپہ روا ہوگیا

تم تو ہو واللہ عجب فن کے شخص | بیٹھے ہو آئینو نمین بن بن کے شخص
راست الف سا ہے مین تن تن کے شخص | عکس خود آتا ہے نظر من کے شخص

آئینہ سینہ کا صفا ہوگیا

آتش الفت کی دل مین سلگ | آپ سے مین ہوگیا یار و الگ
دہیان جب او سکے گئے مجھسے بلگ | دفعتًا اب خلوت جانان تلک

ذہن مرا آپ رسا ہوگیا

عابد اب اک بندۂ رازق ہون مین | دوستی مین یار کے صادق ہون مین
وصف سے عاشق کے جو ناطق ہون مین | خواجۂ اجمیر کا عاشق ہون مین

ترک جہان کر کے گدا ہوگیا

مخمس غزل حضرت مولوی نیاز احمد صاحب بدخشانی رحمة الله علیه

یاد رخسارش چو بلبل سوی گلزار آورد	طوف مژگانش مرا در دشت پرخار آورد
کاکلش غلطان بدرد آه دشوار آورد	هر زمانم قامتش در ناله زار آورد

ترسم این نخل بلا دیوانگی بار آورد

نشتر جراح دیده بر رگ مجنون چو جا	جسم لیلی شد بخون رنگین از سر تا بپا
سد اسرار اکشیده همچو کاه و کهربا	جذبهٔ عشق زلیخا یوسف صدیق را

از درون چاه کنعان سوی بازار آورد

لذت عشق ای هوس بین کم از اکسیر نیست	وصل معشوقه چو خواهی حاصلش جز تیر نیست
سر به تسلیم و رضا نه غیر این تدبیر نیست	تلخی هجران عاشق خالی از تاثیر نیست

بلبل صحرا نشین را سوی گلزار آورد

بود کار انجم شماری در شب فرقت مرا	نیست غیر از آه و زاری هم فغان و صحبت مرا

هست با چشم فسون سازش بسی الفت مرا
همچو ربط شیشه با صهبا محبت‌ها مرا

نرگس شهلای آن شوخ ستمگار آورد

از گنه هر چند عالم هست با تنگم بسی
من بپای پادشاه عشق دارم دسترس

جز غفور و شافع محشر ندارم بیش و بس
ناامید از رحمت حق کار شیطانست و بس

رحمت او عاصیان را سوی دیدار آورد

بسکه در عالم همه جا حسنش مشهور بود
از می توحید بسکه دایما مخمور بود

حق رسی حق دانی حق گوئی بحق مذکور بود
آتش عشقش که پنهان در دل منصور بود

سر برون کرده سرش را بر سر دار آورد

راز حق بی صاحب باطن بکس معلوم نیست
در حضور پیشگاه او کسی مغموم نیست

هیچگاه موقوف فضل قادر قیوم نیست
هیچکس از بارگاه ایزدی محروم نیست

فیض عامش بیدلان را سوی دلدار آورد

ہر کرا تقدیر رو آورد در صحرا دون	می نشیند یک نشیمن گاہ دیدہ جا دون
میدہد تعلیم عصیان ہر زمان اعدادون	ہر گناہی را سزا ہست در دنیا دون

کفر کافر را بگردن طوق زنار آورد

عابدم خوانم دعا یا کریم یا رحیم	با نیاز احمدی دریافت صولت مستقیم
عاصیا از نکہت غفران سحر بخشد کریم	زاہد از اطاعت اندر کف بود فرزند کریم

مجرم مسکین گناہی پیش غفار آورد

خمسہ بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

ہم اپنے سوا غیر کو بوجا نہین کرتے	نہ دیر و حرم کی طرف اپنا نہین کرتے
اپنے کو جو ہم پاین کیا کیا نہین کرتے	ہم اپنے سوا غیر کو سجدہ نہین کرتے

کچھ اپنے بغیر اور کو پایا نہین کرتے

وہ شوخ ستم گر ہو تو دلدار ہو سکا	وہ مہر ستمگار جفا کار ہو سکا

کہتا بخدا آپ کو وہ یار ہمیشہ ۔۔۔ ہم آپ مین جب تک نہ دیدار ہو سکا

کیون اپنے کو پہر آپ ہی دیکھا نہین کرتے

ہان تیری طبیعت مین بہت کچھ ہے لہر ۔۔۔ یون روبرو لوگون کے نہ مستی کیا کر

منہہ کہول نہ اسطرح خدا سے تو ذرا ڈر ۔۔۔ تکفیر مین زاہد نہ ہماری ہو تو کافر

آپ اپنے سوا غیر کو پوجا نہین کرتے

بیمار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے ۔۔۔ سرشار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

میخوار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے ۔۔۔ بدکار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

جو کچھ کہ ہم اب کرتے ہین بیجا نہین کرتے

صولت جو وہان آتی ہین اے خواجہ چشتی ۔۔۔ دل عشق مین بہلاتے ہین اے خواجہ چشتی

عابد ترے بنجاتی ہین اے خواجہ چشتی ۔۔۔ عاشق ترے کہلاتی ہین اے خواجہ چشتی

جو کچھ ہے تو ہے اور کی پروا نہین کرتے

تضمین بر غزل حضرت المحمد جامع زندہ پیل علیہ الرحمۃ

جو شراب معرفت پیکر چکھے
خوب ہی عرفان کی لذت چکھے
اب ہوا معلوم جب چلکر تھکے
صد ہزاران آئینہ شاہد یکے

ہست کس را اندرین معنی شکے

قطرہ و بحر و حباب و موج و ما
دیدہ ظاہر مین ہے ہر ایک جدا
کہو اگر چشم بصیرت کو ذرا
گر یکے دانی یکے بینی ہمہ

وانکہ اندر یک نباشد جز یکے

معرفت کی گفتگو ہے بے شمار
جسکو شکر ہوے ہر ایک بیقرار
دل تو مبہوت ہے اسی پہ استوار
وحدت اندر کثرت آمد آشکار

بر نشان در راہ بینش چشمکے

آئینہ سا ہو کوئی گر با صفا
اوسکے ہی آئینہ مین اوسکو دکہا

دوست اپنا کون ہے اپنے سوا | گر ہمی خواہی کہ بینی دوست را

برجمال خود نظر کن اندکے

پی لیا ہے جو مئے الفت کا جام | پاگیا عابد عبادت سے نام

اپنا ایسا ہے تصور صبح و شام | گشت تم الفقر احمد را تمام

فخر دارد از پلاس و چرمکے

خمسہ بر غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمتہ

بخت کی ہوتی نہیں تحریر اپنے ہاتھ سے | اور پیش آنکی بھی تسطیر اپنے ہاتھ سے

بے رضا بستی نہیں توقیر اپنے ہاتھ سے | تو نکر اپنے لئے تدبیر اپنے ہاتھ سے

کام کرتی ہے تری تقدیر اپنے ہاتھ سے

ہیں حروف حرص خالی کیمیا امر و فر کی | صرف طمع کیمیا میں کھو نہ اپنی زندگی

ہاں گداز عشق میں ہو کر کثافت سے بری | قلب اپنا صاف کر لے سونا و چاندی ہی

ہنکی سے پار سے بہی ہوا اکبر اپنے ہاتسے

ہے محمد کی حقیقت سے ظہور خاص و عام
کر کے حاصل صلح کل ہر ایک سے تو صبح و شام
برزخ اکبر سے مین ہین سید اور ہندو تمام
اکبر سے کر رام رام اور شیخ صاحب کو سلام

حق نے کھینچی ہے یہی تصویر اپنے ہاتسے

یار کے ملنے کا حاصل ہے جواب علم الیقین
راز معشوقین کا ہر اک پہ وا ہوتا نہین
جانتے ہین بھید اپنا پاکبا اور اہل دین
عاشقونکے رمز گر جانین کراماً کاتبین

کیا ہے طاقت جو کرے تحریر اپنے ہاتسے

خیر و شر منسوب جس سے ہے وہ خود اپنا گواہ
عبدیت مین چاہیے حفظ مراتب کی نگاہ
جابر و مجبور جب ہے اسپہ اپنی نگاہ
ہے ادب منظور تجہکو تو سمجہ اپنا گناہ

گو نہین کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتسے

عاشقان جرم و خطا اپنی خود ٹہیرتے ہین کب
واسطے بخشش کے ہین سب شہنشاہ عرب

عابد کبھی ہمراہی ہین باغرور ادب	دامن آلودہ اگر خاموش ہم تو کیا عجب

پاک کردین حضرت تبریز اپنے ہاتھ سے

ٹھمریات وغیرہ متفرقات

اللہ کو پکارون آپ ملین یہہ بات تمھاری ہے نیاری
ہو مشکل مین بندے کے مولا یہ گہات تمھاری ہے پیاری

ڈہونڈو نہین جہان دیکھو نہین جدہر جائے تمھین ہو پیش نظر
قیدی ہین جو بیجا یہ رہین یہ سات تمھاری ہے ساری

شطرنج ہے عرفان کی تازی تم کھیل رہے ہو جو بازی
گر جیت لئے باطن تازی یہ مات تمھاری ہے بھاری

دیوانہ یہ دل ہے صبح و مسا معشوق کے جا زلفون مین پہنسا
اور ہو کے مخاطب کہنے لگا یہ رات تمھاری ہے تاری

عابد بہی عبادت کرتا ہے راہب بہی ہمتی پر مرتا ہے

کیا خوب صفت ہے یہ تم مین یہ بات تمہاری ہے جاری

اے میرے جانی اے میرے جانی تجہسے کہون کیا اپنی کہانی

تجہہ پاس اپنی ہے قدردانی کا ہیکو بہر پاہیر قصہ خوانی

سبکی سنونگا اپنی کرونگا یہ ہی طریقہ اپنا رکہونگا

اسمین نہ ہرگز کچہہ فرق سمنی ہاتون مین تیرے ہی میری بانی

مین تو ہوا ہون وحشی و حیران چاہت کا تیرے اب ہے یہ من جو اہان

ایسا ہو تو پہر کون جانی مجہہ پہ کریگا آ مہربانی

تجہکو مین دیکہا تو اوسکو دیکہا گر تجہکو پایا تو اوسکو پایا

کہتے اسیکو ہین خوش بیانی مضمون ایمان ہے من رآنی

اللہ باقی من کل فان قرآن مین دیکہو خوب اسکو سمجہو

عابد ہو معبود باقی ہے فانی کچھ نہ رہیگا وہ یار جانی

ٹھمری

میرے والی خواجہ چشتی | اونپہ قربان حور بہشتی
سیر ابیڑا پار اوتارو | کہیں ڈوب نجاے کشتی

ایضاً

تہارے زلفون کا پہندا | جیسے کاری بدریا چہندا
نِردن راکہو کرم وشفقت | دل سے پیا مین تیرا ہون بندا

ایضاً

گہنی گہنی بوندن برسے پانی | ایسے سمے مین آمل جانی
واوُر مور پپیہ بولے | ساون دی مہمانی

ایضاً

باگ تیج سنجار امارا رے	پیا سنگ چتر بہارا رے
جب نکلی باغ تماشے کو	جیا عابد پر نے وارا رے

ایضاً

بے دردا تال بیت نا کرنا رے	بکین ہین بگ د ہزار رے
عشق ندا اگ سلگت من ہین	مینوں ندا آبلی جھرنا رے

ایضاً

کیسی لاگ لگائی رے میرے جانی تو	داگ پردا اگ لگائی رے میرے جانی تو
تڑپت جیرا جلت کلجوا	ایسی آگ لگائی رے میرے جانی تو
بل بل جاوے من عابد کے	بہو لوندا اگ لگائی رے میرے جانی تو

بیت

تواریخ اختتام طبع دیوان

از نتیجۂ فکر فلک فرسا پادشاہ سخن اوستاد زمن عالیجناب
نواب مرزا خان بہادر نواب ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک
بلبل ہند جہان اوستاد حضرت داغ دہلوی مدظلہ العالے
اوستاد مصنف

اے بہادر جناب صولت جنگ
دین و دنیا کا ہے مزا اسمین
کیسے باہم ہین شوخی و تمکین
اسکو حسن قبول دے یارب
سال پوچھا جو ختم دیوان کا

ہمنے دیوان آپ کا دیکھا
چاہیے اسکو دیدۂ بینا
کیسے توام ہین لفظ سے معنے
داغ کی اب یہی ہے دل سے دعا
چشمۂ فیض حابلا - اسکو کہا

نتیجۂ قلم مصرع رقم بحر مواج سخندانی مہر انور سپہر
جاہ و جہانی عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد

پیشکار بہادر و وزیر افواج سرکار عالی دام اقبالہٗ

شاعر رنگین بیان ماہر ہر علم و فن
قمری سرو کمال بلبل باغ دکن

طبع شدہ نظم او ر و کش نظم کمال
رشک دہ کاشی و عنصری و برہمن

مصرع موزون او سرو گلستان ناز
جامۂ رنگین او صد چمن اندر چمن

رنگ مداد ش بود رونق زلف بتان
سرخی شنجرف او رشک عقیق یمن

جست چو تاریخ شاد ناظم جادو بیان
گفت سروش بخوان - طوطی شیرین سخن
۱۳۱۴

تقریظ و تاریخات طبع زاد منبع فضل و کمال شاعر بیمثال حاکم قیل و قال عارف صاحب حال شیخ کامل محقق واصل عالیجناب مولوی احمد علی صاحب صدیقی القادری المتخلص قاضی ادام اللہ برکاتہ

کہ ہر فقرہ نثر تاریخ طبع دیوان است

سرنامہ بیچیدہ قاضی آزاد

۱۴ ۱۳ھ

بسم اللہ سے میرا قلم روان رطب اللسان ہے ⁂ الحمد للہ حمد و ثنا حق طراز زندہ زیب بیان و زبان ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

مبداء فیض لاریب منبع کن ہے ⁂ طلسم گنج علم معاد لا کلام سخن ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

سخن ہنگامہ آرائے سابقہ کلام ہوا ⁂ خدا کی طرف سے مصطفے کو پیام ہوا

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

حدیث و قرآن جریدہ دلنشین کلام ہے ⁂ اوسپر صلوٰۃ نازان اوسپر سلام ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

کلام مجید کے صفت میں زبان قاصر ہے ⁂ شان جمیلہ جسکی و ماہو بقول شاعر ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

سحر حلال کیا نثر اعجاز ناطقہ سحر کیا چیز ⁂ کلام دلکش بیان برگزیدہ عشق انگیز

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

عابد عاشق ہمت نازک طبیعت کا کلام ⁂ دلفریب طالب قبول خاص و عام ہے

۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

آئینہ اسرار شراب راز کہن ۱۳ ⁂ جلوہ گہ معنی زاہد باندہ دو شکن

راہ و رسم شیوۂ پاک آداب محبت ❊ رواج سکۂ نقد مال مال بازار الفت

کمال جزو کل شعر و شاعری ❊ قانون روزگار غزیز سحر سامری

سرورق دیباچہ گلستان نادر معانی ❊ باد بہار سر لوح بوستان راز دانی

طغرائے ہوائے آمال ❊ فرمان برق خیال

آرائش دفاتر صنوف کمال ❊ پیغام مفید وصال

شکایت سوز نا ہجران ❊ قصۂ عجیبہ تمنائے وصل مہوشان

طبیعت لاابالی کا نقش و نگار ❊ عنایت کلی استاد کا یادگار

گوہر بصیرت معانی ❊ در منثور گنج نطق یزدانی

یعنی وہی ہمارا آشنائی نامہ کا حدیقہ کلام ❊ گوہر نظام حبیب الہام

راستی وفاداری کا ماہ پارہ آئینہ ❊ باہم نگاہ محبت و مروت کا زینہ

بنائے محبت کی مستحکم جڑ ❊ سراپا آگاہ کلی اور چاہ جڑ وغیرہ مزاج کی ہر شے

کیا تلاش ہے کیا طبیعت ہے ٭ کیا پیکر مجاز کیا عروس حقیقت ہے

وصف پیچیدہ آبدار ان میں دریا ہے روپوش ہے ٭ لوازم بیان آتش میں آگ کا جوش ہے

خاک کا بیان آدم ہے سریہ عجز کا نمونا ٭ ہوا کا ذکر وہی اک طوفان کا سامنا

ہر نقطہ دیوان نکتۂ منزہ راز و نیاز ہے ٭ مجاز مبہم سراسر حقیقت اعجاز ہے

کہیں گلستان بنا دیکھی جہان نما بہار ٭ شوخی گل کلی کی دل جواد بہار

بلبل شیدا کی چہک قمری کا شور ٭ طاؤس کا نقش و نگار پرند کا زور

ہمای نسیم بہاری کا سو گلستان میں منڈلانا ٭ صیاد پاسدار کا حرص سے تلملانا

خزان کا ملال باندھا تو سو میچائی ٭ سوز فراق بلبل کو لب تک لایا غم سے آہ آگ لگائی

دیوان نہیں راز دل کا واقعی خزانہ ہے ٭ کلام مستانہ انداز سب عاشقانہ ہے

ہر مصرعہ مصرعہ ابروے لیلی ٭ ہر مطلع مطلع حسن منہ زلیخا

نہ بہ بنیاہ عزیز القدر صولت جنگ بہادر ٭ دیوان لاو بنا اک دریا ہے سخن بے بہا

قاضی دل گداز دلنواز جان کنی کی ہے ۔ وہی تاریخ لکھی ہے

جلا رتقدیر کا جہان گرم بازار ہے ۔ جنس کمال کا دس جا کون خریدار ہے

اس کلام استوار کا صلہ کیا طلب کرون ۔ منہ اپنا کوہر درود سے طراز بھرون

اسی دعوے پہ ختم کلام ہے

علیٰ خدا یٰسین بسیم درود و سلام ہے

تاریخات منظومہ از جناب موصوف

گلشن امکان میں ہے پیش نظر تازہ بہار

کھلتے ہین ہر جا پہ گل بوٹے نئے انش باغ مین

واہ صولت جنگ کی فکر رسا کیا بات ہے

طبع دیوان کی غرض تاریخ صنعت ہی ہے

دلفریب عالم ایجاد ہے یہ حرف کن

رشک طوبیٰ ہے اک شاخ شجر بیخ و بن

ہین تلاش لفظ مین ہر صبا مین کہن

دلکش عابد میان دیوان تاریخ بے سخن

تاریخ سال فصلی الصنعت لفظی و معنوی

طبع شد دیوان صولت جنگ عابد بے بہا
اندرین مصرعہ ببین ہست نہان و ہم عیان

انتخاب روزگار و قوت طبع قوی
سال فصلی یک ہزار و ہفت صد نوزدی

۱۳ ف

ولہ بصنعت حروف مہملہ در وصف مصنف اگر دو مصرعہ پائین کہ آنرا ابتدا و ضرب گویند محسوب کنند تاریخ است

وهو هذا

وہ مصدر علم حامل حلم و وداد
الہام کا اوسکا اسم والاہم درس
۱۴ ۶۳۴

وہ ماہ کمال سالک راہ سداد
گوہر اوسکا کلام ہم سلک معاد
۱۳ ۶۹۰

ولہ بصنعت حروف منقوطہ

مرحبا صد مرحبا آفرین صد آفرین
باعث تفریح دل شد طبع دیوان شما
بہر تحریر طبعش بمن ترغیب داد

عابدا عالی تبار و شاعر صاحب وقار
در جہان نسبت از شما این بہترین یادگار
نور عین نظام الدین محمد باوقار

با ہمہ تقلیل فرصت شغل یکتائی خویش — بود در ردِ التماس او بخاطر ناگوار

پس درین مصرعہ حروف و نقطہ دار آمدنش — طبع شد دیوان خوب گلشنا و مہ نگار

۱۳ ۱۴

ولہ

کیا قصیدہ کیا غزل کیا کوئی تاریخ بلیغ — شاعری میں اپنی قاضی فیض کا سب رنگ ہے

ہے یہ ظاہر سب ہم جس رنگ میں آجائینگے — ہے انکو کہا رنگ اپنا اور نرالا ڈھنگ ہے

ہاں تعلی تو نہیں زیبا فقیری کیلئے — مقتضائے شاعری ہے خیر عذر لنگ ہے

روشنی طبع من ہے من بلا شد قاضیا — ہے لڑائی مجھسے حاسد کو عدو کو جنگ ہے

ہیں ملک میں اپنے ہم بھی نوق ہندوستان — ہند وا ہیتن یہاں لے گو ہند سو فرسنگ ہے

آئینہ خانہ میں ہوتی ہے صفا کی پرورش — تہ نشین طینت زنگ کا وصف زنگ ہے

جوہری کو جوہر ذاتی کی ہوتی ہے پرکھ — وہ جو جوہر ہے وہ جوہر سنگ جو ہی سنگ ہے

سنگ و جوہر کی حقیقت ایک ہے جو کا فرق — کوئی ہمسنگ شرف ہے اور کوئی پاسنگ ہے

ذکر جوہر آگیا تو طبع کے جوہر کھلے
عرض مطلب سے غرض ہے یہ غرض کا رنگ ہے

اہل جوہر جانتے ہیں عرض خواہان غیر
اپنے سے روکش ہون وصف غیر کا ننگ ہے

وصف صولت جنگ کے پیدا ہیں تم موقع ہے
وسعت دل صفحۂ مدحت کے آگے تنگ ہے

آئینہ کہئے صفائی طبیعت کو اگر
ہے کدورت مند ہم کافور رنگ زنگ ہے

ہے خیال نازک اسکا طایر سدرہ نشین
جبرئیل قصد طیاری کے ہم آہنگ ہے

اوج مضمون کے مقابل پست ہے چرخ بلند
کوہ تمکین تمکنت کے آگے یک پاسنگ ہے

جزو مین کل کا اثر پنہان ہے بے شبہ و شک
طبع اوستاد اس لغت کے واسطے فرہنگ ہے

بول چال ایسی کہ طوطی بولتا ہے واہ واہ
گفتگو ایسی کہ بلبل کی چہک ہم چنگ ہے

اپنے فن کا آپ پتلا ہر ہنر سے ہے بھرا
پتلۂ اظہار ہنر سے عار اور ننگ ہے

بزم مین آئینہ آیا کوئی دیوان چھپا
دیکھہ بندش کی صفائی ساری مجلس دنگ ہے

حرف حرف اوسکا نگارستان چین ہے ہو بہو
صفحہ منقوش اوسکا صفحۂ ارژنگ ہے

تا نگے مطلع ہوتے ہیں نظم کی جتنی دیکھکر
فکر وہ ہے شاعری کا قافیہ بھی تنگ ہے

ہیں عجب عالی مضامین اوسکی سب کرسی نشین
لفظ ہر یک تاج شاہی صفحہ بھی اورنگ ہے

ہے ید بیضا بیاض روشن بین السطور
اور سواد و رد شائی شب کے ہمرنگ ہے

ابر باران سخن کی نئی تقسیم ہے
فکر معنی آفرین طبع بلند آہنگ ہے

اوسکو سمجھا نقد دیوان سکاوان عطا
فتح اسکی ہر ردیف اور قافیہ سرہنگ ہے

وصف اظہر من الشمس اوسکا یہ تاریخ ہے
مطلع شمس عطا دیوان صولت جنگ ہے
۱۳ ۱۴

تاریخ از نتیجہ فکر شاعر نازک خیال عدیم المثال

جناب میر احمد علی صاحب عصر

عصر صولت جنگ والا منزلت
وہ چہ دیوان گفت گوہرہا بسفت

سال طبعش ہاتف غیبی مرا
فکر صولت جنگ عالی قدر گفت
۱۳ ۱۴

ولہ

حکمت ہی یہہ دیوان چھپا عابد کا	صحت سے مریضان سخن ہیں ہمہ رنگ
تاریخ کے واسطے نہیں فکر ضرور	کافی ہے یہہ جملہ "نسخہ صولت جنگ" ۱۳۱۲

نتیجہ طبع وقاد افضل العرفا اکمل العلما جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب ابو طاہر اوستاد عربی مصنف و خلیفہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ

شد ز دیوان حضرت عابد	باب اسرار معرفت مفتوح
فی البدیہہ بامتثال امر	گفتمش سال - جاب نغمۂ روح

از فکر بلند آسمان پیوند طبع وقاد جناب محمد مظہر علی صاحب اوستاد خوشنویسی مصنف

باکمال صنعت شعر و سخن در معرفت	گشت مطبوع زمان دیوان صولت جنگ ما

چون شدم در فکر سال طبع آن گفتا خرد | زد رقم دیوان پر عرفان صولت جنگ ما

وله

از عنایات خدا تصنیف دیوان عجیب | کرد صولت جنگ نواب بلند القاب ما

بهر سال طبع آن شد در دلم القای غیب | گشت دیوانی بفکر عالی نواب ما

وله

حبذا طبعزاد صولت جنگ | شد مرتب بوقت و شانی

هاتف غیب بهر تاریخش | گفت این بی نظیر دیوانی

وله

نواب صولت جنگ چون تصنیف کرد | گوهر بحر معانی کاندرین دیوان سفت

هاتف غیبی پی سالش بگوش خاطرم | طبع شد دیوان چه نیک و دلپسند و خوب گفت

نتیجه طبع شاعر عالی فکر قادر حسین صاحب المتخلص به قادر

میرے نوابکا کلام ہے یہہ	جسکے دیکھے سے دلکو ہو راحت
ہے یہی سال طبع کی تاریخ	شوق افزا کلام پر صولت

نتیجہ فکر رسا و طبع زاد طبع پر ذکا غلام محی الدین صاحب المتخلص بہ شیدا

مطلع مہر ہے یہ مطلع دیوان کیا ہے	چہرہ حور ہے یہ صفحہ دیوان کیا ہے
فکر تھی سال کی تو یہ کہا ہاتف غیب	گنج عرفان ہے عجب ابلیس دیوان کیا ہے

نتیجہ فکر رسای نادر محمد عبد القادر صاحب المتخلص بہ روشن

تحویلدار فراش خانہ حضور پر نور اہتمام مصنف

خوش بخواند گر کسے این نامے	دور گردد از دلش رنج و غمے
زانکہ از عرفان نشانے میدہد	زخمہائے خستگان را مرہمے
فکر کردم چون پئے تاریخ طبع	ہاتف غیبم ندا کردہ ہمے
نغمہ روحیست روشن بر ملا	نغمہ داؤد جان عالمے

نتیجۂ ذہن فکر حاجی محمد ابراہیم صاحب سوداگر متخلص بہ آرزو

چو این دیوان دلکش طبع شد با حسن ترکیبش	زہر سو بر [illegible] ستائش [illegible] آمد
بفکر سال تاریخش عدو بیدل شد و گفتم	بہارستان صولت جنگ - از الہام آمد

طبعزاد جناب سید عبداللہ حسینی صاحب چشتی

نواب عظام صولت جنگ	حسان زبان و فخر سحبان
دیوان جو لکھا ہے نغمۂ روح	نظارہ سے مست ہو دل و جان
مقبول جہان پذیر عالم	منظور سخنور و سخندان
غمزہ و کرشمہ ناز و انداز	ہر شعر غزل سے ہے نمایان
مقطع ہے برنگ مہر روشن	مطلع ہے بسان ماہ تابان
تاریخ کی مینے فکر کی جب	دل نے کہا یاد او سی آن
از روئے بیان سال ہجری	کہدے یہ ہے بے نظیر دیوان

وله

جبکہ صولت جنگ بہادر نے بنایا
بیعد پر از منتخب دیوان کہا

جیسے بندش اور نئے مضمون کو
جو سنا جی سے کہا آمرحبا

یار ہاتف نے بصد شاباش سے
سال ہے لا ارمغان بے بہا

نتیجۂ فکر سخن سنج بے ہمتا و جستجو ، رفیق شفیق قدیم تلمیذ حضرت جناب مولانا فیض صاحب قدس سرہٗ

شد مرتب خوب این دیوان عابد دلنواز
ہست یک یک شعر او مقبول عالم دلکشا

خوب در فصلی نوشتی ختم این تاریخ طبع
طبع شد دیوان صولت جنگ سحر و جان فزا

طبعزاد رائے بشن داس صاحب علاقہ نظم جمعیت گا کا مالی

نغمہ روح از کمال شوق دل
کرد تصنیف عابد مقبول فیض

ہجری و فصلی ازین مصرع بدان
منظر لطف آمدہ ـ مشمول فیض

وله

نغمهٔ روح با شعار لطیف و فایق
فرحت افزای دل طبع سخندان آمد

سال طبعش پی ما هاتف غیبی گفته
چشمهٔ نور سخن - نظم درخشان آمد

۱۲۰۰ ۱۳

وله

نغمهٔ روح ز تصنیف جناب عابد
مشتهر گشته در آفاق ز فضل یزدان

سال طبعش بین عیسوی اندر طبعم
نظم خوش - گلستان گلشن عالم شد

۶۱۸ ۱ ۹۶

وله

دیوان نغمه‌ها چو مرشد فضل حق
موسوم گشت نغمهٔ روح از پی بقا

نظم است آنکه معرفت و راز معنوی
خیزد بصد ترانه ز هر شعر بر ملا

دانشوران معرفت اهل معنوی
مست الست گشته از آن روح دلگشا

شاعر برای سال بهجت خیال کرد
در مصرع اخیر سن و سال شد ادا

وله

نو بهار چمن فیض و کرم صولت جنگ — ناظم صلبش که میر عابد علیخان آمد

بمذاق سخنش هست تخلص عابد — پیش ارباب سخن صاحب دیوان آمد

شان و شوکت همه اهل مراتب بالا — در بلندی و حشم سرور ذی شان آمد

عابد و متقی و زاهد و صوفی و خلیق — عالم و فاضل و هم صاحب عرفان آمد

نغمه روح نموده چو مصنف تصنیف — طبع شعرای جهان مدح ثنا خوان آمد

در ثناخوانی دیوان مصنف بر قسم — چند اشعار ازین راقم نادان آمد

این سخن گوئی من نیست تعلم کتاب — گر از صحبت شعرای سخندان آمد

هر غزل هست نگاهی چو عروس زیبا — یا پری پیکرے از ملک سلیمان آمد

حسن مطلع که ازو مهر مضامین بطلوع — شان مقطع صفت ماه درخشان آمد

سطر سطرش روان چو تسنیم بهشت — زیب هر صفحه‌اش گلستان آمد

رونق و آب مضامین بلاغت تحریر — زینت گوهر یاقوت بدخشان آمد

آب و رنگینی الفاظ و حروف کلمات — رنگ افزای گل و نرگس و ریحان آمد

صورت هر نقطه‌اش از نگار تیرگی است — نقطه‌ها حسرت خال رخ خوبان آمد

سال طبعش پی تاریخ ندا شد ز غیب — چمنستان سخن نظم گل افشان آمد

تاریخ طبع از شمس پرشاد جیو علاقه‌دار عالیجناب نواب

صولت جنگ بهادر دام ظله

آفتاب شعور صولت جنگ — نغمهٔ روح شد از آن تصنیف

سال طبعش بگفت هاتف غیب — صورتی خوب دلپذیر لطیف

از حکیم میرزا نادر علی ولد فرزند حضرت شعله مرحوم

منطبع گردید دیوانی فصیح هم بلیغ — چون ز تصنیفات صولت جنگ فی جا لکمال

سال طبعش ملہم غیبی بمن آرے گفت ۔۔۔ ہست این دیوان عابد لاجواب و بیمثال

۱۳۰۶ ف

از نتیجہ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

گشت مطبوع چہ دیوان فصیح ۔۔۔ ہست از فکر تمام عابد

صفدری گفت منزہ است مدام ۔۔۔ بے مثال است کلام عابد

تاریخہاے طبع دیوان ریختہ قلم بدیع رقم شاعر خوش فکر عالیجناب میر تراب علیصاحب زور صنیعہ داخرانہ عامر سرکار عالی

ہے امیر گلشن دکن کے شاعر شیرین سخن ۔۔۔ نیک ہیں خود مشتہر دیوان بھی ہاں کا زعیوب

ہند میں از زور ہے مشہور اسکا سال طبع ۔۔۔ واہ کیا اچھا چھپا دیوان صولت خنگ کا

۱۳۱۴

ایضاً

جملہ عالم را منور کرد از انوار خویش ۔۔۔ آفتاب شاعری بر آسمان طبع تافت

زور مشتاق و ہوا جو دش چو خوش تاریخ گفت ۔۔۔ انطباع بے بہا دیوان صولت خنگ یافت

۱۳۱۴

ایضاً

امیر نامدار و شاعر باشوکت و تمکین	کلامش آنچنان خوشتر کہ گویند حاسد نیک
رقم زد زور طبع چہ زیبا مصرع تاریخ	بشد مطبوع جان دیوان صولت جنگ عالی نیک

از نتیجۂ فکر رشید الدینخان المتخلص عالی منیجر مطبع فخر نظامی
تلمیذ رشید حضرت میکش تہانوی

ہو گیا طبع آج وہ دیوان	جس سے عالی ہے نام صولت جنگ
لکھدو تاریخ از سر انصاف	روح پرور کلام صولت جنگ

از نتیجۂ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

واہ کیا ہی خوب ہی دیوان صولت جنگ کا	جسکو دیکھا جان و دل اسی سکا شیدا ہی
تم بھی سال طبع سکا صفدری کردو رقم	واقعی دیوان عابد تحفۂ عشاق ہے

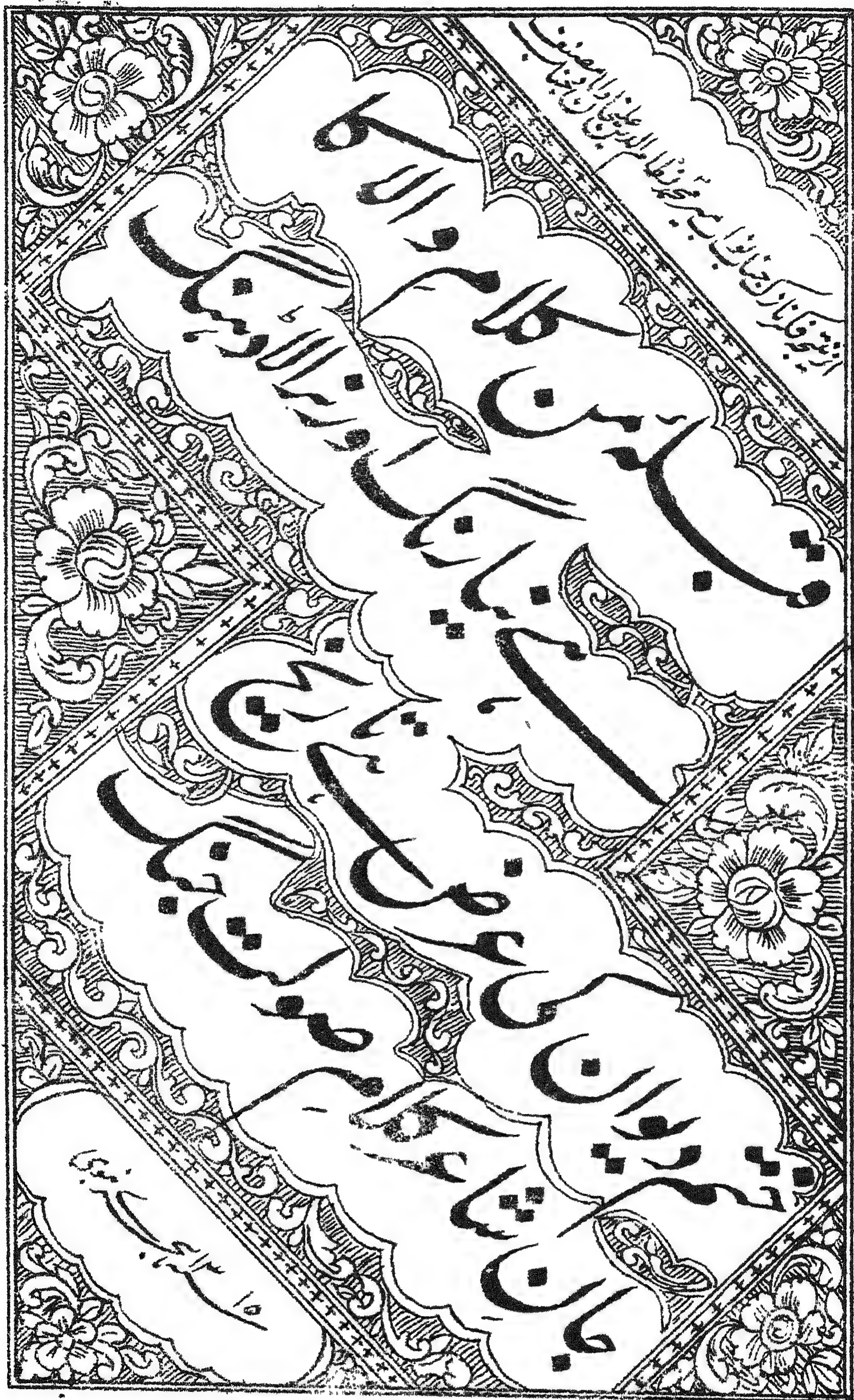
۱۳ ۱۴
باب تخمیس

صحت نامۂ نغمۂ روح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱	برتاؤ	برتاو
۵	۱	میریجان	مریجان
″	۳	دہونڈہ	ڈہونڈہ
″	۲	میرا	مرا
″	۹	میرا	مرا
۸	۵	ایک	اک
″	۲	مری ارمان ہے	مرے ارمان ہے
۱۲	۲	جستجو مین ہے جسکے	جستجو مین ہے جسکی
۱۳	۳	نام نشان ہے	نام اور نشان ہے
۳۰	۱۰	حاجاتکی	حاجات کی
۴۷	۳	تہ کہلا	نہ کہلا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰	۵	ترے زلف کی	تری زلف کی
۵۲	۱۱	ترے	تیرے
۵۵	۳	بہا	بہی
۵۶	۳	رحمت کو اوسکے	رحمت کسیکو اوسکی
″	۴	ساری	سارے
۶۲	۶	ایک جگہہ	اک
۶۵	۲	کے طرف	کی طرف
۶۹	۱۱	میرا	مرا
″	″	نہ کچھہ خواہش	نہین خواہش
۷۵	۳	تہان ہین	نہان ہو
۸۴	۹	تری بازو	ترے بازو
۸۶	۱	پی تو زاہد	پی تو تو زاہد
۸۸	۳	دربانونکو	دربان کو
″	۱۱	اونکے	اونکی
۹۳	۲	ابنی	اپنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱۱	یکنا	یکتا	۱۵۱	۵	قطرے کے	قطرہ کی
۹۶	۸	قرمان	قربان	〃	۶	کچھہ قدر	قدر کچھہ
۹۷	۳	وہی	اوہی	۱۵۵	۳	قسمت پہ پہنچے	قسمت پہ پہنچے
۱۰۵	۲	ذرا میرے طرف	ذرا میری طرف	۱۵۶	۲	بیہ شفقت	بر حقیقت
۱۱۲	۱	تیرے بزم	تیری بزم	۱۵۷	۱	[illegible]	نہی اور اسمر
۱۱۴	۸	آپکے مانند	آپکی مانند	۱۵۸	۲	مجکو یہہ تو کردیا بنا کے	مجکو تیرے خود دیا بنا کے
۱۲۲	۸	جانان	جانا	۱۶۱	۱۰	زلف بستہ ہوئے	زلف بستہ ہوئی
〃	۱۱	گر جانا	نگر جانا	〃	۱۱	کوبچہ	کوچہ
۱۲۴	۹	بدل جاوے	بدل جائے	۱۶۴	۱۱	یہہ ہوگئی ہے کسیکو	یہہ ہوگئی ہر کسیکو
۱۲۶	۱۰	عارت	غارت	۱۶۸	۱	کلو والشبر لوا	کلوا واشربوا
۱۲۷	۳	مری آنکھون	مری آنکھون	۱۷۲	۶	نہ دہین	نہ دہین
〃	〃	آنک	آنکھہ	۱۷۵	۴	قرہ	مژدہ
〃	۹	میرے	میرے	〃	۷	اسے آب گل مین	اسی آب و گل مین
〃	۱۱	ہمین عابد	ہمین دین عابد	۱۸۱	۱۱	کرگے	کرکے
۱۲۸	۲	تیری پہلو	تیرے پہلو	۱۸۹	۱	عزوادب	عجز و ادب
۱۲۹	۱۱	روٹ	روٹھہ	۲۰۵	۵	شہبار	شہیار
۱۳۰	۵	مری قبر	میری قبر				
۱۵۱	۵	قطرے کے	قطرہ کی				



[illegible]

سنه ۱۳ [illegible] هجری



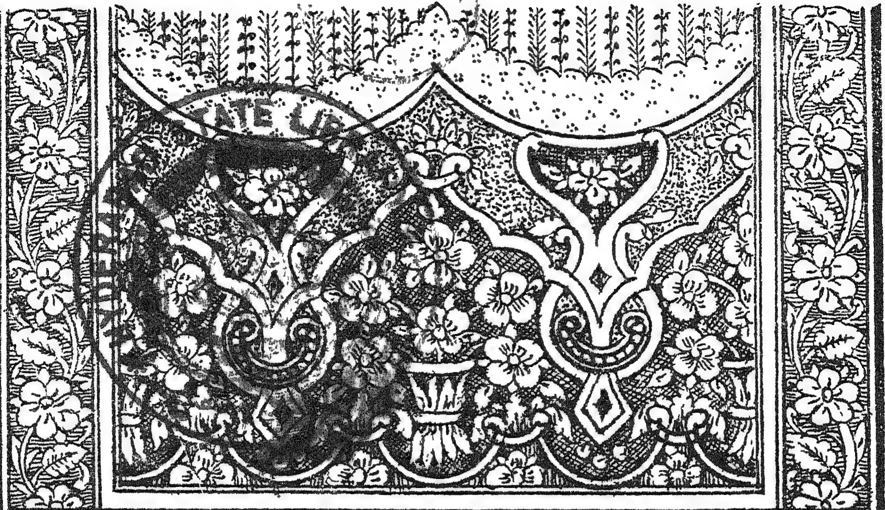
الحمد للہ والمنہ مجموعہ چمنستان وحدت و آئینہ ارشاد یعنے دیوان چہارم
عالیجناب فیضمآب نواب میر عابد علیخان صولت جنگ بہادر دام اقبالہ متخلص بہ عالی الموسوم



حسب فرمان نواب میر احمد علیخان بہادر احمد خلف نواب صاحب ممدوح
بہ تصحیح نواب میر محمد علیخان بہادر ناظم ہمشیرہ زادہ مصنف مدظلہ







بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا بتاؤں مری ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا
مختصر یہ ہے کہ ہر جا ترا جلوا دیکھا

کثرتِ جلوہ نمائی نے کیا پوشیدہ
خود ترے حسن کو ہمنے ترا پردا دیکھا

حکم سے تیرے ہوا ہے دمِ عیسیٰ کا ظہور
یہ بھی اک بات تھی قدرت کا تماشا دیکھا

کشتیٔ نوح کو طوفاں سے بچایا تو نے
حکم سے تیرے ہی بڑھتا ہوا دریا دیکھا



ایسے اجمال کی تفصیل کہے کیا عابد
مختصر یہ ہے کہ ہر جا ترا جلوا دیکھا



جسکو درد عشق تیرا اے شہ والا ہوا
کسنے کی اسکی دوا عیسیٰ سے کب اچھا ہوا

جس طرف نکلا ترا عاشق یہی چرچا ہوا
دیکھنا آتا ہے عابد جان پر کھیلا ہوا

خضر کی منت اٹھانی پڑتی راہ عشق میں
رہنمائی کی ہمارے دل نے خود اچھا ہوا

تیری خاطر اسقدر منظور ہے اللہ کو
تجھسے الفت جسنے کی وہ طالب مولا ہوا

سر میں سودا پہلے ہی تھا دل میں الفت آپکی
اک مرض پہلے سے تھا یہ دوسرا پیدا ہوا

ہے مدینہ عاشقوں کے واسطے دار الشفا
جو مریض اس شہر کے اندر گیا اچھا ہوا

بدر نے جب تجھکو دیکھا ہوگیا گھٹکر ہلال
روبرو جب آفتاب آیا تو وہ تارا ہوا

ہمنے دی پہلو میں اپنے اس لیے دل کو جگہ
آپ کی تعریف سنکر آپ پر شیدا ہوا

حشر میں جب میں چلونگا تیرا دامن تھامکر
ہوگا خورشید قیامت مجھسے گھبرایا ہوا

فخر ہے آبا کو تجھسے ہے شرف اولاد کو
اس صفت سے متصف کون اے شہ والا ہوا

چہرہ حضرت کو عابد کس سے ہیں تشبیہ دوں

مہر بھی دیکھا ہوا ہے ماہ بھی دیکھا ہوا

عرضی بہ بارگاہِ خواجہ خواجگان چشت غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ میرے اے خواجہ / معین الدین اسرتا جا

ہند کے والی عطائے رسول / کہتے ہیں ہندو بھی مہراجا

تیرے کرم سے پائے فیض / شہ ہو گدا ہو یا راجا

میرا وسیلہ کوئی نہیں / میری طرف کو تو آجا

فیض تو تیرا ہے جاری / میری مرادیں دیتا جا

خواب میں اپنے خادم کو / صورت اپنی دکھاتا جا

عرضی سابق ہو مقبول / دونوں میں کردے اب ساجا

تیرے کرم کی نوبت ہے / روز ہو در پہ یہ باجا

عاؔبد حاضر ہے در پر
دل کا مقصد دلوا جا

اُس جانِ جاں نے تجھکو مری جان بنا دیا
اے برہمن نہ پوچھ تو مذہب کا میرے حال
نقشہ جما جما کے رخِ گلعذار کا
حیوان کی خاصیت تھی سراسر سرشت میں

قدرت خدا کی مجھکو پریشاں بنا دیا
کعبہ میں رکھ کے بت کو مسلماں بنا دیا
آنکھوں کو اپنی ہمنے گلستان بنا دیا
احمد حسین نے مجھے انسان بنا دیا

عاؔبد یہ فیض بخشیٔ ناصر ہے دیکھنا
مورِ ضعیف کو جو سلیمان بنا دیا

رباعی

ہر چند طلب میں اک زمانہ ہو گا
اپنے دل میں ذرا تو ڈھونڈھو عاؔبد

معلوم کسی کو نہ ٹھکانہ ہو گا
گھر ہی میں چھپا صاحبِ خانہ ہو گا

ردیف بائے موحدہ

قطعہ تہنیت جشن سالگرہ مبارک خداوند نعمت اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

فلک پہ ہے یہ تا خورشید تا خورشید میں ہو تاب
زمیں پر ہے یہ تا دریا رداں دریا میں تا ہو آب
الٰہی میر محبوب علی خاں شاہ آصف جاہ
رہے عالم میں شاداں اور اُس کی مملکت شاداب

غزل

دیکھی جو میری نبض تو گھبرا گیا طبیب
لاؤ طبیب کیلئے اک دوسرا طبیب

آیا خیال یار تو تسکین ہوگئی
صد شکر درد دل کیلئے مل گیا طبیب

اُٹھ جاؤں کوئے یار سے یہ ایک ہی کہی
اسکو تو جانتا ہوں میں دار الشفا طبیب

میری سنی نہ اپنی کہی اُٹھکے چلدیا
اے چارہ گر بتا میں ہوں یوانہ یا طبیب

میری زباں سے سن نہ سکا میری کیفیت
عابد میں کہہ رہا تھا کہ بس اُٹھ گیا طبیب

قطعہ

جان ہی لیگی ہمارا پھر جسے مار یگی شراب
اس پری کو اسی شیشے میں اتاریگی شراب
دین و دنیا سے یہ برباد کریگی عابد
اپنی جیتی ہوئی بازی تو نہ ہاریگی شراب

قطعہ

دامن عقل کو ذی ہوش کے پھاڑیگی شراب
خانہ دل کو شرابی کے اجاڑیگی شراب
عقل رکھتے ہو جو تم اس سے بچو اے عابد
کام بنتا بھی اگر ہو تو بگاڑیگی شراب

ردیف تائے قرشت

اگر دیکھوں کسی دن احمد مختار کی صورت
نظر آجائیگی مجکو مرے غفار کی صورت

ہمارے سینہ پر داغ ہر اک دن نظر ڈالو
اگر دیکھی نہیں ہے آپ نے گلزار کی صورت

جوانی میں مزے لوٹے ضعیفی میں ہوئے تائب
نکالی خوب اے زاہد یہ استغفار کی صورت

مری آنکھوں سے اے ناصح ذرا تو دیکھ لے آکر
بھلی معلوم ہوتی ہے مجھے دلدار کی صورت

نظر آتی ہے عالم میں دوزخ بھی جنت بھی
وہ ہجر یار کی صورت یہ وصل یار کی صورت

خمسہ غزل حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ

کرسی و عرش ہمیں کون و مکاں خبرے نیست
ہمہ او ہست نہاں سر و عیاں خبرے نیست

بالیقین است ہمیں وہم و گماں خبرے نیست
بجز اغیر خدا در دو جہاں خبرے نیست

بے نشان است از و نام و نشاں خبرے نیست

جستجو سب تری بیکار تھی اے ذہن رسا
بھید تو نے بھی نہ کچھ اے دل دانا پایا

لے بتا دیتے ہیں ہم اسمیں ہے یہ اک نکتہ
ہستی تست حجاب تو دگر ناپیدا

کہ دریں پردہ بجز دوست نہاں چیزے نیست

روح جب نکلی تو ہو جاتا ہے انسان بیجاں
ہاں فقط کہنے کو رہجاتا ہے کچھ نام ونشاں

جلوہ ہر شئے میں اسی کا ہے کوئی غیر کہاں
چند محجوب نشینی بگمان دگراں

خیمہ در کوئے یقیں زن کہ گماں چیزے نیست

صرف اپنی نہ کہو میری سنو اے واعظ
مفت بدنام زمانے میں نہو اے واعظ

بات عشاق کے مطلب کی کہو اے واعظ
گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ

ورنہ خاموش کہ فریاد و فغاں چیزے نیست

دیکھ اچھی نہیں عابد یہ تری خود کامی
عشق میں اپنا خیال آئے تو ہے وہ خامی

کوئی ہوتا ہے بھلا اسمیں کسی کا حامی
بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

ردیف ثائے مثلثہ

لبریز ہو گیا مئی وحدت سے جامِ غوثؓ
ہر ایک کی زباں پہ نہ کیونکر ہو نامِ غوثؓ

اسلام کو جگا کے ہوئے آپ محی دیں
عالم میں اس طرح سے ہوا انتظامِ غوثؓ

بغداد کی زمیں پہ کچھ منحصر نہیں
جاری ہر ایک ملک میں ہے فیضِ عامِ غوثؓ

الفاظ اگرچہ اور ہیں مطلب تو ایک ہے
پھر کیوں حدیث سے نہ ملیگا کلامِ غوثؓ

جی میں ہے رات دن یہ وظیفہ پڑھا کروں
آٹھوں پہر اک ہی رہے وردِ نامِ غوثؓ

محشر میں ہوگا ساغرِ کوثر کا مستحق
دنیا میں شوق سے جو پئے ایک جامِ غوثؓ

کیونکر ہوں دور خادم و مخدوم روزِ حشر
مولا ہیں اسکے غوثؓ تو جابر غلامِ غوثؓ

ردیف جیم تازی

اللہ تھا مشتاقِ پیمبرؐ شبِ معراج
ہے عہد سے رتبہ میں فزوں تر شبِ معراج

تھا عرش پہ اور چرخ پہ اک نور کا عالم
کیا رات تھی اللہ اکبر شبِ معراج

پل بھر میں جو افلاک کرے طے وہ سواری
جبرئیل امیں لائے زمیں پر شبِ معراج

کیونکر نہ کہے رحمتِ عالم انھیں امت
امت کی سفارش تھی زباں پر شبِ معراج

درکار تھی کیا راہنمائی انھیں عابد
خود شوق تھا سرکار کا رہبر شبِ معراج

ردیف حاے حطی

سمجھاؤں لاکے روز کہاں سے نئی طرح
دل بھی تو مانتا نہیں ظالم تری طرح

دو دن میں آپ ہو گئے بیزار عشق سے
برسوں اٹھائی ہمنے مصیبت اسی طرح

گذری شبِ فراق تو آیا ہے روزِ ہجر
ٹلتی نہیں ہے ٹالے سے آفت کسی طرح

کیا میرے ہی لئے ہیں یہ واعظ نصیحتیں
سمجھاؤ اوسکو بھی تو کسی دن اسی طرح

عاشق مزاج اور بھی دنیا میں ہیں بہت

عابدؔ بنائی آپنے یہ کیا بُری طرح

ردیف خائے معجمہ

یاد آیا صبحدم مجھے وہ بے نقاب رخ
دیکھا افق میں جب ترا اے آفتاب رخ

کوئی نہیں نظیر تری اے بُتِ حسیں
دنیا میں تو نے پایا ہے کیا لاجواب رخ

اس غیرتِ قمر کا جو ہو جائے سامنا
تا حشر زیرِ ابر رکھے ماہتاب رخ

جسکا تری تلاش کا پڑ جائے جسکو یاں
گھر کی طرف کرے نہ وہ خانہ خراب رخ

عابدؔ کی روح تازہ نکیوں ہو شبِ وصال
ہے مشک تیری زلف تو تیرا گلاب رخ

ردیف دال مہملہ

نہ ہو دل میں کیونکر ولائے محمدؐ
ہے شاہوں سے بڑھکر گدائے محمدؐ

کہونگا یہ داودؑ سے حشر کے دن
پسند آئی مجھکو صدائے محمدؐ

مجھے ڈر نہیں تیرا خورشید محشر ‏ مرا سر ہے زیرِ لوائے محمدؐ
نہ دنیا کا باقی رہا سر میں سودا ‏ سمائی ہے جب سے ہوائے محمدؐ

جو آئے سر حشر عابد تو یارب
اُسے بخش دینا برائے محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

جعدِ مشکیں میں نہ رکھ لعل و گہر کا تعویذ ‏ چاہیئے تیرے لئے دفع نظر کا تعویذ
خوشنما جبکہ نظر آتا ہو نیلا ڈورا ‏ زیب کس طرح نہ دے بازو پہ زر کا تعویذ
جی میں آتا ہے یہی نقشِ محبت لکھ کر ‏ بھیجدیں آج انھیں خونِ جگر کا تعویذ
مہرباں مجھ پہ جو پایا انھیں اعدا نے تمام ‏ کھولکر پھینکدیا بازو کا سر کا تعویذ

نام عابد کا لیا تو نے دمِ آرایش
وہم سے پھینکیں گے مشاطہ وہ زر کا تعویذ

ردیف رائے مہملہ

ہیں امیر المومنیں حضرت عمرؓ
باعثِ افشائے دیں حضرت عمرؓ

پیش گوئی کی ہے مثلِ وحیِ حق
ناطقِ حق ہیں یقیں حضرت عمرؓ

اُس جگہ ہوتا نہ شیطاں کا گذر
جب کبھی جاتے کہیں حضرت عمرؓ

میرے دل میں ہے محبت جاگزیں
ہیں مرے دل کے مکیں حضرت عمرؓ

مجھ سے کیا تعریف ہو حابل بھلا
ہیں انیسِ شاہ دیں حضرت عمرؓ

نظر جمتی نہیں دم بھر کسی کے روئے روشن پر
لگی رہتی ہیں کیوں آنکھیں ہماری چلمن پر

عدو سے مجھ سے جب اَن بن ہوئی وہ چلدیا اٹھکر
نہ اوسکا خون گردن پر نہ میرا خون گردن پر

ذرا دیکھو تو کیا اونچا ہوا نخچیر کا رتبہ
اٹھا کر لیچلا صیاد اوسکو پشتِ توسن پر

ہزاروں بار مقتل میں یہ ہمنے آزمایا ہے
کہ تیغ ابروئے قاتل بڑھی ہے تیغِ آہن پر

تجھے دیکھا تو پروانے شب میں شمع کو چھوڑا
ہماری تاک میں صیاد تھا آخر نظر پہنچی

نظر پڑتی ہیں بلبل کی دنیں صحن گلشن پر
بہت ہی ناز تھا ہمکو عبث اپنے نشیمن پر

خدا کو یاد کرتا ہوں عبادت ہے یہی عابد
نظر پڑتی ہے جب بے ساختہ اوس حسن جوبن پر

مبارکبادی جشن جوبلی اعلحضرت خداوند نعمت قدر قدرت
حضور پُرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی خلداللہ ملکہ و سلطنتہ

واہ کس رنگ سے کس روپ سے آئی ہے بہار
پتّے ہلتے ہیں تو ارگن کی صدا آتی ہے
آج چلتی ہے ہوا بھی تو بہت تھم تھم کر
ٹپکی پڑتی ہے دماغوں سے بھی اتنی تفریح
حیدرآباد میں یہ دھوم مچی ہے کیسی

سبز پوشان چمن کا ہے نرالا ہی بہار
ڈالیاں جھومنے لگتی ہیں خوشی سے ہر بار
ابر گھرتا ہے تو پڑ جاتی ہے ہلکی سی پھوار
کہ ہوا جاتا ہے ہر شخص کا چہرہ گلنار
عید کا سا نظر آتا ہے سماں ہر اک بار

کیوں نہ ہو آج مرے شاہ کی ہے سالگرہ
آئینہ بند ہر اک کوچہ ہے ہر اک بازار

شاہ وہ شاہ کہ ہے غیرتِ شاہانِ زمن
شاہ وہ شاہ کہ ہے عالی ہمم عالی وقار

آج وہ دن ہے کہ تھی جسکی مسرت ہمکو
آج وہ دن ہے کہ تھی جسکی خوشی لیل و نہار

صدقِ دل سے میں سناتا ہوں مبارکبادی
دل کے آمین کہیں اس پہ سب اہلِ دربار

جوبلی کا ہو تجھے جشن مبارک اے شاہ
ہو اسی طرح ہر اک سالگرہ بھی ہر بار

شرق سے غرب پہنچ جائے گرہ کا تارا
اتنی گرہیں ہوں کہ عاجز سے نہ ہو جن کا شمار

خمسۂ غزل خداوندِ نعمت اعلیٰحضرت قدر قدرت حضور پرنور بندگانِ عالی متعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

شریعت کے چمن میں سیر کر تو باوفا ہو کر
طریقت کی جو لیتا ہے تو ملِ حق میں فنا ہو کر

رہا کر بیخودی کے شہر میں بس باخدا ہو کر
رہیگا چین سے کب تو کسی کا آشنا ہو کر

کوئی کیا جانے کہ کیا ہے روضۂ بندہ نواز
کعبۂ صدق وصفا ہے روضۂ بندہ نواز

مقبلوں اور عاشقوں کی آنکھ سے دیکھے کوئی
باغِ رضواں سے سوا ہے روضۂ بندہ نواز

زاہدوں کو خلد ہے اور عابدوں کو بہشت ہے
دیکھنا کیا پر فضا ہے روضۂ بندہ نواز

جب کبھی آیا یہاں دل کی مرادیں ملگئیں
واہ کیا حاجت روا ہے روضۂ بندہ نواز

کیوں نہ بیمارانِ دردِ لادوا آئیں یہاں
سن لیا دار الشفا ہے روضۂ بندہ نواز

ہر طرف سے آرہے ہیں لوگ اس دربار میں
مرجعِ عالم ہوا ہے روضۂ بندہ نواز

جو گیا افسردہ خاطر غنچۂ دل کھل گیا
کچھ عجب فرحت فزا ہے روضۂ بندہ نواز

قافلے ہر ملک سے ہر روز آتے ہیں یہاں
واہ کیا مہماں سرا ہے روضۂ بندہ نواز

آنکھ پڑتی ہے ہر اک فرد بشر کی شوق سے
منظرِ شاہ وگدا ہے روضۂ بندہ نواز

مضطرب مضطر پریشاں سب کو حاصل سکوں ہے
ایسی کچھ تسکین کی جا ہے روضۂ بندہ نواز

اب کہاں جاؤں میں عابد اس جگہ کو چھوڑ کر

میرے دل کو بھا گیا ہے روضۂ بندہ نوازؒ

ردیف سین مہملہ

جاہلوں کو ہے جو دنیا کی ہوس
عقل والوں کو ہے عقبیٰ کی ہوس

نام کا ہے زاہدوں کو بھی خیال
چھوڑتی ہے کس کو دنیا کی ہوس

کیا بہار آئی ہے پھر گلزار میں
ہوتی ہے کیوں دل کو صحرا کی ہوس

آرزو پوری ہو یہ ممکن نہیں
ہارے ہم نے کی بھی تو کیا کی ہوس

ترک تم خود ہی کرو عابل اُسے
تم کو چھوڑے گی نہ دنیا کی ہوس

ردیف شین معجمہ

جس طرح سے بلبل کو ہو گلزار کی خواہش
ہے دل کو مرے کوچۂ دلدار کی خواہش

ہے شوق کسی طرح تجھے یاد کریں ہم
تسبیح کی خواہش ہے نہ زنّار کی خواہش

فرقت میں اُٹھاتا ہوں مصیبت پہ مصیبت
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے آزار کی خواہش

مجبوری سے رہتا ہوں میں سرکار دکن میں
جاتی نہیں دل سے ترے دربار کی خواہش

حاضر ہے شفاعت طلبی کے لئے عابل
کیا پوچھتے ہیں آپ گنہگار کی خواہش

ردیف صاد مہملہ

ہم نے دیکھا پھولتے پھلتے نہیں طامع حریص
نارِ حسرت میں کہاں جلتے نہیں طامع حریص

جب کہیں دیکھا کسی زردار کے گھر کا نشاں
اُس جگہ سے پھر کبھی ٹلتے نہیں طامع حریص

ہو گئے گمراہ بس راہ قناعت چھوڑ کر
راستہ سیدھا کبھی چلتے نہیں طامع حریص

عید بھی آئے تو کیا اُنکے لئے کچھ بھی نہیں
عطر بھی پوشاک پر ملتے نہیں طامع حریص

آپنے عابل کہا ہے خوب مصرع واہ وا
ہمنے دیکھا پھولتے پھلتے نہیں طامع حریص

ردیف ضاد معجمہ

جب سے کہ دل میں عشق کا پیدا ہوا مرض
جوں جوں دوا کی اور بھی بڑھتا گیا مرض

کیسی دوا دی آپ نے اے غیرتِ مسیح
خفّت کے بدلے اور ہوا ہے سوا مرض

تم آگئے تو ہو گئی صحّت مجھے نصیب
ایسا بتاؤ تو کہیں دیکھا بھی تھا مرض

چارہ مریضِ عشق کا ہوتا نہیں کبھی
مجھ پر ہزار جان سے ہے مبتلا مرض

سُن سُن کے میرا حال اطبا جہان کے
حیرت میں ہیں کہ ہو گیا عابدؔ کو کیا مرض

ردیف طائے مہملہ

کیوں نہ ہو جائے بھلا دل کو سرِ خار سے ربط
ہو گیا ہے مجھے مژگانِ ستمگار سے ربط

زاہدا کعبۂ مقصود مبارک تجھ کو
ہے مرے سر کو تو سنگِ درِ دلدار سے ربط

یاد آتا ہے مجھے عارضِ گلگوں کوئی
ہے تجھے بلبلِ شیدا گلِ گلزار سے ربط

آنکھ پڑتی ہے چمن میں گلِ نرگس پہ تری
ایک بیمار کو ہے دوسرے بیمار سے ربط

کیوں نہ عابل کو رہیگا تری صورت کا خیال
حسن رکھتا ہے ترا طالبِ دیدار سے ربط

ردیف ظائے معجمہ

مجھکو معلوم ہے سب تیری حقیقت واعظ
کیا سناتا ہے مجھے روز نصیحت واعظ

خود تو کرتا نہیں لوگوں کو سکھاتا ہے عمل
خاک تاثیر کرے تیری نصیحت واعظ

بات بے وقت کہا کرتا ہے جاہل کی طرح
اب بھی تجھ سے نہ گئی بوئے جہالت واعظ

رند تیری نہ سنینگے نہ سنینگے ہرگز
کس لئے روز اٹھاتا ہے ندامت واعظ

حاجتِ پند و نصیحت نہیں کچھ اسکے لئے
دل سے مرغوب ہے عابل کو عبادت واعظ

ردیف عین مہملہ

جب سے ہوا دکن میں اہلِ زباں کا مجمع
ہونے لگا یہاں بھی ہندوستاں کا مجمع

تیرے خیال میں ہم ہیں ہر جگہ اکیلے
کہتے ہیں پھر کسکو کیسا کہاں کا مجمع

مظلوم میرے جس دن چلائینگے ستمگر
ہو جائیگا فلک پر آہ و فغاں کا مجمع

ابرو اور مژہ کے یاد آتے ہیں اشارے
ہوتا ہے میرے دل میں تیر و سناں کا مجمع

ملکِ دکن میں جا بجا استاد داغ آئے
بس ہو گیا دکن میں اہلِ زباں کا مجمع

ردیف غین معجمہ

استادِ زماں تھے حضرتِ داغ
مشہورِ جہاں تھے حضرتِ داغ

اردو پہ بہت ہے انکا احساں
بانیِ زباں تھے حضرتِ داغ

ہوتے تھے مشاعروں کے چرچے
جبتک کہ یہاں تھے حضرتِ داغ

ذی الحجہ کی تھی جو دسویں تاریخ
دنیا سے رواں ہوگئے حضرتِ داغ

عشرہ ہوئی عید سب کو عابدؔ
فیاض جہاں تھے حضرتِ داغ

قطعہ تہنیت تولدِ شاہزادہ بلند اقبال مدظلہ العالی

دید کے قابل ہے سارے جان نثاروں کی خوشی
سن لیا روشن ہوا ہے اور ایک اچھا چراغ
عرض ہے عابدؔ کی درگاہِ خدا میں اتدن
تاابد قایم رہے شاہِ دکن تیرا چراغ

ردیف فا

رتبہ ترا ہے سب سوا اے شہِ نجف
تعریف کیا ہو تیری ادا اے شہِ نجف
آسان کیوں نہ ہونگی غلاموں کی مشکلیں
مشکل کشا ہے نام ترا اے شہِ نجف
اے شاہ تو ہے قوتِ بازوے مصطفےٰ
ثانی ہے تیرا کون بھلا اے شہِ نجف
کس طرح آپ سے درِ خیبر نہ ٹوٹتا
شیرِ خدا ہیں شیرِ خدا اے شہِ نجف

دنیا ہے تیرے فیض سے اے شاہ بہرہ ور

عابلؔ پہ اک نظر ہو ذرا اے شہِ نجفؑ

ردیف قاف

میں وصف لکھوں آپکا کیا حضرتِ صدیقؓ
ہے رتبہ سوا آپکا یا حضرت صدیقؓ

تصدیق کی معراج کے احوال کی جس دن
نام آپ کا مشہور ہوا حضرتِ صدیقؓ

مقبول ہوئیں تیرے وسیلے سے دعائیں
جب نام ترا میں نے لیا حضرتِ صدیقؓ

تو پہلا خلیفہ ہے برابر ہے یہ ترتیب
گمرہ ہے جو کہتا ہے برا حضرتِ صدیقؓ

خورشید اگر تو ہے تو عابلؔ ترا ذرّہ
تو شاہ وہ درویش ترا حضرتِ صدیقؓ

ردیف کاف

دل میں آجاتا ہے ارماں اک نہ اک
گھر میں رہجاتا ہے مہماں اک نہ اک

ہر گھڑی آتا ہے تیرے دام میں
اے بتِ کافر مسلماں اک نہ اک

تم سے شکوہ ہم جو کر سکتے نہیں
یاد آجاتا ہے احسان اک نہ اک

ہر گھڑی ہے زلف و کاکل کا خیال
دل کو کرتا ہے پریشاں اک نہ اک

گر یہی حالت رہی عابد تو پھر
جان لیگا روزِ ہجراں اک نہ اک

قطعۂ تاریخ سرفرازی خطاب

سن کے یہ حال خوش ہوئے احباب
اڑ گیا حاسدوں کے چہرے کا رنگ

تم سے عابد جو شہ نے فرمایا
لو یہی لو خطاب صولت جنگ
۱۲ھ

ردیف لام

رکھدیا کسنے تری زلفِ گرہ گیر میں گل
پھول نکلا ہے مگر حلقۂ زنجیر میں گل

یوں ہوا دار ہوئی موجِ نسیم اوس گل سے
پھولنے پھلنے لگے گلشنِ کشمیر میں گل

داغ چیچک کے نمایاں ہیں تہِ ابرو سے
یا نمودار ہیں سفاک کی شمشیر میں گل

گالیاں دیتا ہے تو مجھکو مزا لگتا ہے　　واہ کیا گرتے ہیں منہ سے تری تقریر میں گل

عابد اب کرچمن کا ہیکو مجھکو جز داغ
زینت دیتے نہیں ہرگز تری تحریر میں گل

قطعہ

خداوندِ مجازی را بہ اقبال　　خداوندِ حقیقی دار خوش حال
فزود اعزازِ ما را او دریں ماہ　　با فزا عزّتِ او را بہ ہر سال

ردیف میم

گو نہ پنداری چنیں لایق منم　　لیک بہرِ وصلِ تو شایق منم
با مریضان گوید آں رشکِ مسیح　　در طبیبانِ جہاں حاذق منم
صبحدم از غیب می آید ندا　　جملہ را روزی رساں رازق منم
در گلم روزِ ازل پیوست عشق　　جملہ معشوق اند و یک عاشق منم

چوں نباشم عابدا من ہیش رو
در گروہِ سالکاں فائق ہیم

کوئی اور دیکھا نہ تم سا صنم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

نہ تم سے پھرے ہیں نہ پھر جائیں ہم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

مری زندگی ہے فقط تیرا دم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

مقدر تو میرا ہے تیرا قلم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ہے طاقِ حرم تیرے ابرو کا خم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

برابر ہے آصف کے دارا نہ جم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

کرینگے نہ اب بات عابد سے ہم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

تجھی سے ہیں آباد دیر و حرم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

گلی ہے مری رشکِ باغِ ارم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

نگہبان ہیں میرے شاہِ امم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

تجھے دیکھکر بھولے سب رنج و غم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

کیا کرتے ہو تم ستم پر ستم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

نہ دنیا کا غم ہے نہ عقبیٰ کا غم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

خدا کے کرم سے ہے شہ کا کرم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

نہ سمجھا ہے عابل حدوث و قدم
خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ہوئی ہے آج کسی کی خبر ہمیں معلوم
ہمارے دلمیں ہے جسکا گذر ہمیں معلوم

پتا چلیگا کہاں عرش پر تو کچھ بھی نہیں
مکان دلمیں ہے کسکا گذر ہمیں معلوم

چڑھے نہ دار پہ منصور کی طرح یہ بھی
بلند ہوتا ہے کچھ اپنا سر ہمیں معلوم

جہاں میں تخم عمل آج ہم جو بوتے ہیں
بنینگے حشر میں کل وہ ثمر ہمیں معلوم

کسی کے عارضِ تاباں کا عکس ہے عابدؔ
نہیں ہیں چرخ پہ شمس و قمر ہمیں معلوم

ردیف نون

ماہِ طیبہ کی تجلی مہِ کنعاں میں نہیں
باغِ یثرب کی ہوا روضۂ رضواں میں نہیں

الفتِ احمدِ مرسل نہو جبتک دلمیں
مرے نزدیک وہ کامل بھی تو ایماں میں نہیں

کسکی تنویر سے دوں روئے منور کی مثال
ماہِ تاباں میں نہیں مہرِ درخشاں میں نہیں

کی ہے اللہ نے بھی آپکی بے حد تعریف
آپکی مدح لکھوں یہ مرے امکاں میں نہیں

آپ ہیں مالکِ کل آپ ہی ہیں ختمِ رسل
دستخط آپکے کیا مہرِ سلیماں میں نہیں

یا محمدؐ مددے بےسر و ساماں مددے
کونسی بات بھلا آپکے امکاں میں نہیں

یادِ یثرب میں جو آتے ہیں امنڈ کر آنسو
کیا شمار انکا شمارِ غلطاں میں نہیں

تو ہی اے مرغِ دل اُڑ کر مری غرضی پہنچا
حوصلہ اسکے لئے مرغِ سلیمانؑ میں نہیں

آج دربار میں کیا یاد ہوئی ہے اُسکی
عابدِ خستہ سینے کے بیابانمیں نہیں

بالیقیں وہ میرے دل کا ہے مکیں
میرا خالق میرا رب العالمیں

ناصرؒ و احمدؐ محمدؐ ایک ہے
یہ مضامیں جانتے ہیں دیں و ربیں

میری ملّت جانتے ہیں پاکباز
میرا مذہب جانتے ہیں اہلِ دیں

حقّ و ناحق جاننے کے واسطے
سیکھ لو جا کر کہیں علم الیقیں

کس نیابد حال پختہ ہیچ خام
کیا کرینگے لیکے فردوسِ بریں

لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا
آپنے قرآن میں کیا دیکھا نہیں

پیر ہیں عابد کے ناصر بالضرور
مرشد اب احمد حسین اُسکے یقیں

آپ کہتے ہیں کہ گرمی تپِ ہجراں میں نہیں
ہے کہو دل اتنی طپش آتشِ سوزاں میں نہیں

کیوں نہ ہو جائے حسینوں کی حکومت دل پر
اُنکی پروا نہ کروں یہ مرے امکاں میں نہیں

المدد المدد اے آہ و دعائے سحری
رات سے دل ہی مرے سینۂ سوزاں میں نہیں

رکھے اللہ مرے سوزِ جگر کو قایم
خوف سردی کا مجھے فصلِ زمستاں میں نہیں

چشمِ گرم اب نہ دکھاؤ نہ دکھاؤ دیکھو
ایک آنسو بھی مرے دیدۂ گریاں میں نہیں

قیس و فرہاد نے کچھ مجھ سے لیا ہے حصہ
بات اوستاد کی ہر طفلِ دبستاں میں نہیں

جو صفت تجھ میں ہے جو صفت مجھ میں ہے اے گل
گلِ خنداں میں نہیں بلبلِ نالاں میں نہیں

عاشقوں سے نہ کہو نارِ سقر کا احوال
کیا طپش اوس سے سوا آتشِ ہجراں میں نہیں

عابدا شافعِ امت نے کیا ہے کیا کام
ایک بھی جرم مرے دفترِ عصیاں میں نہیں

کوئی وحشت کے سوا خانۂ زنداں میں نہیں
ڈھونڈھ کر لاؤں جو پتھر مرے امکاں میں نہیں

کتنا بے رتبہ کیا حسن پرستی نے مجھے
ہائے کچھ قدر مری چشمِ حسیناں میں نہیں

ہچکیاں تھم ہی گئیں اشک بھی رک ہی گئے
کوئی اب دوست ہمارا شبِ ہجراں میں نہیں

ایک ہی وار میں ابرو نے کیا دل پہ اثر
کاٹ اتنا تو کسی تیغِ خراساں میں نہیں

ضبط سے کام لے عابدؔ نکر اتنی جلدی
وہ کہیں گے کہ ذرا صبر بھی ہماں میں نہیں

ہونے لگی ہے میری حکایت کہاں کہاں
اے عشق تجھسے ہوگئی شہرت کہاں کہاں

حوروں کی آرزو ہے تمنا بہشت کی
پہنچی ہے زاہدونکی بھی نیت کہاں کہاں

لیلےٰ کے عشق نے تجھے دیوانہ کردیا
مجنوں! ہوئی ہے اب تیری شہرت کہاں کہاں

بزمِ شراب بزمِ طرب بزمِ عیش ہیں
ظاہر کی تم نے شیخ کرامت کہاں کہاں

معبد ہزاروں لاکھوں ہیں معبود ایک ہے
عابدؔ کرینگے آپ عبادت کہاں کہاں

آکے ملنا مجھ سے تو گلزار میں
پھول بھی ہو شربتِ دیدار میں

سیکڑوں میں بھی نہیں تیرا جواب
کیا ملے دس بیس میں دو چار میں

ماہِ کنعاں مصر ہی میں ہے عزیز
تیری خواہش ہے ہر اک بازار میں

حسرتِ دیدار پھر بھی دل میں ہے
رات دن رہتے ہیں ہم دربار میں

گھر سے کیا نکلا ہے دیوانہ ترا
شور کیا ہے کوچہ و بازار میں

قیس سے کہہ دو کہ لیلےٰ دل میں ہے
ڈھونڈھتا پھرتا ہے کیوں کہسار میں

دیکھلو عابدؔ کسی دن جا کے تم
خلد کی ہر شے ہے کوئے یار میں

قطعہ

ہمکو احکام شریعت کے بجا لانے ہیں
جو خطا کرتے ہیں اسمیں وہی دیوانے ہیں

ہیں جو معبود کے عابدؔ تو اطاعت ہے ضرور
غور اس پر جو کیا کرتے ہیں فرزانے ہیں

قطعہ

سمجھنے والا سخن کا نہیں زمانے میں
کہا ہے رازِ الٰہی کو اس بہانے میں

اگر شعور ہے عابد سے نورِ چشم سنو
خزانہ خاک میں ہے خاک ہے خزانے میں

قطعہ

کاشفِ علمِ خفی احمد حسین
ہیں مرے سرو سہی احمد حسین

کلکِ عابد سے ہو کیا انکی ثنا
مائۂ لطف و بہی احمد حسین

ٹھمری

دیکھی میں نے ساری رین
تم سے روشن موری نین

ناصرِ مطلق اوسیاں
مجھ سے ملاؤ اب تو نین

تم بن عابد ہے بیکل
کاہے پرت ہے اسکے چین

ردیف واو

معروضہ

بہ بارگاہ سالارِ انبیا شافع روزِ جزا صلی اللہ علیہ وسلم

تمھیں سب کے مختار یا مصطفےٰ ہو
حبیبِ خدا ہو رسولِ خدا ہو

مجھے کون چاہے اگر تم نہ چاہو
تمھیں میرے سردار ہو بادشا ہو

اولوالعزم جتنے ہوئے ہیں پیمبر
خدا کی قسم تم تو سب سے سوا ہو

بلاؤں میں اُمت گھری ہے بچالو
شفیع الامم ہو شفیع الوریٰ ہو

نظر تیری رحمت کی جس پر پڑے گی
اُسی وقت فضلِ خدا بر ملا ہو

حیات النبی کہتی ہے ساری خلقت
مدینہ پہ کیا حصر تم جا بجا ہو

حضور اب دکھا دیجئے اعجاز اپنا
مریضانِ عصیاں کی اچھی دوا ہو

مرے دل کا مطلب ہے حضرت پہ روشن
عطا ہو عطا ہو عطا ہو عطا ہو

تمھیں دیکھے لے جس نے حق کو نہ دیکھا
تمھیں معنیٔ آیۂ اینما ہو

نکیرین کا خوف ہرگز نہ ہوگا
میں جب دفن ہوں آپکا سامنا ہو

خدا کی عبادت ہے عاقل کا پیشہ
غلامی بھی حضرت کی اس سے ادا ہو

خدا کا کہنا نہیں سمجھتے تو میرا کہنا بھلا سمجھلو

کہا تھا کیا میں نے کیا کہا ہے میں کیا کہونگا ذرا سمجھلو

تمھارا وسواس جائے کیونکر خیالِ فاسد نہ آئے کیونکر

یقیں کے میدانمیں بیٹھ جاؤ تو جسکو چاہو خدا سمجھلو

جہاں کی چالیں ہیں ساری الٹی ذرا تو سمجھو ذرا تو سوچو

خیال کرتے ہو جس کو کوا یقین اُسکو ہما سمجھلو

وہاں ہے نام اور یہاں نشاں ہے سمجھ میں کیا خاک ہے تمھاری

تمھیں مبارک ہو رب تمھارا جو رَبِّ قالوا بلیٰ سمجھلو

ظہورِ ناصر کا ہے یہ جلوہ یہ فضلِ احمد ہے مجھپہ عابد

کہ کہتے ہیں سارے سننے والے کلام انکا ذرا سمجھلو

تماشا دید کے قابل قیامت میں بھی آجائے ہو
دمِ محشر ہمارا ہاتھ ہو تیرا گریباں ہو

جو دل پامال کرتے ہو تمھیں کچھ غم نہیں ہوتا
تمھارا گھر تمھارے سامنے اسطرح ویراں ہو

نہیں کچھ بھی تعلق بس چلو جھگڑا ہی اب کیا ہے
نہ میں عاشق تمھارا ہوں نہ تم ہی میرے خواہاں ہو

نہ حاصل ہو عدوئے بوالہوس کو عشق کی دولت
ملے عشاق کو حصہ تو اوسکو حجبِ حرماں ہو

ہر اک صفحہ یہ ہو توصیفِ روئے صاف عارض کی
ترے اوصاف سے مملو ہمارا جملہ دیواں ہو

کہو تو کس لئے دیکھا تھا تم نے اپنی صورت کو
کہ مجھسے آئینہ سے کچھ زیادہ تم ہی حیراں ہو

مکان دل میں رہتا ہے وہ جسکو ڈھونڈھتے ہو تم
تلاشِ یار میں عابد عبث تم بھی پریشاں ہو

رباعی

قدرت کے دیکھو زباں ہرگز کھولو ۔ وحدت سمجھو نہ کچھ بھی منہ سے بولو

کیوں حرص جہاں سے تم لگاتی عابل ۔ دنیائے دنی سے ہاتھ اپنا دھولو

ردیف ہائے ہوز

بے چین ہوں اے احمد مختار زیادہ ۔ اب ہجر کی طاقت نہیں سرکار زیادہ

گھٹتی ہے مرے دل سے جو دنیا کی تمنا ۔ بڑھتا ہے خیال آپ کا ہر بار زیادہ

تھک تھک کے جو رہ جاتا ہوں وادی طلب میں ۔ ہوتی ہے مرے شوق کی رفتار زیادہ

کیوں جان نہ دوں عشق میں انداز طلبی پر ۔ راحت سے مزا دیتا ہے آزار زیادہ

عابل کا برا حال ہے اب ملک دکن میں

اب ہجر کی طاقت نہیں سرکار زیادہ

قطعہ تہنیت تولد شہزادہ بلند اقبال مدظلہ العالی

سلطان دکن از لطفِ خالق | تولد شد ہمایوں شاہزادہ
نمکخواران دولت می سرایند | الٰہی عمر و اقبالش زیادہ

ردیف یائے تحتانی

نہ حوروں کی تمنا ہے نہ شوقِ قصرِ جنت ہے | مدینہ بس ہے اے رضوان مدینہ ہی میں راحت ہے
شہنشاہِ رسل ہیں اور آدم میں یہ نسبت | وہاں بھی ابتدا اوسکی یہاں ختمِ نبوت ہے
مدینہ جا کے آئے دوست میرے دکن میں یوں | عجب برگشتگی بخت ہے خوبیٔ قسمت ہے
نہ بھولے تھے نہ بھولے ہیں نہ بھولینگے قیامت میں | لبِ معجز نما پر ہر گھڑی امت ہی امت ہے
ترے بیمار پر قربان ہوتی ہے اجل آکر | فرشتے کہتے ہیں باہم یہ کیسی اچھی صورت ہے
شریکِ امت مرحومہ عاصی بھی بہت ہیں | رسول اللہ کی یہ شفقت خدا کی یہ عنایت ہے

مدینہ ہو مرا مسکن مدینہ میں رہوں عابد
یہی اک آرزو دل میں یہی اک دل میں حسرت ہے

ایسی خالص ہے خدا سے آشنائی آپکی / یا رسول اللہ ہے ساری خدائی آپکی

آئینگے جس وقت میری قبر میں منکر نکیر / نام لونگا آپ کا دونگا دہائی آپکی

آئینہ خانے میں اپنے حاجت تصویر کیا / لوح دل پر ہمنے اب صورت جمائی آپکی

کیوں نہ چھوڑیں سلطنت کو بادشاہانِ جہاں / بادشاہی سے ہے بڑھ چڑھکر گدائی آپکی

کفر کی ظلمت ہوئی کافور دنیا سے تمام / راہ پر کس کس کو لائی رہنمائی آپکی

ہوگیا حاصل فلک کو فخرِ نعلینِ شریف / عرش پر جس دم ہوئی حضرت رسائی آپکی

ذاتِ اقدس آپکی ہے رحمۃ للعالمین / بخششِ عصیانِ امت ہے کمائی آپکی

ہوگیا کوئی مسلمان کوئی مومن ہوگیا / صدق دل سے جسنے کی ہے آشنائی آپکی

عاصیوں کو بخشدیگا آپ سے پوچھے خدا / آرزو اے شافع محشر بر آئی آپکی

حاکمِ دارین ہیں اور مالکِ کونین ہیں / میری کیا طاقت کہ میں لکھوں بھلائی آپکی

جلوہ فرما آنکھ میں عابد کی رہکر دل لیا

واہ اچھا رنگ لائی رونمائی آپکی

دین کے سردار عثمانِ غنی
سب کے ہیں سالار عثمانِ غنی

جامع القرآن کہتے ہیں تمھیں
سب عدو اور یار عثمانِ غنی

ایک میں بھی اُنکا ہوں ادنیٰ غلام
ہیں مرے سرکار عثمانِ غنی

آپ ہی مشہور ذی النورین ہیں
آپ ہی سرکار عثمانِ غنی

ہے یہ عابل کا وظیفہ رات دن
لب پہ ہے ہر بار عثمانِ غنی

کرم جب آپکا مجھپر حضور ہوتا ہے
مجھے تمام جہاں کا شعور ہوتا ہے

تمھارے جلوہ سے دل کوہ طور ہوتا ہے
نظر میں نورِ خدا کا ظہور ہوتا ہے

تم اپنے حسن کی کیا پوچھتے ہو مجھسے جناب
جہاں میں تمسا کوئی رشکِ حور ہوتا ہے

ہوا ہے فیض سے فیاض یہ جہان سارا
خیالِ فیض کہیں دل سے دور ہوتا ہے

یہ چار دن کی فقط چاندنی ہے اے مہِ حسن
عبث شباب پہ تم کو غرور رہتا ہے

ہمارا شیشۂ دل تیرے سنگ ظلم سے ہائے
شکستہ تھا مگر اب چور چور رہتا ہے

مرے جو مر کے نکلے آگے تو منکشف ہو حال
انھیں کے واسطے کشفِ قبور رہتا ہے

وصال میں ترے رہتا ہے جان و تن کو سکوت
فراق میں ترے جھگڑا ضرور رہتا ہے

کھلا یہ احمدِ بے میم کی تجلّی سے
خدا کا نور محمد کا نور رہتا ہے

ابھی تو دور بھی کوئی نہیں چلا عابد
ابھی سے آپ کو کیونکر سرور رہتا ہے

ایک مدت ہو گئی صورت نہ دیکھی یار کی
راہ اے قاصد بتا دے کوچۂ دلدار کی

پیروی کرنی ہے مجھکو اب کسی سرشار کی
گفتگو تو نے جو سب کی ناصحا بیکار کی

ہیں مریضِ عشق ہم سن لے تو مجھ سے چارہ گر
فکر کچھ میرے لئے کر شربتِ دیدار کی

جان سے جاتا ہے کوئی اے مسیحا جلد آ
نبض اب چلتی نہیں ہے عاشقِ بیمار کی

کیوں بھٹکتے ہو نہ بھٹکو۔ دوستو میری سنو / دائرے سے ہو نہ باہر چال ہے پرکار کی

باغباں سے ہے محبت باغ کی پروا نہیں / اپنے گھر میں سیر حاصل ہے مجھے گلزار کی

دیکھنا کس دن برآمد ہوتے ہیں کوٹھے پہ وہ / مٹ گئی ہے آجکل تو رسم و راہ دربار کی

ٹھہرو ٹھہرو۔ اے فرشتو اسقدر جلدی ہے کیا / دیکھلوں صورت ذرا میں بھی مرے غفار کی

ہے اسی کا نام الفت؟ کیا محبت ہے یہی / قدر تم کرتے نہیں ہو کچھ بھی میرے پیار کی

مالک و مملوک میں ہے فرق تو اتنا ہی ہے / ہر گھڑی میری خطا ہر دم عطا ستار کی

دیکھ عابد اس عبادت میں کراہت ہے ضرور
رشتہ داری ہے تری تسبیح سے زنار کی

دل ہمارا لیکے تم تو گھر چلے / اب ہمارا کام پھر کیونکر چلے

کسطرح طے ہوگی خضرا راہ عشق / راہرو کے پیچھے جب رہبر چلے

ہم نہیں کہتے تلون تم کہو / کیا کہا تھا اور پھر کیا کر چلے

ہم تمھیں دین جام مے تم ہمکو دو
لطف تو جب ہے کہ یوں ساغر چلے

بیٹھے ہو چپ چاپ عابد کس لئے
موت کے پہلے ہی تم تو مر چلے

محرم ترا محروم ہو دیدار کو ترسے
برسات ہے موتی کی مرے دیدۂ تر سے

گھر انکا ہے رہنے دو انھیں چین تو لیلیں
آئے ہیں مرے گھر میں وہ اب تھک کے سفر سے

وعدہ جو کیا تھا تو اک احسان تھا مجھپر
وعدے پہ نہ آئے تو ٹلا بوجھ یہ سر سے

پوچھا تو رہِ عشق سے آگاہ نہیں تھے
کل راہ میں مڈبھیڑ ہوئی اپنی خضرؑ سے

صورت کو دکھا کر وہ چھپا لیتے ہیں جسوقت
بے ساختہ اک آہ نکلتی ہے جگر سے

عشاق تری بزم میں پروانہ صفت ہیں
حاشا نہیں کچھ کام انھیں نفع و ضرر سے

لولاک کی آیت سے تری شان ہے ظاہر
ممکن ہی نہیں وصفِ ثنا نطق بشر سے

بیمارِ محبت ہوں یہ ہے اُسکی صداقت
کب داغ جگر دور ہوا میرے جگر سے

بیخود جو کیا مجھکو یہ احسان ہے اسکا
اب کام نہیں مجھکو رہا خوف و خطر سے

معبود کو کیا دیکھو گے عابد کو تو دیکھو
آتی ہے صدا کان میں میرے یہ کدھر سے

آغاز تیری شرم کا گویا ابھی سے ہے
ایمان و دین کا کام بھی پورا ابھی سے ہے

سن طفولیت ہی سے رنگ شباب ہے
کچھ کچھ علامت اسکی ہویدا ابھی سے ہے

اس کم سنی میں ناز ہے انداز ہے ادا
ہمکو قضا کا سامنا پیدا ابھی سے ہے

حسرت تو دلکی ایک بھی نکلی نہیں ہنوز
قاتل اٹھاتا قتل کا بیڑا ابھی سے ہے

فرقت کے صدمے سہہ نہیں سکتا دل حزیں
تنگ آگیا ہے موت کا جویا ابھی سے ہے

پہنچائیگا مراد کو انجام جذب عشق
کیوں بیقرار اے دل شیدا ابھی سے ہے

آغاز عشق ہی میں گئے عقل و ہوش سب
چرچا مرے جنون کا ہر اک جا ابھی سے ہے

ٹھوکر سے زندہ مردوں کو کرنے لگے ہو تم
محشر تمھاری چال سے برپا ابھی سے ہے

قاصد سے پوچھکر ترے حسن و جمال کو
نادیدہ دل ہے میرا کہ شیدا ابھی سے ہے

وہ مجھسے دور ہیں تو ہیں اون سے قریب ہوں
قسمت ہے آگے اپنی یہ رستہ ابھی سے ہے

تو ہے جو میرے پاس تو حاصل ہے مجھکو وصل
لیکن خیالِ ہجر سے دھڑکا ابھی سے ہے

عابد ہیں فکرِ شعر میں شاعر تمام غرق
عرسِ جنابِ فیض کا چرچا ابھی سے ہے

آنکھوں میں اوسکی شکل ہے دلمیں خیال ہے
ہمکو فراق میں بھی تو حاصل وصال ہے

اے خضرِ راہِ عشق سے ہمکو ڈرائیں کیا
چلتے ہیں اون سے پہلے ہمارا یہ چال ہے

ہوگا جو چاند عید کا دیکھونگا اسکو میں
ابروئے یار ہی مرے حق میں ہلال ہے

بڑھتے ہیں بیچ والوں سے جھگڑے ادھر اُدھر
ہم تم جو روبرو ہوں تو پھر انفصال ہے

دل آپکے پسند نہیں ہے تو پھیر دیں
ہم بیچ لینگے اور کہیں اپنا مال ہے

ہیں وہ نہیں کہ منہ سے کہا اور کیا نہو
میرا وہی ہے حال جو کچھ میرا قال ہے

زاہد کو منتوں سے تو ملتی ہے مجھکو مفت
اوسکو ہے مے حرام تو مجھکو حلال ہے

اپنی خودی مٹائیں تو بیشک خدا بنیں
ہوجائے اتنی بات تو عابد کمال ہے

ہم سے ہی رنجشیں ہیں ہمیں سے ملال ہے
ہم تم پہ مر رہے ہیں تمھارا یہ حال ہے

میں دوست آپکا نہیں اچھا یونہی سہی
گھل مل کے دشمنوں سے تو رہنا کمال ہے

ہم کیا کہیں بتوں کی محبت نے کیا کیا
اللہ جانتا ہے جو اس دل کا حال ہے

پیکر ذرا سی آج بتاؤ تو ہم کہیں
زاہد تمھیں خیالِ حرام و حلال ہے

شاہ و گدا کے دلمیں سر مو نہیں ہے فرق
کنبل کا اسکو شوق پسند اوسکو شال ہے

خالی نہیں ہے در کی طرف اونکا دیکھنا
معلوم ہو گیا ہمیں جو کچھ خیال ہے

تیرے کرم کی مجھکو ہے اُمید یا غفور
میرے ستم سے تو مرا بچنا محال ہے

پھر کیوں نہ تیرے حکم سے آساں ہوں مشکلیں
جب سہل ہے وہ کام جو بالکل محال ہے

کیا خاک اُسکو لطف ملے باغِ خلد میں
عابلؔ کو تیرے کوچہ کا ہر دم خیال ہے

شکرِ خالق ہر جگہہ شورِ مبارکباد ہے
آصفِ سادس کی صحت سے زمانہ شاد ہے

روح تن میں آ گئی سارے نمکخوارِ دکن کی پھر
دل ہر اک فردِ بشر کا آج بالکل شاد ہے

دم قدم سے تیرے ہے سب رونقِ ملکِ دکن
تجھ سے ہی اے شاہ ہر اک شخص کی امداد ہے

کالعدم تیرے زمانے میں ہوا ظلم و ستم
کوئی کیا جانیگا کیا شے جور اور بیداد ہے

ہے ترے دستِ کرم سے ایک عالم فیضیاب
تیری ہی بخشش سے اب سارا دکن آباد ہے

ہر ہلالِ چرخ دولت خواہ کو ہے ماہِ عید
تیرے بدخواہوں کے حق میں خنجرِ فولاد ہے

یاد رہتی ہی نہیں ہے تجھکو کیسیکی کچھ خطا
کر کے احسان بھول جانا تجھکو اچھا یاد ہے

روز افزوں ہو مرے آقا کا اقبال اور عمر
پنج وقتہ یہ بھی میرے داخلِ اوراد ہے

اے شہِ والا ذرا عابلؔ پہ ہو لطف و کرم

وہ بھی ہے تیرا ادعا گو وہ بھی خانہ زاد ہے

عدم آباد میں مخلوق کیوں جا جا کے بستی ہے
کوئی بے سبب بستی ہے کوئی آباد بستی ہے

گذاری میکدہ میں رات دن کو آئے مسجد میں
وہ وقتِ مے پرستی تھا یہ وقتِ حق پرستی ہے

کوئی حسرت مرے دل سے نکل کر جا نہیں سکتی
خدا رکھے خدا رکھے عجب آباد بستی ہے

تمہارے عشق سے دل کو ملی ذلت مجھے عزت
نہ اوس کی کچھ حقیقت تھی نہ میری کوئی ہستی ہے

ہوا خواہوں کی حسرت سے تمہیں کیوں عار آتی ہے
اکیلے بھی کہیں نکلو تو اک ہمراہ بستی ہے

کسی شاکی کے وصل کا سامان کرتا ہوں
میرے گھر خلد سے آکر پلنگ پہ اک حور کستی ہے

مری تنہائی پر روتے ہیں کیوں احباب میت پر
یہاں سے دو قدم چلکر تو اک آباد بستی ہے

مری تربت دکھا کر کوئی اس سے کاش یہ کہدے
یہ کس کی قبر ہے دیکھو تو کیا حسرت برستی ہے

گھرا ہے ابر میخانہ پہ در در وا کشودہ ہیں
در و دیوار سے دیکھو تو کیا رحمت برستی ہے

تمہارا پاس ہے ہر وقت جو ہم ٹال دیتے ہیں
ہمارے سامنے تو بہ عدو کی کوئی ہستی ہے

اگر ہر شخص کو دعویٰ ہو اُستادی کا اے عابد
تو پھر کیا ہے زمانے بھر میں اُستادوں کی بستی ہے

تری صورت جو اے ساقی مری آنکھوں میں بستی ہے
عجب ہے اُسکی کیفیت نرالی اسکی مستی ہے

اگر ہو منع مجھکو میکشی سے محتسب ہرگز
ترا کہنا اگر مانوں تو یہ ہمت کی پستی ہے

یہ رنگِ عاشقانہ ہے ادب سے بیٹھکر دیکھو
مزارِ فیض پر اللہ کی رحمت برستی ہے

تری مخمور آنکھوں نے کیا بدمست عالم کو
کوئی ہشیار ہوتا ہی نہیں کیسی یہ مستی ہے

کسی بت کو اگر پوجا تو میری کیا خطا اسمیں
کلامِ فیض ثابت ہے یہ بھی حق پرستی ہے

غنی کا کوئی رتبہ ہے نہ کچھ تحقیر مفلس کی
برابر اپنی نظروں میں بلندی اور پستی ہے

نظر جب خود پہ ڈالی ہمنے دل یہ چیخ اُٹھا عابد
کہ تو عابد نہ زاہد ہے جو کچھ ہے اسکی ہستی ہے

کوچۂ یار تک رسائی ہے
میرے حصّے یہ دولت آئی ہے

مفت ہیں لیکے دل چلے ہو مگر
یاد رکھنا یہ شے پرائی ہے

سب سمجھتے ہیں باوفا ہو نہیں
تری مشہور بے وفائی ہے

بے طلب انکے پاس جاتا ہوں
تو وہ کہتے ہیں موت آئی ہے

دل میں تیرا خیال لیکے چلے
عمر بھر کی یہی کمائی ہے

وہ اوٹھا ابر وہ گھٹا چھائی
میکشو نیک ساعت آئی ہے

کب لکھی دل کی سچی کیفیت
کچھ گھٹائی ہے کچھ بڑھائی ہے

مر مٹے نامِ حور سن کر
زاہدوں کی یہ پارسائی ہے

یہ بھی دنیا کا کھیل ہے ناصح
عشقبازی میں کیا برائی ہے

ترے دربار میں جو پہنچا ہوں
ہر جگہ اب مری رسائی ہے

اوسکے در کا فقیر ہوں عابل
بادشاہی مری گدائی ہے

بات قسمت سے یہ بن آئی ہے
تری محفل میں مجھے لائی ہے

ہر جگہ ہے ترا جلوا لیکن
کوئی کہتا نہیں ہرجائی ہے

زیست کو جان غنیمت نادان
عمر کس شخص کی پھر آئی ہے

پیچ والوں نے کہی کچھ مجھسے
اونکو کچھ اور ہی سمجھائی ہے

بام پر اسکے نہ جاتی کیوں آہ
عرش تک بھی تو یہ ہو آئی ہے

بندے اللہ کے بنے ہیں پھر کیوں
بت کی چوکھٹ پہ جبیں سائی ہے

ساتھ غیروں کا ہے تیرے گھر میں
اُٹھکے چلدیں بھی تو رسوائی ہے

ہمنے کس وقت میں کی ہے توبہ
فصل گل آئی گھٹا چھائی ہے

باوفا ہوں یہ وفا ہے میری
تیرے کوچہ میں جو لاش آئی ہے

تیری محفل میں پہنچکر خوش تھا
یہ نہ جانا تھا قضا لائی ہے

دور اے یار نہ کر عابل کو

تیری صورت کا تماشائی ہے

سنا کرتے تھے اک مدت سے ہم جن کی خوش اخلاقی

ہوئی افسوس دو ہی دن میں اُن سے ہم سے ناچاقی

لیا دل بن کے دلبر جان لے لی جاں ستاں ہو کر

وہ کیوں آتے مری تربت پہ اب کیا رہ گیا باقی

دیارِ حسن سے دل کو بچا کر کوئی کیا نکلے

لٹیروں کی یہ بستی ہے یہاں ہوتی ہے قزاقی

انھیں کا دھیان رہتا ہے انھیں کی دُھن میں رہتے ہیں

جتا دینا ذرا قاصد ہمارے دل کی مشتاقی

ہماری خاک اس نے شیشۂ ساعت میں رکھی ہے

رقیبوں کی نمائش کو بنائی ہے گھڑی طاقی

مقرر جتنی روزی ہے وہ گھر بیٹھے پہنچتی ہے
وَمَا مِنْ دَابَّہ سے ہے عیاں یہ شانِ رزّاقی

نشہ می کا جو اترا تیری الفت ہو گئی دونی
نہیں معلوم تو نے کیا پلادی مجھکو اے ساقی

بجھادی آگ پانی نے ہوا میں اُڑ گئی مٹی
بھلا اب کیا بتائیں ہم کہ ہم میں کیا رہا باقی

ملا کرتے ہیں عابد دوستونکی طرح دشمن سے
مروت اسکو کہتے ہیں یہ ہوتی ہے خوش اخلاقی

کیوں نہ ظاہر وہ مرا یوسفِ ثانی ہوجاے
جب فنا دل سے مرے کثرتِ فانی ہوجاے

در پسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
اسکا نکتہ جو کہوں مرثیہ خوانی ہوجاے

تیری تصویر یہی تیرا مرقع ہے یہی
کھینچے تصویر جو تیری وہی مانی ہوجاے

قیس و فرہاد کو جا کر میں بتا دونگا اگر
عشق کا ملک مرے پاس امانی ہو جائے

بات پردے کی ہے کہنا نہیں لازم اسکا
طبعِ نازک پہ تمھارے نہ گرانی ہو جائے

جان نثارانِ محمدؐ سے ہوں تیرا عاشق
اے خدا دل پہ مرے کوئی نشانی ہو جائے

محوِ دیدار رہوں الفت کا ہے نشہ ساقی
مے ترے ہاتھ سے پی جاؤں تو پانی ہو جائے

تیرا بندہ ہوں تجھے لاج ہے اسکی رزاق
بے توسط مری اب رزق رسانی ہو جائے

تقویٰ عابد کا رہے طاقِ حرم میں او بت
ابتدا جبکہ ترا عہدِ جوانی ہو جائے

وصل کا ذکر اگر میری زبانی ہو جائے
فاش وہ آپکا سب رازِ نہانی ہو جائے

پاس بدخواہ رہیں اور بھی خواہ ہوں دور
اسکی تفصیل جو ہو رام کہانی ہو جائے

اسمِ اعظم کا اثر ہوگا مری باتوں میں
نام تیرا جو مرا وردِ زبانی ہو جائے

کشتۂ ناز تیرا کشتۂ انداز ترا
کوئی دنیا میں جو ہو تو مرا ثانی ہو جائے

تپِ فرقت وہ بلا ہے کہ الٰہی توبہ
کوہ پر سایہ پڑے اسکا تو پانی ہو جائے

صورتِ یار کو کس حسن سے دیجے نسبت
اسکا سایہ جو گرے یوسفِ ثانی ہو جائے

وصفِ دلدار میں لکھے ہیں مضامین تازہ
جدّتِ طبع طبیعت کی روانی ہو جائے

دلستاں ہیں ترے بچپن کی ادائیں ساری
جانستاں کیوں نہ پھر اندازِ جوانی ہو جائے

جب مجازی سے ملے راہ حقیقی عابد
عازمِ ملکِ بقا عاشقِ فانی ہو جائے

وہ کیوں سنتے انھیں فرصت کہاں ہے
ہمارے عشق کی اک داستاں ہے

تمھاری یاد میں ہیں رات دن ہم
تمھارا نام ہی وردِ زباں ہے

چمن میں محوِ سیرِ گل ہے بلبل
نسیمِ صبح گاہی باغباں ہے

تمھاری قدر دانی گر یہی ہے
متاعِ دل بھی جنسِ رایگاں ہے

اٹھا سکتے نہیں کیوں بوجھ عاشق
محبت کیا کوئی بارِ گراں ہے

شبِ دیجور تم کہتے ہو جس کو | جگر سوز آہ کا میری دھواں ہے

گذاری میکدہ میں رات ساری
عبادت آپکی عابدؔ کہاں ہے

اعلیحضرت حضور میرے | مقصد دینگے ضرور میرے
جب ہوگی نظر کرم کی مجھپر | چمکیں گے ستارے دور میرے
مرجائیں گے حاسدانِ بلدہ | کیا دیکھیں گے وہ غرور میرے
تیری قدرت سے کب ہے باہر | یہ دن بھی دکھا غفور میرے

عابدؔ کی زباں پہ ہے یہ ہر دم
پیر و مرشد حضور میرے

خمسہ بر غزل نواب صاحب کرنول

تم مری جان ہو ایمان بھی ہو اور نبی | نہ ہوا ہے کوئی تم سا نہیں ہوگا کوئی

ذاتِ اقدس کو تو میں جانتا ہوں عینِ نبی　　مظہرِ ذاتِ الٰہی ہیں رسولِ عربی

مرکزِ دائرہ علم ہیں امّی لقبی

حشر میں امتِ عاصی کے سوا اور سبھی　　آپ سے ہونگے شفاعت کے طلبگار نبی

مرے مولا مرے آقا شہِ عالی نسبی　　سیدی آپ پہ قربان ہوں امّی و ابی

بھول جانا نہ مجھے وقتِ شفاعت طلبی

شوقِ صحرائے مدینہ میں بسر عمر ہوئی　　پر اثر کچھ دلِ مضطر نے دکھایا نہ ابھی

بحرِ رحمت سے نہیں دور جو ہو یاد مری　　ہچکیاں آتی ہیں بے ساختہ ہے تشنہ لبی

کیا قلندر کی حضوری میں ہوئی ہے بے طلبی

علم سینہ بھی پڑھا پڑھ لیا قرآن بھی سب　　اب تجھی سے ہے غرض اور تجھے سے مطلب

بخششِ امتِ عاصی کا ہے جب تو ہی سبب　　عفو تقصیر مری کردے تو اے ماہِ عرب

وجد میں مجھ سے نہ نکلے سخنِ بے ادبی

حق کی جانب سے عطا مجھکو ہوئی یہ عیدی | اسلئے رہ یہ نظر آتی ہے بالکل سیدھی

تجھکو اللہ نے شہا دولت لولاک بھی دی | شبِ معراج تو بے پردہ جمالش دیدی

آن جمالیکہ تو دیدی نہ کسے دید نبی

مبدعِ کل ہے تو اور مظہرِ کامل تو ہے | افضلِ خلق ہے تو اصلِ فضائل تو ہے

آپ اپنی ہے نظیر اپنا مقابل تو ہے | نور آنکھوں کا تو ہے روشنی دل تو ہے

ہے توئی جان دو عالم بخدا بوالعجبی

دور ہے صبحِ وطن شام ہے غربت کی دراز | مجھکو تقوے کا بھروسہ ہے نہ پشتی نماز

اب دکھادے مرے آقا مجھے اپنا اعجاز | بخشدے اپنے گنہگار کو اے بندہ نواز

حاضرم بردرِ رحمت پے غفراں طلبی

آپ ہیں باعثِ تکوینِ دو عالم سرور | آپکے وصف میں عاجز ہیں ملک جن و بشر

شان میں آپکی لولاک لما ہے اظہر | نخلبندِ چمنِ خلد نسیم کوثر

مہر مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی

ہو گیا ماہ فلک پر ترے اعجاز سے شق
طے کئے آن میں افلاک کے جتنے تھے طبق

مبدع جملہ علوم اور نہ پڑھا ایک ورق
لیں فصیحان عجم تری بلاغت سے سبق

ادب آموز فصاحت بلغائے عربی

کوہ کا کام تو ہوتا نہیں شاہا خس سے
پھر ہو امید ہی کیا خیر کی اس ناکس سے

دل مضطر تو ہوا جاتا ہے باہر بس سے
جان جبتک ہے نہ پلٹونگا در اقدس سے

کسکی دہلیز پہ جاؤں ہے دہاں طلبی

ایک مدت سے غلامی کا ہے سر میں سودا
دل تڑپتا ہے کہ ہوں روضۂ انور پہ فدا

مرض عشق ہے کیونکر ہو مداوا اسکا
زور رہا تو نہیں پاؤں نہیں ہے طاقت اصلا

کس طرح روضہ پہ آئے دل ہے دہاں طلبی

یہ غزل سنتے ہی عابد نے کہا صلّ علیٰ
نعت احمد میں قلندر نے بہت خوب لکھا

اُسکا مقصود ہر آئے بطفیلِ مولا ۔ سخن کے یہ نظم لبِ گور سے قدسی نے کہا

ہے قلندر یہ ترا رنگِ سخن بوالعجبی

مثلث

دیوانہ کیا اپنی محبت میں نبی نے ۔ دل چھین لیا آیاتِ جوان عربی نے

مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

بیمار ہی کر ڈالا تھا فکرِ ذہبی نے ۔ کھویا ہی تھا مجھکو مری نیا طلبی نے

کیا خوب سنبھالا ہے رسولِ عربی نے

ہاں ختمِ رسُل کی وہ ہدایت بھی ہوتی ۔ اوس مہرِ نبوّت کی زیارت بھی ہوئی

کیا کام نکالا ہے مری بے ادبی نے

ارشادِ خدا کا ہے جو تیرا ہے تکلم ۔ طٰہٰ کے کرشمے ہیں تو یٰسین کا تبسم

قرآں کو سجایا ہے تری خوش لقبی نے

عابدؔ کرے سجدہ آ معبودِ ملائک | آدم کو کیا عرش پہ مسجودِ ملائک

کیا کام بنایا تری عالی نسبی نے

رباعی

طاعت کو خدا کی جب وظیفہ سمجھے | اسکو تقلیدِ بو حنیفہ سمجھے
جب ہمنے پڑھا اِنَّا جَعَلْنَا عابدؔ | اللہ کا آدم کو خلیفہ سمجھے

رباعی

اب جان لیا ہے خوب تجھکو جانی | ہر شئے میں نئے رنگ سے آیا پانی
دنیا کے ہیں جھوٹے سارے جھگڑے عابدؔ | اللہ باقی ہے اور تو ہے فانی

رباعی

دنیائے دنی کو جبکہ جیفہ سمجھے | اسرارِ خدائی کا لطیفہ سمجھے
عابدؔ یہ تمام علم ناقص ٹھہرے | قرآن کا جبکہ ہم صحیفہ سمجھے

قطعہ

کیا عرض کروں ہے شاہِ دکن امیری باعث نفسے	ہوتا نہیں کچھ شکر عنایات کا تیری
خوش ہوتے ہیں احباب تو جلتے ہیں دشمن	آتا ہے جو ہندکو رعایات کا تیری

قطعہ برائے جناب مولوی ابوسعید صاحب خلف مولوی اکبر صاحب مغفور متولی نبی خانہ

سچ سچ جو بتائیں تو برا مان نہ جانا	عادت کے سوا ہمنے کیا ہے نہ کرینگے
جس ماہ میں ہوتا ہے وہاں عرسِ مبارک	ہم نذرِ نبی خانہ نبی خانہ میں دینگے

رباعی

الفت سے کوئی جور دجاناں دیکھے	مڑکر نہ تجھے زلفِ پریشاں دیکھے
عاشق بن کربلا سے ڈرنا کیسا	کچھ فائدہ دیکھے نہ وہ نقصان دیکھے

قطعہ

ہنر کو بے ہنر کیا خاک جانے
نشاں کو بے نشاں کی قدر کیا ہے

کلامِ صوفیاں اور زاہدِ خشک
کسی کو زعفراں کی قدر کیا ہے

ٹھمری

تو نے عاشق جو مجھکو بنایا رے
بنکے معشوق کیا ہی ستایا رے

فانی دنیا کو دل سے بھلایا رے
رہنے والے سے من کو ملایا رے

روٹھے دل کو جو ہمنے منایا رے
گویا کعبہ نیا یہ بسایا رے

نقشِ ایماں یہ دل میں جمایا رے
تجھکو دیکھا خدا کو ہے پایا رے

مئے نصرت کا رنگ دکھایا رے
ہو کے عابد جو معبود آیا رے

رقعۂ دعوت

ساقیا! جلد دے شراب مجھے
دیر کی اب نہیں ہے تاب مجھے

بادۂ عیش و بادۂ الفت — جس سے حاصل ہو دلکو اک فرحت

فکر سب دل سے دور ہو جائے — مجھکو حاصل سرور ہو جائے

ابر اٹھّا بہار آئی ہے — رحمتِ کردگار آئی ہے

فرطِ شادی سے خندہ زن ہیں گل — نغمہ سنجی میں محو ہے بلبل

دل کے مطلوب ہمنے پائے ہیں — یہ دن اللہ نے دکھائے ہیں

جی میں ہے۔ دوست آئیں جلسہ ہو — اور سامان سب مہیّا ہو

اے مرے دوستو مرے احباب — اک مری عرض ہے سنو تو شتاب

آکے اک دن غریب خانہ پر — کیجیے مجھپہ اک کرم کی نظر

ہے نبیرہ مرا جو ناصر علی — اسکے حامی رہیں علیؑ و نبیؐ

اوسکی شادی ہے شادیٔ ختنہ — یہ مبارک مہینہ ہے اچھّا

پندرہ تاریخ روز یکشنبہ — کیجیے اس ماہ میں قدم رنجہ

وقتِ مغرب ضرور آئیے گا
رسمِ شب گشت میں بھی جائیگا

ہم طعامی سے کیجئے ممنون
میں ہوں منت کا آپ کی مرہون

ہر جگہہ ہے مرا نیا اک رنگ
کہیں عابد کہیں ہوں صولت جنگ

تمت

تواریخ طبع دیوان

آبادِ نوابِ مرزا احمد اللہ بیگ خان بہادر تلمیذ حضرت ناظم مدظلہ العالی

آپکا وصف کیا لکھوں عابد
ہے طبیعت کہ ابرِ گوہر بار

سنئے تاریخ طبع دیواں کی
نامۂ عشق رونق دربار

شہیا جناب غلام محی الدین صاحب تلمیذ حضرت ترکی مدظلہ العالی

طبع جب دیواں ہوا نواب کا
جس کا ہر اک شعر ہے ہر رنگ کا
سنکے ہاتف نے کہا شہیار سے
یہ ہے دیواں خوب صولت جنگ کا
۱۳۲۹ھ

غبار حکیم محمد عابد علی صاحب تلمیذ حضرت ناظم مدظلہ العالی

ہاں چاہیے اب مدادِ الفت
درکار ہے ایک خامۂ عشق
لکھنی ہے غبار ہم کو تاریخ
نادر تحفہ ہے نامۂ عشق
۱۳۲۹ھ

فاضل جناب غازی الدین احمد صاحب منشی عالم تلمیذ حضرت ناظم مدظلہ العالی

یہ نہیں دیوان - بلکہ ہے یہ دریاے سخن
جسکے ہر اک شعر کا ہے لفظ دُرِّ بے بہا
کہدے فاضل طبع کا اُسکے تو بین سال اک
جامع العرفان ہے یہ دیوان صولت جنگ کا
۱۳۲۹ھ

قادر سید قادر حسین صاحب تجو یلدار فراشخانہ مبارک اہتمام مصنف مدظلہ العالی

شدہ طبع دیوانِ نواب ما
بود دفتر معنی دلپذیر
سن طبع او کرد قادر رقم
کہ دیوان عابد جہاں بے نظیر
۱۳۲۹ھ

ولہ

ہے یہ دیوانِ چہارم دیکھنا	اسمیں کیا اچھا زباں کا رنگ ہے
یہ سن فصلی میں ہے تاریخ عرض	در فشاں دیوان صولت جنگ ہے

ناظمؔ نواب میر محمد علیخان بہادر ہمشیرہ زادہ مصنف مدظلہ العالی

چار میں دیوانِ صولت جنگ نیز	ہر سخنداں را کہ شد محبوب طبع
سالِ تاریخش جنابِ ناظمؔ نوشت	نامۂ عشق است ایں مرغوب طبع

نیازؔ نواب میر نیاز علیخان بہادر منشی مولوی تلمیذ و برادر حضرت ناظم مدظلہ العالی

ہوا جمع جس وقت ماموں کا دیواں	کہا سب نے بیشک یہ نایاب ہے گنج
ہوئی فکرِ تاریخ جس وقت مجھکو	کہا مجھ سے ہاتف نے - نظم گہر سنج

مطبوعہ شمس الاسلام پریس موقوعہ چھتہ بازار فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

غزلیات و قطعہ نواب میر عابد علی خان صولت جنگ بہادر

زلف سے ہے سلسلہ تقدیر کا
خوف اب مطلق نہین زنجیر کا

کیون ہوا عادی ہو کافر بیر کا
بیمین بھی کیا مزا ہی شیر کا

لینے کے دینے پڑے صیاد کو
گھٹ گیا دم آج کیون نخچیر کا

ناصحا بہر خدا اب کچھ نہ کہہ
حوصلہ مجھ مین نہین تدبیر کا

سیفِ عثمان علیخان (خلد اللہ ملکہ) شاہ کے
ہر عدو پر دہشت ہے شمشیر کا

عشق کا ہے اوس کے عابدؔ یہ اثر
رنگ ہے ہر جا تری تصویر کا

شیفتہ ہون مین جوانی پیر کا
بس نشانہ ہو گیا ہون تیر کا

اک الف ہی پڑھ کیا نے ختم سب
کون جانے رمز اس تحریر کا

میری صورت دیکھکر پیدا ہی ل
رنگ بھرتا ہے تری تصویر کا

ساری پریان مجھ پہ عاشق ہو گئین
فیض ہے یہ میرے نام پیر کا

کیون مرد دیکھو ن تجسس کیون ہے فکر
ٹل ہی جاتا ہے لکھا تقدیر کا

رازِ با احمدؔ سے ہوا عابدؔ امین
شاد ہے دل اسلئے دلگیر کا

مرشدِ مرشدان امین الدین
رہبر رہبران امین الدین

فیضِ ناصر سے لطفِ احمدؔ سے
نظر آئے یہان امین الدین

نعمت خاص ہے عطائے رسول — دلنشین جہان امین الدین

مظہر ذات کا ہے آئینہ — تری صورت عیان امین الدین

تن مردہ اسی سے زندہ ہے — زندہ دل جاودان امین الدین

مرحبا گوئی پر خیال کرو — ہمہ تن ہوں زبان امین الدین

مجھکو خواہش نہیں کسی شئے کی — تم ہے سب کچھ بیان امین الدین

قول لو دیکھا غنیا کو — سب سے تم ہو گران امین الدین

کیا غرض ہے بہار گلشن سے — ہے گل بے خزان امین الدین

آخری فیصلہ ہے ناصح کا — مری تیری زبان امین الدین

دیکھنے سے نظر نہیں آتا — ظاہرا ہے نہان امین الدین

سقف سادہ اسی سے ہے قائم — ہے ستون جہان امین الدین

اتنا کافی ہے کہدے اے عابد
ساکن لامکان امین الدین

قطعہ

کام ہوتے ہیں عدل و نصفت پر — کیوں نہ خوش ہو ہر ایک فرد بشر

دھوم ہے صرف خاص میں عابد — معتمد ہیں ہمارے مری دیسر

حسب فرمان نواب سید حسین علیخان بہادر خلف نواب صاحب

در عثمان پریس حیدرآباد دکن طبع شد سنہ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخ وصال حضرت محمد شاہ صاحب قلندر علیہ رحمۃ اللہ

چون محمد صاحب صاحب کمال
زین جہان گردید پنہان در خاک

گفت عابد سال رحلت از قلم
رفت سوی جنت الماوای پاک

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

قطعہ

ہمکو عابد جو آتی راحت ہے
اپنے محبوب کی بدولت ہے
مطلب عاشقاں یہ سمجھو
ایک معشوق کی ضرورت ہے

مولف جناب